بسم اللہ الرحمن الرحیم

مساجد کی آبادکاری

افادات

فقیہ عصر حضرت مولانا **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب:

محمد کریم سلطانی

بشکریہ:

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء، پیپلز کالونی فیصل آباد فون: 730833-34

email:sultani@fsd.paknet.com.pk

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مساجد کی آبادکاری

افادات

فقیہ العصر حضرت خواجہ **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ تبلیغ الاسلام ریاض العلوم

مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

فون:730833-34

email:sultani@fsd.paknet.com.pk

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب مساجد کی آبادکاری

افادات فقیہ العصر حضرت خواجہ **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب محمد کریم سلطانی

اشاعت اوّل ۲۰۰۰ء

کمپوزنگ صبح نور کمپیوٹرز

ناشر مکتبہ صبح نور

تعداد ۱۰۰۰

قیمت

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	انتساب	۱۰
۲۔	ابتدائیہ	۱۱
۳۔	حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک	۱۴
۴۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا	۱۹
۵۔	جنت میں گھر	۲۶
۶۔	صدقہ جاریہ	۳۹
۷.	عِلْماً عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ.	۴۱
۸.	وَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ.	۴۲
۹.	مُصْحَفاً وَرَّثَهُ.	۴۳
۱۰.	مَسْجِداً بَنَاهُ.	۴۳
۱۱.	بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ.	۴۴
۱۲.	نَهْراً اَجْرَاهُ.	۴۵
۱۳.	صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ.	۴۵
۱۴۔	تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگِ بنیاد رکھوانا	۴۷
۱۵.	فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَاناً اَتَّخِذُهُ مُصَلّٰى.	۵۵
۱۶۔	مساجد کی تعمیر میں حسن ونفاست	۵۸
۱۷۔	مساجد طیب وطاہر	۶۴
۱۸۔	مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء	۷۲

Marfat.com

۱۹۔	مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں	۸۶
۲۰.	تحية المسجد	۸۹
۲۱.	احب البلاد	۹۱
۲۲.	اَبْغَضُ الْبِلاَدِ.	۹۴
۲۳۔	مساجد کی آبادکاری سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے	۹۷
۲۴.	مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَداً مُسْلِماً.	۱۰۲
۲۵.	لَوتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ.	۱۰۳
۲۶.	مَامِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ اِلَى الْمَسْجِدِ.	۱۰۴
۲۷۔	وصف ایمان سے متصف	۱۰۶
۲۸۔	حالتِ صلاۃ میں	۱۰۹
۲۹۔	صلاۃ میں	۱۱۱
۳۰۔	عزت ووقار سے	۱۱۴
۳۱۔	گناہوں کی مغفرت	۱۱۸
۳۲.	يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا.	۱۲۲
۳۳.	يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ.	۱۲۳
۳۴.	اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِيْ الْمَكَارِهِ.	۱۲۵
۳۵.	كَثْرَةُ الْخُطَااِلَى الْمَسَاجِدِ.	۱۲۶
۳۶.	اِنْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ.	۱۲۶
۳۷.	فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ.	۱۲۷
۳۸۔	گناہوں کا دھل جانا	۱۳۴
۳۹.	اِسْبَاغُ الْوَضُوْءِ فِيْ الْمَكَارِهِ.	۱۳۵

Marfat.com

۴۰.	اِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ.	۱۳۶
۴۱.	وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ .	۱۳۷
۴۲.	يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً.	۱۳۸
۴۳.	اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ.	۱۴۴
۴۴.	فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَيْنَ کَتِفَیَّ.	۱۴۵
۴۵.	فَوَجَدْتُ بَرْدَهَابَيْنَ ثَدْيَیَّ.	۱۴۶
۴۶.	فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ.	۱۴۶
۴۷.	فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ فَعَرَفْتُ.	۱۴۷
۴۸.	اَلْکَفَّارَات.	۱۴۸
۴۹.	اَلْمَکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَواتِ.	۱۴۸
۵۰.	اَلْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ.	۱۴۹
۵۱.	اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِهِ.	۱۵۰
۵۲.	عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ.	۱۵۰
۵۳.	کَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ کَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّه.	۱۵۱
۵۴۔	حسنات کی کثرت	۱۵۳
۵۵۔	ہرقدم پردس نیکیاں	۱۶۳
۵۶.	کَتَبَ لَهٗ کَاتِبَاهُ اَوْ کَاتِبُهٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَی الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .	۱۶۵
۵۷.	اَلْقَاعِدُ يَرْعٰی اَلصَّلاةَ کَالْقَانِتِ.	۱۶۵
۵۸.	يُکْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ.	۱۶۶
۵۹۔	حج اورعمرہ جتنا اجروثواب	۱۶۷

Marfat.com

٦٠.	اَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ.	١٦٨
٦١.	اَجْرُ الْمُعْتَمِرُ.	١٧٢
٦٢.	كِتَاب" فِيْ عِلِّيِّيْنَ.	١٧٤
٦٣۔	اللہ کی کفالت	١٧٦
٦٤.	التَّقِيّ.	١٧٧
٦٥.	تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ.	١٧٩
٦٦.	وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَى الْجَنَّةِ.	١٨٠
٦٧۔	ضمانت الٰہیہ میں	١٨١
٦٨.	مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.	١٨٣
٦٩.	مَنْ عَادَ مَرِيْضاً.	١٨٣
٧٠.	مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ.	١٨٥
٧١.	مَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّرُهُ.	١٨٧
٧٢.	مَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ اِنْسَاناً.	١٨٧
٧٣۔	اللہ تعالیٰ بطور مباہات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے	١٩٠
٧٤۔	حقیقی عزت والا	١٩٥
٧٥۔	اللہ کی خوشنودی	٢٠٠
٧٦.	تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ	
	اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.	٢٠٢
٧٧۔	نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت میں	٢٠٧
٧٨۔	ملائکہ مشغول دعاء	٢١٥
٧٩.	كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.	٢١٧

Marfat.com

۸۰.	لَمَلاَئِکَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِہٖ.	۲۱۸
۸۱۔	اوتادالمساجد	۲۲۴
۸۲۔	اَلْمَلاَئِکَةُ جُلَسَاءُ هُمْ.	۲۲۷
۸۳.	اِنْ غَابُوْا یَفْتَقِدُوْهُمْ.	۲۲۹
۸۴.	وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ.	۲۳۰
۸۵.	اِنْ کُانُوْافِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ.	۲۳۵
۸۶.	اَخ" مُسْتَفَاد".	۲۳۶
۸۷.	کَلِمَة" مُحْکَمَة".	۲۳۶
۸۸.	رَحْمَة" مُنْتَظِرَة".	۲۳۷
۸۹۔	آگ سے آزادی	۲۳۸
۹۰۔	قیامت کونور تام	۲۴۲
۹۱۔	ظل الٰہی میں	۲۵۲
۹۲۔	ظل الٰہی	۲۵۴
۹۳.	اَلاِمَامُ الْعَادِلُ.	۲۵۶
۹۴.	شَابّ" نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰہِ.	۲۵۸
۹۵.	رَجُل" قَلْبُہٗ مُعَلَّق" بِالْمَسَاجِد.	۲۵۹
۹۶.	رَجُلاَنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ.	۲۶۱
۹۷.	رَجُل" دَعَتْہُ اِمْرَأَة" ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ	
	فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ.	۲۶۳
۹۸.	رَجُل" تَصَدَّق بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا.	۲۶۴
۹۹.	رَجُل" ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ.	۲۶۵

Marfat.com

۱۰۰۔	ضیافت الٰہیہ	۲۶۶
۱۰۱۔	اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں	۲۶۹
۱۰۲۔	ایک عظیم بشارت۔	۲۷۲
۱۰۳۔	مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ صلاۃ سے افضل	۲۷۳
۱۰۴۔	مسجد اقصٰی میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر	۲۷۷
۱۰۵۔	فَاِنَّ صَلاَۃً فِیْہِ کَاَلْفِ صَلاَۃٍ۔	۲۷۹
۱۰۶۔	مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر	۲۸۰
۱۰۷۔	تین مبارک مساجد کی طرف سفر	۲۸۵
۱۰۸۔	طلبِ علم کیلئے سفر۔	۲۸۷
۱۰۹۔	سفرِ ہجرت	۲۹۰
۱۱۰۔	سفر جہاد	۲۹۳
۱۱۱۔	قبور کی زیارت کیلئے سفر	۲۹۶
۱۱۲۔	تبلیغ دین کیلئے سفر	۲۹۹
۱۱۳۔	ایک اور مفہوم	۳۰۲
۱۱۴۔	مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر	۳۰۲
۱۱۵۔	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک	۳۰۵
۱۱۶۔	باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت	۳۱۱
۱۱۷۔	باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت	۳۱۵
۱۱۸۔	مسجد میں عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے نصف رات عبادت کا ثواب اور فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے۔	۳۲۰

Marfat.com

۱۱۹۔	مسجد میں ایک با جماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے۔	۳۲۴
۱۲۰۔	مساجد میں خرید وفروخت کی ممانعت	۳۳۷
۱۲۱۔	مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے	۳۳۸
۱۲۲۔	بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ہے	۳۴۵
۱۲۳۔	مساجد میں الحاد- گناہ کبیرہ	۳۵۰
۱۲۴۔	إِلْحَاد" فِي الْمَسْجِد.	۳۵۲
۱۲۵۔	بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں	۳۵۷
۱۲۶۔	روئے زمین مسجد وطھور	۳۶۲
۱۲۷۔	مَبَارِكِ الْإِبِل اور مَرَابِضِ الْغَنَمِ میں صلاۃ ادا کرنا	۳۶۶
۱۲۸۔	مراجع ومصادر	۳۷۱

☆☆☆

Marfat.com

انتساب

دربارعالیہ، گلہارشریف-کوٹلی-آزادکشمیرکی مسجد

جامع مسجد الفردوس

کے نام

جس کے پہلو میں قدوۃ الاولیاء حضرت

خواجہ محمد فتح اللّٰہ صدیقی شطاری

رحمۃ اللہ علیہ

کا مزارِ پرانوار

تشنگان بادۂ وحدت

کو آج بھی جام عرفاں پلا رہا ہے۔

امیدوار نظرکرم

محمد کرپر سلطانی

یوم البدر: ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

بمطابق 14 دسمبر 2000ء

Marfat.com

ابتدائیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَم

ثُمَّ الصَّلاۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَم

سیدی وابی فقیہ العصر حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتھم وفیوضاتھم کی زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف ہے۔ آپ کی حیات مستعار کے روز وشب ترویج واشاعتِ دین میں گزر رہے ہیں۔ ارادتمند چند گھڑیاں آپ کے پاس بیٹھتے ہیں تو دین کا درد لے کر اٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔

مساجد کی آبادکاری آپ کی زیرترتیب کتاب ''احیاء السنۃ'' کا ایک باب ہے اور اھل اسلام کی خدمت میں پیش ہے۔ یادرہے اس کتاب میں درج شدہ احادیث مبارکہ سنداً بھی صحیح ہیں۔

اس کتاب میں جوخوبی وکمال ہے وہ حضور سیدی وابی مدظلہ العالی کی وجہ سے ہے اور اس میں جو نقص وکجی ہے وہ میری کم علمی کی وجہ سے اور میری

Marfat.com

ترتیب میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہمارے لیئے وجہ نجات بنائے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات گرامی اور تعلیمات مبارکہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ - فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِیْلِ وَالطَّرْفِ الْکَحِیْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِیْلِ وَعَلٰی آلِهٖ بُدُوْرِ الدُّجٰی وَصَحْبِهٖ شُمُوْسِ الْهُدٰی وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

راقم الحروف:- محمد کریم سلطانی

خادم جامعہ ریاض العلوم- مسجد خضراء

جامعہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّابَعْدُ :—

مساجد، بیوت اللہ ہیں۔ دین اسلام کا شعار ہیں۔ اھل اسلام کی اجتماعی عبادت کا مقام ہے۔ اللہ ذوالجلال کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنے ایمان کو قوت وجلا بخشنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے گھر میں ذکر وفکر کا اپنا مقام ہے۔ اھل ایمان شروع دن سے مساجد سے الفت و پیار کرتے ہیں۔ اللہ کے گھر کو اپنے گھروں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مساجد سے دلی لگاؤ کی توفیق مرحمت فرمائے، اپنے ارشادت پر عمل کی سعادت عطا فرمائے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن مبارکہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهٗ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَجَعَلْتَهٗ رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن.

Marfat.com

حضور رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کا حکم مبارک

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعمیر مساجد کا حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم ماننا اللہ کا حکم ماننا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو۔

وَمَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ.

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

Marfat.com

اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

مَاامَرْتُكُمْ بِهٖ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواءُ لغلیل	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ /	رقم الحدیث (۸۵۰)	جلد۲	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۹۲)	جلد۹	صفحہ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۰۴)	جلد۹	صفحہ۴۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسناد صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹)	جلد۱	صفحہ۳۲۹
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۲۰
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۲۵)	جلد۲	صفحہ۴۷۷

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اسے کرگزرو اور جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے رک جاؤ۔

-☆-

مساجد کی تعمیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے اور اس حکم پر عمل کرنا عین سعادت اور ذریعہ نجات ہے۔ جب مسجد کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے تو یقیناً یہ اللہ کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے والا خائب وخاسر نہیں ہوا کرتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِى الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

Marfat.com

قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۴
قال الترمذی:	وھذا اصح من الحدیث الاول		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد۱	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد۱	صفحہ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۸۹۱)	جلد۱۲	صفحہ۱۴۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد۱۵	صفحہ۱۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد۲	صفحہ۶۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک وصاف رکھا جائے۔

-☆-

جہاں بھی چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر کرنا ضروری ہے تا کہ ان

Marfat.com

گھروں کے باسی اجتماعی طور پر عبادت الٰہیہ کا لطف لے سکیں اور پانچوں وقت مسجد سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ یہ آذان کی آواز جہاں جہاں بھی جاتی ہے باعثِ برکت ورحمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کریمی سے ہر اہل ایمان کے گھر کو مصدرِ خیرات وبرکات بنائے۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلَ اَعْلَی الْمَدِیْنَۃِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَھُمْ بَنُوعَمْرِ وبْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِیُّ فِیْھِمْ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُ وا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَاءُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ اَنْ یُصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلَاۃُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ

یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُونِیْ بِحَائِطِکُمْ

قَالُوا! لَاوَاللّٰہِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

فَقَالَ اَنَس" وَکَانَ فِیْہِ مَااَقُوْلُ لَکُمْ قُبُوْرُالْمُشْرِکِیْنَ وَفِیْہِ

Marfat.com

خَرِب" وفِيْهِ نَخْل" فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّاخَيْرُ الْآخِرَة

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۴)	جلد۲	صفحہ۱۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۴۱)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۸۹)	جلد۹	صفحہ۶۷
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
فتح الباری		جلد۱	صفحہ۵۲۴
اتحاف السادہ المتقین		جلد۶	صفحہ۴۸۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	جلد۶	صفحہ۹۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
قال محمود محمد محمود:	لصحیح الحدیث		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۶۶
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحۃ		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنوعمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں حمائل کیے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان مبارک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوادیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرمالیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرمالیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو

انہوں نے عرض کی

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور اس میں خرب تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا

Marfat.com

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

کھجور کے درختوں کے بارے میں تو انہیں کاٹ دیا گیا پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیے گئے۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لاخَیْرَ اِلّاخَیْرُ الآخِرَۃ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ

کَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِبَنِی النَّجَّارِ وَکَانَ فِیْہِ نَخْل'' وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِکِیْنَ ، فَقَالَ لَھُمْ

Marfat.com

اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : ثَامِنُوْنِیْ بِہٖ قَالُوا: لَانَأْخُذُلَہٗ ثَمَناً اَبَداً قَالَ : فَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَبْنِیْہِ وَھُمْ یُنَاوِلُوْنَہٗ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اَلاَ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَہ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہ

قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ اَنْ یُبْنَی الْمَسْجِدُ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلاَۃُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) کی جگہ

Marfat.com

بنونجار کی ملکیت تھی جس میں کچھ کھجور کے درخت اور مشرکین کی چند قبریں تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار سے فرمایا

اس خطہ زمین کو میرے ہاتھ بیچ دو

انہوں نے عرض کی

یارسول اللہ! (ہم یہ قطعہ زمین آپ کو دیتے ہیں لیکن) اس کی قیمت کبھی بھی نہیں لیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس جگہ) مسجد بنا رہے تھے اور صحابہ کرام حضور کو اینٹیں وغیرہ پکڑا رہے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

اَلاَ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَہ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَہ

سن لیجئے! حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

اے اللہ! انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اس مسجد (مسجد نبوی) کی تعمیر سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ (نماز) ادا فرما لیتے تھے۔

Marfat.com

جنت میں گھر

قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۶
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
مجمع البحرین	رقم الحدیث (۵۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۷ عن اسماء بن یزید
قال محمد حسن محمد:	حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۸)	جلد ۲۴	صفحہ ۱۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۷۸۴)	جلد ۱۸	صفحہ ۶۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۸۴۵۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۰
قال محمد احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

مسجدیں اسلام کی عظمت کا نشان ہیں اور سلطنت اسلامیہ کی پہچان ہیں۔ اسلام کے اہم رکن صلاۃ کی ادائیگی کی جگہ ہیں اس لیئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعمیر کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر جس شان سے بھی کیا جائے جس اہتمام سے کیا جائے اللہ وحدہٗ لاشریک اس سے بہتر شان سے اس ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر الٰہی کی متعدد صورتیں ہیں اس کی ہر صورت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے پر اپنی رحمتیں فرماتا ہے۔

مساجد کی تعمیر بھی اللہ کی یاد کا ایک طریقہ ہے۔ یہ اللہ کا گھر تعمیر ہوا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس سے بہتر اس مسجد بنانے والے کا ذکر کرتا ہے اس بندہ نے تو اس عالم ناپائیدار میں اس عارضی جہاں میں اللہ کا گھر (مسجد) کو بنایا تو جواباً اللہ تعالیٰ باقی اور دائمی جہاں میں اس کیلئے گھر بناتا ہے۔

مسجد بنانے کی غرض وغایت ذکر الٰہی ہوتی ہے کہ ایک بندہ مومن ایک پاک وصاف جگہ میں دل جمعی کے ساتھ اللہ کو یاد کر سکے صلاۃ باجماعت ادا کر سکے اور زندگی کی چند سانسیں علیم وخبیر کے گھر میں گزار سکے۔

ایک اور حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۳۵) جلد ۱ صفحہ ۳۹۹

قال المحقق: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۰۷) جلد ۱ صفحہ ۲۲۹

قال المحقق: صحیح

Marfat.com

موارد الظمان	رقم الحدیث (۳۰۰)		صفحہ ۹۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۷۱)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۰
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
سنن النسائی (عن عمرو بن عبسۃ) / رقم الحدیث (۶۸۴)		جلد ۲	صفحہ ۳۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر بن الخطاب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: جس نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

تعمیر مسجد کا مدعا ہی یہ ہے کہ اس میں ذکر الٰہی ہو۔ خالق و مالک کو یاد کیا جا سکے۔ تعمیر مسجد میں اسی چیز کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ہاں جس مسجد کی تعمیر کی غرض ذکر الٰہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اس میں روک دیا جائے ہو تو ایسی جگہ صورۃً تو مسجد ہی ہے لیکن حقیقۃً مسجد کی برکات سے خالی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو جو مساجد میں ذکر الٰہی سے منع کرتے ہیں اور اللہ کی عبادت میں رکاوٹ بنتے ہیں انہیں ظالم ترین کہا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

Marfat.com

ی فِیُ خَرَابِهَا.

اور اس ادمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ جو اللہ کی مساجد میں ذکر الٰہی سے منع کرتا ہے اور ان مساجد کو بے آباد کرنے کی سعی میں مصروف ہو۔

یقیناً وہ آدمی بڑا بدنصیب ہے جو مساجد میں ذکر الٰہی کرنے سے روکتا ہے اور مساجد کی آبادکاری میں رکاوٹ بنتا ہے اور یقیناً وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جو مساجد کو آباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور مساجد آباد کرنے کی مقدور بھر سعی کرتا ہے۔ اگر رکاوٹ ڈالنے والا ظالم ترین آدمی ہے تو لامحالہ اس کو آباد کرنے والا اس کی رونقیں دوبالا کرنے والا یقیناً خوش قسمت ترین شخص ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِداً قَدْرَ مَفْحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِیُ الْجَنَّۃِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۹۱)	جلد۲ صفحہ۶۱۳
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد۱ صفحہ۳۱۰
مجمع الزوائد		جلد۲ صفحہ۱۰

Marfat.com

قال: رواہ البزار والطبرانی فی الصغیر ورجالہ ثقات

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۰) جلد۴ صفحہ۴۹۰

قال الانووط: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۱) جلد۴ صفحہ۴۹۱

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس شخص نے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی اگر چہ قطا کے گھونسلہ کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کسی کام میں قلت وکثرت نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر میں اخلاص وللّٰہیت ہوتا ہے ایک آدمی خلوص دل سے اللہ کا گھر بناتا ہے مسجد تعمیر کرتا ہے اگر چہ وہ مسجد حجم کے اعتبار سے کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو کریم ورحیم اللہ اسے ضرور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز کرتا ہے اور اسے اپنی رحمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

اس حدیث پاک میں پرندہ کے گھونسلہ کے برابر مسجد بنانے کا ذکر

Marfat.com

ہے تو شارحینِ حدیث پاک نے اس کی دو توجیہیں کی ہیں:

۱۔ اس سے مقصود مبالغہ ہے کیونکہ گھونسلہ کے برابر مسجد ہوتی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے اگر چہ تو مختصر ترین مسجد بنائے اس بات کا غم نہ کھا کہ تو محروم رکھا جائے گا بلکہ یقین رکھ کہ تیرے لیئے بھی جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا۔ اگر وسیع وعریض مسجد بنانے والے کیلئے جنت میں محل تیار ہے تو مختصر اور چھوٹے رقبے پر تعمیر کرنے والے کیلئے بھی محل تیار ہے۔

۲۔ گھونسلہ کے برابر کہہ کر ان افراد کو بھی جنت میں گھر کی نوید سنائی گئی ہے جو پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتے بلکہ چند افراد مل کر ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں اگر کوئی خلوص سے ایک اینٹ بھی تعمیر مسجد میں صرف کرے گا وہ بھی اللہ کی جناب سے امیدوار رہے کہ اسے بھی جنت میں گھر ملے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً لِلّٰهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۲۹۳) جلد۲ صفحہ ۶۱۴

Marfat.com

المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۱۸۷۸)	جلد۲	صفحہ۵۱۱
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۲۲۳۶)	جلد۳	صفحہ۱۱۵
المطالب العالیۃ ابن حجر عسقلانی/	رقم الحدیث (۳۵۲)	جلد۱	صفحہ۹۹
موارہ الظمآن	رقم الحدیث (۳۰۱)		صفحہ۹۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس شخص نے اللہ کیلئے قطا پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں ہے جو گھونسلہ یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بناتا ہے اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ جو بندہ پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتا بلکہ اس کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ وہ مسجد تعمیر کر سکے لیکن اس کے دل میں

Marfat.com

تڑپ اور امنگ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے اس کیلئے خزانوں کے منہ کھول دے تو وہ ضرور اس کا گھر تعمیر کرے گا لیکن فی الوقت اسے کھانے کیلئے روٹی بھی میسر نہیں اپنی اولاد کیلئے چند نوالوں کا رزق تلاش کرنا اس کیلئے ایک مسئلہ ہے تو ایسا شخص اگر کسی جگہ تعمیر ہونے والی مسجد میں بالکل معمولی رقم دیتا ہے تو وہ بھی یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے بھی جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی اس حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کچھ اس اضافہ کے ساتھ بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَفَرَ بِئْرَمَاءٍ لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدُ حَرِيٍّ مِنْ جِنٍّ وَلاَ اِنْسٍ وَلاَ طَائِرٍ اِلاَّ جَازَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ بَنٰى مَسْجِداً كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِی الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۱۲۹۲) جلد۲ صفحہ۲۶۹

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے پانی کا کنواں کھدوایا تو اس سے جن وانس اور پرندہ کے کسی گرم جگر نے پانی پیا (پیاسے نے پیاس بجھائی) تو اللہ اسے قیامت کے دن اجر عطا فرمائے گا۔

جس نے مسجد بنائی قطاہ کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی اللہ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ بَنٰى مَسْجِداً يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِی الْجَنَّةِ.

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد۲	صفحہ۶۱۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۱)	جلد۶	صفحہ۲۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد۱	صفحہ۱۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۳۳)	جلد۲	صفحہ۱۶
سنن الترمذی مختصراً	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد۲	صفحہ۱۳۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۴)	جلد۱	صفحہ۳۵۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

آپ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک کو وسعت دیکر از سر نو تعمیر کیا تو جب لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں تو

آپ نے فرمایا

تم نے کچھ زیادہ ہی باتیں کر لی ہیں میں نے سنا حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

جس نے کوئی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

ان احادیث مبارکہ میں تعمیر مسجد میں اجروثواب کے ذکر کے ساتھ ''للہ'' کالفظ آیا ہے اور بعض جگہ '' یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ '' کے الفاظ مبارکہ آئے ہیں تو اس کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ تعمیر و بنائے مسجد میں عرض وغایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو ظاہری نام ونمود اور ریا کاری کا دخل نہ ہو۔

ہاں وہی کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت خالص ہو اور جو نیک کام کیا جائے اور اس کے کرنے والا حسن نیت کی دولت سے مالا مال ہو تو وہ کام یقیناً آخرت میں ثمر آور ہوا کرتا ہے اور اسکے کرنے کے خالق و مالک راضی ہوتا ہے۔

خلوص وللّٰہیت سے کیے گئے کام میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی سنیئے

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ بَابَ نِيَّةٍ حَسَنَةٍ فَتَحَ اللّٰه عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ

Marfat.com

بَاباً مِنَ التَّوْفِيْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ نِيَّةٍ سَيِّئَةٍ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ بَاباً مِنَ الْخَذْلَانِ مِنْ حَيْثُ لَايَشْعُرُ.

-الطبقات الکبریٰ للشعرانی:۱/۸۶-

جس خوش نصیب نے اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دے گا اور جس نے اپنی ذات پر نیتِ سیئہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ذلت ورسوائی کے ستر دروازے وہاں سے کھولے گا جہاں اس کو شعور تک نہ ہوگا۔

سلطان الاولیاء الکاملین عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے کس خلوص وللّٰہیت سے مساجد سے محبت کی اور انکی تعمیر وبناء میں دلچسپی لی کہ اج انکی اولاد امجاد کثرھم اللہ پر اللہ تعالیٰ نے توفیق کے یوں دروازے کھول دیے کہ آزاد کشمیر کا علاقہ خوبصورت اور آباد مساجد سے جگمگا اٹھا۔

بات کشمیر تک نہ رہی بلکہ توفیق الٰہی سے پاکستان کے کئی شہروں میں مساجد تعمیر ہوئیں بلکہ دیار غیر میں اللہ کے گھروں کی تعمیر وبناء جاری وساری ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰهُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

Marfat.com

صدقہ جاریہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمؤمِنَ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ اَوْوَلَداً صَالِحاً تَرَکَهٗ اَوْ مُصْحَفاً وَرِثَهٗ اَوْمَسْجِداً بَنَاهُ اَوْ بَیْتاً لِاِبْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْنَهْراً اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَتِهٖ وَحَیَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۴۲) جلد۱ صفحہ۱۴۶

قال محمود محمد محمود: حسن

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۰۰) جلد۱ صفحہ۹۷

قال الالبانی: حسن

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۲۴۹۰) جلد۴ صفحہ۱۲۱

قال المحقق: اسنادہ حسن

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اعمال اور جن حسنات (نیکیوں) کا ثواب مومن کو اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے ان میں سے

۱۔ علم جس کی اس نے کسی اور کو تعلیم دی اور اسے پھیلایا۔

۲۔ نیک اولاد کو چھوڑا۔

۳۔ قرآن کریم جس کا اس نے کسی کو وارث بنایا۔

۴۔ مسجد جو اس نے تعمیر کی۔

۵۔ مسافروں کیلئے کوئی رہائش گاہ تعمیر کی۔

۶۔ نہر جاری کی یا

۷۔ صدقہ جسے اس نے اپنی زندگی میں زمانہ صحت میں اپنے مال سے نکال دیا۔

ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔

-☆-

مومن کچھ نیک کام اس لیئے سرانجام دیتا ہے کہ انکا اجر وثواب

Marfat.com

مومن کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔اس حدیث پاک میں چند کا ذکر کیا گیا ہے۔

عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ:

علم انسانیت کی بزرگی اور شرف ہے یہ علم ہی مومن کی متاع عزیز ہے۔اسی علم کی بدولت انسان کو برتری نصیب ہوئی ہے۔علم سے آراستہ افراد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ علماء جن کا علم صرف انکی ذات تک ہے اس سے وہ خود آراستہ ہوئے اور تہذیب واخلاق کی دولت نصیب ہوئی لیکن اپنے کچھ مشاغل کے باعث وہ علم دوسروں تک منتقل نہ کر سکے۔

۲۔ وہ علماء جو علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ اس علم کی دولت کو بانٹتے بھی ہیں۔صبح وشام قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیتے ہیں طلباء ان سے اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں ایسے خوش نصیب افراد جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو فیض یافتگان کی ایک کثیر تعداد چھوڑ جاتے ہیں۔ان علماء کے مرنے کے بعد اگر ان کے شاگردوں میں سے کوئی اس علم پر عمل کرتا ہے یا اس کو مزید آگے بانٹتا ہے تو اس کا فائدہ اور اجر اس عالم کو اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ان کا دیا ہوا علم جیسے جیسے پھیلتا ہے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ قبر میں ان کے ویسے درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

کچھ علماء تصنیف وتالیف کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد اپنی ایک کتاب یا چند کتابیں بطور یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ملت اسلامیہ جیسے جیسے ان کی تصانیف سے ان تالیفات سے مستفیض ہوتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ویسے ہی ان کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

وَلَداً صَالِحاً تَرَکَہٗ:

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے یہ وہ انعام ہے کہ جسے یہ نصیب ہوا گر وہ اس کا شکر ادا کرنا چاہے تو شاید نہ کر سکے۔ مومن کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کی نیک اولاد اس کے بڑے کام آتی ہے۔ اولاد جو بھی نیکی کرتی جائے گی باپ کو قبر میں اس کا فائدہ پہنچتا جائے گا۔

اولاد اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو تو ماں باپ کی قبر منور ہو جاتی ہے۔ اولاد علم کی خیرات بانٹے یا صدقہ وخیرات کرے کسی راہ چلتے کو راہ بتائے یا کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے غرباء ومساکین کی خدمت کرے یا مہمان نوازی اور سخاوت کو اپنا شعار بنائے ان تمام صورتوں میں نیک اولاد کا اجر اس کے ماں باپ کو قبر میں ملتا ہے اور ان کے درجات بلند ہوتے جاتے ہیں۔

Marfat.com

مُصْحَفاً وَرَّثَهٗ:

اولاد کو وراثۃً قرآن مل گیا اب اولاد اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے اپنے باطن کو اس سے منور کرتی ہے تو اس کا اجر وثواب اس کے وارث بنانے والے کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے۔

مَسْجِداً بَنَاهُ:

ایک مسلم نے مسجد بنائی اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا اب اس مسجد کی وجہ سے اسے مسلسل ثواب پہنچتا رہے گا۔

مسجد کے میناروں سے پانچ وقت اذان کی آواز سے اس کی قبر پر رحمتوں کا نزول ہوگا کیونکہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے اور نیک روحیں مسجد کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اس کا اجر اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی قبر سے عذاب دور کر دیا جائے اور جنت کے منتظم فرشتے مقرر کر دیئے جائیں۔

مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی جاتی ہے اس کا ثواب اس بنانے والے کو بھی مسلسل ملتا رہے گا پھر جماعت جتنی بڑی ہوگی اجر وثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے بچے اپنے سینے قرآن کریم سے معطر کرتے ہیں تو یقیناً اس بنانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ معطر کرے

Marfat.com

گا اور قرآن کریم کی برکات سے اسے معمور کرے گا۔

مسجد میں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے دین کا درس دیا جاتا ہے نامعلوم کتنے لوگ اس وعظ و نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں تو ان سب کا اجر و ثواب اس مسجد بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

بعض مساجد میں صلاۃ الجمعۃ ادا کی جاتی ہے صلاۃ الجمعۃ میں اھل ایمان کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے اور سب ایک امام کے پیچھے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں تو اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔

مسجد میں یہ نیکیاں دن دو دن کی بات نہیں بلکہ جب تک مسجد ہے اور اس میں اللہ کی بندگی کرنے والے آتے رہتے ہیں اس وقت تک اس بنانے والے کے درجات بلند و برتر ہوتے رہیں گے۔

بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ:

مسافروں کیلئے ایک گھر بنایا کہ جس میں سفر سے تھکے ماندے مسافر چند گھڑیاں آرام کر لیں۔ اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔ یہ مسافر خانہ جب تک رہے گا اور مسافر اس میں آرام کرتے رہیں گے اس بنانے والے کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جائیگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بنانے والے نے اسے بنایا اور اس سے مسافروں سے سفر کی کلفت میں کمی

Marfat.com

آئی ان کی تھکاوٹ دور اوران کی پریشانی کا ازالہ ہواتو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے عالم برزخ کے سفر کوآسان کردے اس کی پریشانیاں ختم کردے اوراس کی قبر کو جنت کا باغ بنا کراسے راحت وآرام سے ہمکنار کردے۔

نَهْراً اَجْرَاهُ:

کوئی نہر کھدوا کر جاری کردی۔ نہر جاری ہوتو اس کا پانی جہاں جہاں جائے گاوہاں زندگی کے آثار ہونگے۔ سبزہ ہوگا۔ چرندو پرنداس سے مستفیض ہونگے انسان خود پیاس بجھائے گا اپنے کھیتوں کوسیراب کرے گا اوراپنے جانوروں کو پلائے گا۔

الغرض اس نہر سے جوبھی فائدہ حاصل کرے چاہے وہ جانور ہی کیوں نہ ہواس کا اجروثواب اس نہر جاری کرنے والے کوہوگا اوراگر وہ اس دنیا سے چلا جائے تو جیسے جیسے اللہ کی مخلوق اس نہر سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی ویسے ہی اس کے قبر میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

صَدْقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ:

زندگی میں اور حالت صحت میں نکالے جانے والے صدقے کا اجروثواب بھی مومن کواس کی قبر میں پہنچتا رہتا ہے۔ صحت اور حیات کی شرط

Marfat.com

اس لیئے لگائی گئی کہ اگر کوئی زندگی کے آخری سانسوں میں بیماری کی حالت میں یعنی مرض الموت میں کہے کہ میرا یہ مال صدقہ ہے یہ مال صدقہ ہے تو اس کی بات نہ مانی جائے گی کیونکہ اب یہ مال اس کا نہیں رہا بلکہ اسکے درثاء کا ہوگیا ہے۔

Marfat.com

تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگِ بنیاد رکھوانا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْسَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَعَالَ فَخُطَّ لِیْ مَسْجِداً فِیْ دَارِیْ اُصَلِّی فِیْهِ وَذٰلِکَ بَعْدَمَاعَمِیَ فَجَاءَ فَفَعَلَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۱۸) جلد ۱ صفحہ ۲۳۳

قال الالبانی: صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۵۵) جلد ۱ صفحہ ۴۱۱

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جب انکی بینائی بالکل ختم ہوگئی اور وہ

Marfat.com

نابینا ہو گئے تو انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک آدمی کے ذریعے عرض پیش کی

حضور! تشریف لایئے میرے گھر میں مسجد کی جگہ کی نشان دہی فرما دیجئے کہ میں اس میں صلاۃ ادا کیا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لے گئے تو حضور نے ان کی خواہش کے مطابق جگہ کی نشان دہی فرمادی۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنھم کس درجہ فیروز بخت تھے کہ وہ اپنی ہر خواہش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا کرتے تھے اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام ہی کرم فرمانا ہے اس لیئے وہ ان کی خواہشات کا خیال فرماتے اور انکی دلجوئی کیا کرتے تھے۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نابینا ہو جاتے ہیں اب وہ مسجد آ جا نہیں سکتے۔ وہ اپنے گھر میں صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں اور گھر میں ایک جگہ کو مسجد قرار دینا چاہتے ہیں اس کیلئے بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتجی ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا نبی اللہ! گھر قدم رنجہ فرمایئے اور خود نشان دہی فرما دیجئے کہ صلاۃ کہاں ادا کروں۔ حضور رحمۃ للعالمین کمال کرم نوازی

Marfat.com

سے انکے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ایک جگہ نشان لگا دیتے ہیں۔ یہ جگہ اس صحابی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

سبحان اللہ! وہ جگہ کس درجہ خیرات و برکات کا منبع ہوگی جس کی نشان دہی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہوگی اور اس مسجد کے انوار کا کیا عالم ہوگا جس کی حدود حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرمائی ہونگی۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ جب بھی مسجد بنانے کا ارادہ ہو تعمیر مسجد کا خیال ہو کسی صاحب نسبت بزرگ سے اسکی نشان دہی کروانی چاہیئے کیونکہ فیضانِ نبوت کے امین یہ بزرگ جہاں جائیں گے وہ جگہ خیرات و برکات کا مصدر بن جائے گی نیز اللہ کی رحمتوں سے اس جگہ مسجد بھی جلد پایۂ تکمیل تک پہنچے گی اور وہاں صلاۃ ادا کرنے کا کیف بھی دوچند ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عَمُوْمَتِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَاْکُلَ فِیْ بَیْتِیْ وَتُصَلِّیَ فِیْہِ قَالَ : فَاَتَاہُ وَفِی الْبَیْتِ فَحُل" مِنْ ھٰذِہِ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِنَاحِیَۃٍ مِنْہُ فَکُنِسَ

Marfat.com

وَرُشَّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ:

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ ابْنُ مَاجَه: اَلْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيْرُ الَّذِىْ قَدِاسْوَدَّ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦١٩)	جلد ١	صفحہ ٢٣٣
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٥٦)	جلد ١	صفحہ ٤١٢
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٢٢٤٣)	جلد ١٠	صفحہ ٤١٥
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٩٨٠)	جلد ١	صفحہ ٢٦٥

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میری ایک پھوپھی صاحبہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ حضور میرے گھر کھانا تناول فرمائیں اور میرے گھر میں صلاۃ ادا کردیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر

Marfat.com

تشریف لائے۔ گھر میں چٹائیوں میں سے ایک چٹائی تھی۔ گھر کے ایک کونہ میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دیا گیا اور اس پر پانی چھڑکاو کر دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ ادا کی اور ہم نے آپ کے ساتھ صلاۃ ادا کی۔

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ نے فرمایا:

اَلْفَحْلُ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جو سیاہ ہو چکی ہو۔

-☆-

عَنْ مَحْمُوْدِبْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ -وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِيْ بِئْرٍ لَهُمْ-عَنْ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ السَّالِمِيِّ -وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ بَنِيْ سَالِمٍ وَكَانَ شَهِدَ بَدْراً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -قَالَ:

جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ وَاِنَّ السَّيْلَ يَأْتِيْ فَيَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَاِنْ رَأَيْتَ اَنْ تَأْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَاناً اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَافْعَلْ قَالَ اَفْعَلُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ

Marfat.com

مَـااشْتَـدَّ الـنَّهَـارُ وَاسْتَـأْذَنَ فَـأَذِنْتُ لَهُ وَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَکَ مِنْ بَيْتِکَ؟ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلٰى الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِـبُّ اَنْ اُصَـلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَـفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۵۴) جلد۱ صفحہ۴۱۰

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۱۷) جلد۱ صفحہ۲۳۲

قال الالبانی: صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۲۵) جلد۱ صفحہ۱۵۱

سنن النسائی رقم الحدیث (۷۸۴) جلد۱ صفحہ۸۷

سنن النسائی رقم الحدیث (۸۴۰) جلد۱ صفحہ۱۱۴

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۲۰۳۹۲) جلد۱۰ صفحہ۲۱۱

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۶۵۳) جلد۳ صفحہ۷۷

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۶۷۳) جلد۳ صفحہ۸۷

مسند ابی عوانہ جلد۱ صفحہ۱۱

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ عنہ (یہ اگر چہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاھرہ میں عمر میں چھوٹے تھے لیکن) انہیں یاد رھا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈول میں جوانکے کنویں میں تھا کلی فرمائی تھی یہ روایت فرماتے ہیں حضرت عتبان بن مالک السَّالِمِیّ رضی اللہ عنہ سے جو اپنی قوم بنی سالم کے امام تھے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں (بھی) شریک ہوئے تھے نے فرمایا:

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی:

یارسول اللہ! میری بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے سیلاب کا ریلا آتا ہے جو میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اسکا عبور کرنا مجھ پر دشوار ہوتا ہے۔ اگر آپ کرم نوازی فرمائیں میرے ہاں تشریف لائیں میرے گھر میں ایک جگہ صلاۃ ادا فرمادیں تو میں اسے جائے نماز (مسجد) بناؤں گا۔ (یارسول اللہ!) یہ کرم نوازی فرما دیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - میں ایسا کروں گا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

خوب دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اندر تشریف لانے کا عرض کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لیئے تمہارے گھر میں صلاۃ ادا کروں تو میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں چاھتا تھا کہ صلاۃ ادا کیا کروں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے اپ کی پیچھے صف بنائی تو حضور نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر میں نے آپ سے کچھ وقت ٹھہرنے کی درخواست کی کھانا تناول کرنے کیلئے جوان کیلئے تیار کیا گیا تھا۔

-☆-

حضرت عتبان بن مالک سالمی رضی اللہ عنہ ان خوش بخت صحابہ میں سے ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں شرکت ایسا اعزاز ہے جو صحابہ کرام میں بھی اعلیٰ مقام دلا گیا ہے۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے امام ہیں۔ مسجد جا کر مصلی امامت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور امامت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

وقت گزرتے گزرتے ان کی بینائی چلی گئی انکے گھر اور انکی قوم کی

Marfat.com

مسجد کے درمیان وادی حائل ہے جب بارشیں ہوتیں تو وہ وادی پانی سے بھر جاتی اور انکے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا۔ اب وہ مسجد جا نہیں سکتے اور اپنے گھر صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

فَتُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ مَکَاناً اَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی:

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت عتبان رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ساری عرضداشت عرض کرنے کے بعد یوں التجا کرتے ہیں

یارسول اللہ! میرے گھر تشریف لائے کسی جگہ صلاۃ ادا کر دیجئے وہ جگہ میری عبادت گاہ (مسجد) بن جائے گی۔

ہاں ہاں جہاں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم لگا کرتے ہیں جہاں حبیب رب العالمین سجدہ کیا کرتے ہیں وہ جگہ عشاقِ جمالِ نبوی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔ وہاں وہ سجدے کر کے عجب کیف لیا کرتے ہیں وہاں پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ازلی سعادتوں کو سمیٹا کرتے ہیں۔

یہ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی التجا ہے اور صحابہ کرام کی التجائیں انکے اعمال خصوصاً غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اعمال

Marfat.com

اس امت کیلئے باعثِ حجت ہیں اوران جیسی تمنا کرنا سعید ونیک بخت ہونے کی علامت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لجپال نبی ہیں وہ نسبتوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کیلئے اوراپنی امت کیلئے ایک اسوۂ قائم کرنے کیلئے ان کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تنہا نہیں جاتے بلکہ اپنے ساتھ سید العشاق رازدان کاشانۂ نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے جاتے ہیں۔

ایک جگہ پر صلاۃ باجماعت ادا فرماتے ہیں اور وہ جگہ اس صحابی رضی اللہ عنھم کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

اللہ رب العزت نے اس عالم آب وگل میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل مبعوث فرمائے لیکن حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوان سب کا مقتدا وپیشوا بنایا۔ تاج سیادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور پر سجایا یوں ہی ان انبیاء ورسل کے امتیوں کو سرفراز فرمایا اور انبیاء ورسل کے امتیوں کو بہت بلند درجات سے نوازا لیکن اس خیرالامم کے جانثار اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مقام ومرتبہ ہر نبی کے ہر امتی سے افضل وبرتر عطا فرمایا۔

Marfat.com

تو اب غور کیجئے جس جگہ صلاۃ کی امامت کرنے والے رسولوں کے امام ہوں اس اس صلاۃ میں مقتدیوں کی صف میں خیر الامم کی سب سے افضل و برتر ہستی موجود ہو تو وہ صلاۃ کس درجہ بلند مرتبہ عظیم الشان ہوگی۔

اس سے یہ درست عیاں ہوتا ہے کہ جب بھی مسجد کی تعمیر یا افتتاح ہو تو ان لوگوں سے اس کا افتتاح کروانا چاہیئے جو تقویٰ و ورع میں اور اخلاص وللّٰہیت میں فائق و برتر ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

مساجد کی تعمیر میں حسن ونفاست

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اَنَّ الْـمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِـهٖ وَسَلَّمَ مَبْنِيّاً بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَعُمُدُهٗ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَـزِدْفِيْـهِ اَبُـوْبَـكْـرٍ شَيْـئاً وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بِنَائِهٖ فِىْ عَهْدِ رَسُـوْلِ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُـمُـدَهٗ وَفِـىْ لَـفْـظٍ عُـمُـدَهٗ خَشَبـاً وَغَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَفِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْـرَةً وَبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقْفَهٗ بِالسَّاجِ وَفِىْ لَفْظٍ وَسَقْفَهٗ السَّاجُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۳۵) جلد ۱ صفحہ ۱۷۱

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کچی اینٹوں اور لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور اسکے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں کچھ بھی اضافہ نہ فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ فرمایا۔ اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں اور لکڑی سے تعمیر کروایا اور اس کے ستون دوبارہ بنائے۔

ایک روایت میں اس مسجد کے ستون دوبارہ لکڑی کے بنائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا اور اس کی دیواریں منقوش پتھروں اور چونے کی بنائیں اور اسکے ستون منقوش پتھروں کے بنائے اور اسکی چھت ساگوان کی لکڑی کی بنائی۔

اور ایک روایت میں ساگوان کو اس کی چھت بنایا۔

امام ابوداود فرماتے ہیں: اَلْقَصَّةُ کا معنی چونا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اللہ والے ہر دور میں تعمیر مسجد میں خصوصی دلچسپی لیتے رہے ہیں اور اسکے حسن ونفاست کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف تعمیر فرمائی وہ مسجد سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ کچی اینٹیں اور لکڑی استعمال کی گئی اور اسکے ستون بھی کھجور کی لکڑی کے تھے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور مبارک سے بالکل متصل اور بڑا اہم تھا جس میں ملت اسلامیہ کی ہچکولے کھاتی ہوئی ناؤ کو سنبھالنا تھا۔ جانشینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی اولوالعزمی اور پامردی کے ساتھ امت کی کشتی کو سنبھالا۔ اندرونی اور بیرونی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک ایک فتنہ کو ابدی نیند سلادیا یہ دور مبارک بڑا پُر بہار، اہم ہونے کے ساتھ مختصر تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے سوا دو سال بعد اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔ اس مختصر اور مبارک دور میں مسجد نبوی میں کسی قسم کی تبدیلی عمل میں نہ آئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اس مسجد کی

Marfat.com

طرف بھی توجہ دی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیادوں پر ہی اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عہد ہمایوں خیرات و برکات سے لبریز تھا۔ حضرت فاروق اعظم کے دور فتوحات کا ثمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنھم کے عہد مبارک میں بطریق احسن ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس دور کو خوشحالی کا دور بنا دیا جہاں ظاھری طور پر بھی مسلمانوں کے پاس مال ومتاع آ گیا۔ اس دور مبارک میں، دورِ امن وسکون میں مسجد بنوی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ جگہ کی قلت کے پیش نظر اس میں وسعت کر دی گئی اور اسکی تعمیر میں، مسجد کی دیواروں میں پتھر استعمال کیا گیا وہ پتھر عام پتھر نہ تھا بلکہ نقش ونگار والا پتھر تھا اور چونا بھی استعمال کیا گیا۔ لکڑی کے ستونوں کی جگہ منقوش پتھروں کے ستون بنائے گئے اور چھت پر کھجور کی شاخوں کی بجائے ساگوان کی لکڑی استعمال کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ملت اسلامیہ کو ایک سبق دیا کہ اپنے دور کے مطابق مساجد میں نقش ونگار والے پتھر استعمال کرو اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکڑی استعمال کرو۔ یہ خلیفہ راشد رضی اللہ عنھم کا عمل مبارک ہے اور خلیفہ راشد کا عمل اس امت کے لئے حجت ہے اور اس پر عمل باعث

Marfat.com

اجر وثواب ہے۔

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عُضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

تم پر میری اور میرے خلفاءِ راشدین مھدیین کی سنت لازم ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کی تعلیمات پر زندگی پھر عمل کیا اور انکے غلاموں کو بایں الفاظ تلقین فرمائی:

مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور اللہ کے گھر اپنے گھروں سے اچھے ہونے چاھیں۔

سبحان اللہ!

یہ کتنی جامع تعلیم ہے۔ قیامت تک آنے والے، دردِ دل رکھنے والے اور مساجد سے پیار کرنے والے کیلئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ اپنا گھر جیسا بناؤ جس طرح چاہو مضبوط اور خوبصورت بناؤ۔ لیکن جب مسجد بنانے لگو تو دیکھ لو مسجد اپنے گھر سے مضبوط ہونی چاہیئے۔ مسجد اپنے گھر سے خوبصورت

Marfat.com

ہونی چاہیئے ۔ مسجد میں وضو وطہارت کی سہولت اپنے گھر سے زیادہ ہونی چاہیئے ۔اپنے گھروں میں اگر اچھی لکڑی استعمال ہوئی ہے تو مساجد میں اس سے بہتر لکڑی استعمال ہونی چاہیئے ۔اپنے گھروں میں پتھر استعمال کیا ہے تو مساجد میں اس سے بہتر پتھر استعمال ہونا چاہیئے ۔

اپنے گھروں میں بیٹھنے کیلئے قالین ہیں تو مساجد میں عبادتِ خداوندی کیلئے اس سے بہتر قالین ہونے چاھیں ۔

الغرض اللہ کے گھر کو ہر اعتبار سے فوقیت ملنی چاہیئے حسن نیت سے صرف اسی ہدایت پر عمل انشاءاللہ نجات اخروی کا ضامن ہے ۔

Marfat.com

مساجد طیب وطاہر

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّوْرِ، وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد۱	صفحہ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد۲	صفحہ۴۸۹
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۶)	جلد۲	صفحہ۴۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد۱۵	صفحہ۱۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
البیھقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد۲	صفحہ۶۱۷

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے ارشاد فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا

گھروں میں (قبائل میں) مساجد بنائی جائیں اور انہیں طیب وطاھر رکھا جائے۔

-☆-

''الدور'' سے مراد ''قبائل'' ہیں۔

ملاحظہ ہوں سنن الترمذی کے الفاظ

قَالَ سُفْيَانُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعنِي الْقَبَائِلَ.

الترمذی (٥٩٦) ٢/٤٩٠

حضرت سفیان فرماتے ہیں

اس حدیث پاک میں ''الدور'' میں مساجد بنانے کا حکم ہے تو یہاں ''الدور'' سے مراد القبائل ہیں۔

ہر قبیلہ میں مسجد ہونی چاہیئے جہاں لوگ آسانی سے صلاۃ ادا کر سکیں اور اللہ کے ذکر سے اپنے قلوب واذھان کو معطر کر سکیں۔ اس دور میں کالونیاں اور محلے بن رہے ہیں آبادی بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے نئے

Marfat.com

نئے گاؤں وجود میں آ رہے ہیں نئے نئے شہر بن رہے ہیں تو جہاں بھی آبادی ہو چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر ہونی چاہیئے۔

سنن ابی داؤد کے الفاظ ملاحظہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِى الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک وصاف رکھا جائے۔

-☆-

اس روایت کے الفاظ اس طرح بھی ہیں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ اَنْ تُبْنٰى فِى الدُّوْرِ وَاَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۲۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
موارد الظمان	رقم الحدیث (۳۰۶)		صفحہ ۹۸

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اپنے اپنے قبائل میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں طیب وطاھر رکھا جائے۔

-☆-

اسلام طھارت ونظافت کا درس دیتا ہے اسکی تعلیمات میں نظافت وطھارت کو بڑی اہمیت ہے یہ طیب وطاہر اور نظیف لوگوں کا دین ہے اور طھارت ونظافت اس دین کا طرہ امتیاز ہے۔

جہاں اللہ کی بندگی ہواللہ وحدہٗ لاشریک کے حضور سر جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کا سعادت سے لبریز کلمہ ادا کرنا ہو اور جہاں بیٹھ کر زبان قلب وقالب سے اس کا ذکر کرنا ہو اس جگہ کا پاک وصاف ہونا اشد ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین اس کو پاک رکھنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

جگہ پاک وصاف ہو تو انسانی طبعیت خود بخود اس کی جانب مائل ہوتی ہے نظافت نکھار اور دلکشی کا سبب بنتی ہے تو جب اللہ تعالیٰ کا گھر مسجد پاک وصاف ہوگی تو بندہ مومن کا دل خود بخود مسجد کی طرف کھنچا چلا جائے گا اور جب دل مسجد کی طرف مائل ہوگا تو یقیناً زیادہ دیر مسجد میں بیٹھنے کو جی

Marfat.com

چاہے گا اور جو بندہ مومن جتنی دیر مسجد میں بیٹھے گا اتنا ہی اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ کوئی بعید نہیں جو خوش قسمت خلوصِ دل سے محبت اور چاہت سے اللہ کے گھر کو پاک وصاف رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بھی پاک وصاف کردے۔ یقیناً پاک وصاف دل والا عام انسانوں میں رہتا ہوا عام انسان نہیں ہوتا۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى اِبْنِهٖ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ اَنْ نَصْنَعَهَا فِيْ دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبنای:	صحیح		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۱۴
قال الھیثمی:	رواہ احمد واسنادہ صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھ کر بھیجا۔

امابعد!

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنی اپنی آبادیوں میں مسجدیں تعمیر کریں اور ان تعمیر شدہ مساجد کی اصلاح کرتے رہیں اور انہیں پاک وصاف رکھیں۔

-☆-

مساجد تعمیر کر کے انہیں چھوڑ نہیں دیا جاتا بلکہ مسلسل انکی دیکھ بھال کی جاتی۔ مسجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے جہاں سر بندگی جھکانا ہو جہاں اللہ سے قرب کی سعادت سے لبریز ہونا ہو اس جگہ کا نظیف ہونا اشد ضروری ہے۔

مساجد کی اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ یہ اسلامی شعار ہے اور اسلامی شعار کی تعظیم وتکریم تقویٰ کی اعلیٰ قسم ہے۔

مساجد کی اصلاح سے مراد مساجد کے ظاہری حسن ودلکشی کو برقرار رکھا جائے۔ وقت کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق اس پر توجہ دی جائے۔ جب بھی کوئی نمازی نماز ادا کرنے کیلئے اللہ کے گھر میں آئے تو

Marfat.com

اس کے دل کے ساتھ اس کی نظر کو بھی سکون ملے وہاں پر اس چیز کا اہتمام ہو جس کے سبب اس کی عبادت و بندگی میں دلجمعی پیدا ہو اور اس کا اللہ کے گھر بیٹھے رہنے کو جی چاہے۔

مساجد کی اصلاح اس طرح ہو کہ انسان ہنگامہ دنیا سے جب منہ موڑ کر ان کی جانب رخ کرے تو حقیقی سکون ملے اور مساجد میں گزارے ہوئے لمحات کو ہی وہ اپنی زندگی کے حقیقی اور قیمتی لمحات جانے۔ مسجد کا ماحول اس درجہ راحت بخش ہو کہ جب وہ واپس جا رہا ہو تو اس کا دل مسجد میں ہی رہ جائے اور وہ بار بار ان لمحوں کا انتظار کرے۔ جب مسجد کے منارہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو، تا کہ وہ پھر حقیقی کیف کو حاصل کر لے اور اپنے آخرت سنوار سکے۔

Marfat.com

مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذا دَخَلَ أَحَدُکُمْ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْیَقُلْ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو (پہلے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے پھر (اس کے بعد) کہے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل وکرم کا سوالی ہوں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَا ئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَاأَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً.

بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو خوب سلام عرض کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا

۱۔ درود شریف ۲۔ سلام مبارک

اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کے حکم کو مفعول مطلق، تسلیماً ذکر کر کے مؤکد کر دیا یہ تاکید اس لیئے کہ ہم اہل ایمان درود شریف تو بہت پڑھتے ہیں سلام کو اکثر نظر انداز کر جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں مسجد داخل ہوتے سلام کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ایک مسلم روزانہ کئی مرتبہ مسجد جاتا ہے تو کم از کم ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام بھیج کر اس حکم خداوندی پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود شریف کے ساتھ کثرت سے سلام بھیجنے کی سعادت بھی ارزانی فرمائے۔

یاد رہے درود شریف کے متعدد صیغے ہیں جس صیغے سے بھی درود شریف بھیجا جائے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مقبول و منظور ہے۔ ہاں سلام میں اصل صیغہ خطاب ہے۔ آج بھی ہم جب ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو صیغہ خطاب ''اسلام علیکم'' استعمال کیا جاتا ہے۔ اب

Marfat.com

بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتے سلام عرض کیا جائے تو صیغہ خطاب استعمال کیا جائے اور بایں الفاظ نہایت ادب سے سلام کیا جائے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

اس رمز کو بے جان درخت اور پتھر ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَرَرْنَا بَیْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرٍ وَلَاجَبَلٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الدارمی رقم الحدیث (۲۲) جلد۱ صفحہ ۲۸۷

قال ابو عاصم نبیل العمری: صحیح بالشواھد

دلائل النبوۃ للبیہقی جلد۲ صفحہ ۱۵۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ کے بعض نواحی میں گئے ہم پہاڑوں اور درختوں کے درمیان سے گزرے ہم جس بھی درخت اور پہاڑ سے گزرتے وہ کہتا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

آج ہمیں بھی چاہیئے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو سب سے پہلے

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

کہیں اور پھر درج بالا دعا مانگیں۔

شریعت اسلامیہ میں سلام کہنا سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔اب کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کریں اور وہ جواب نہ دیں۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! مسجد داخل ہوتے ہوئے نہایت ادب سے اور محبت و پیار سے سلام عرض کرلے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ جواب تو اپنے کانوں سے سن لے اور جس دن یہ کرم ہوگیا تیرے مقدر کا ستارہ اوج ثریا سے بلند ہوگا۔

سنیے! سنیے! عارف باللہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فرماتے ہیں:

ایک دن میں نے پکارا یارسول اللہ!

آواز آئی لبیک (اے میرے غلام میں موجود ہوں)

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ازنور بخش توکلی صفحہ (۳۲۷)

اے ایمان والے! ان بزرگوں کی نسبت سے اپنا سینہ معمور کرلے پھر تو بھی کسی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیک یارسول اللہ! کہے گا رتو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب سن لے گا۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ:

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

رحمۃ کا لفظ جامع ہے۔ یہ دنیا وآخرت کی تمام نعمتوں اور دین وایمان کی تمام بہاروں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے لیکن قرآن کریم میں اکثر جگہ رحمۃ سے اُخروی انعامات اور دین کی ترقی مراد ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اس کا یہ معنی زیادہ مناسب ہے کہ مسجد میں دنیاوی تعلقات سے کٹ کر حاضری دی جاتی ہے اپنی آخرت سنوارنے کیلئے اور اپنے دین وایمان کو تقویت دینے کیلئے حاضر ہوا جاتا ہے۔

Marfat.com

بندے کو یہ تلقین کی جارہی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے پہلے تو نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام کا نذرانہ پیش کر دیا ہے جس سے وہ رحمتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرم سمیت متوجہ ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم بھی تیری طرف مائل ہے۔ اب اللہ سے عرض کر دے اے اللہ اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

اللہ کی رحمت کا تو ایک دروازہ کھل جانا ہی کافی ہوا کرتا ہے لیکن جب دینے والا کریم اللہ ہے اور اسکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کر دیا گیا ہے تو پھر ایک دروازہ کی کشادگی نہ مانگ بلکہ تمام دروازوں کی کشادگی مانگو۔

تقوی وطھارت ،خوفِ الٰہی ،عفت وعصمت، سجدہ بندگی، زھد وورع ،علم وعرفان.....الخ یہ سب کچھ اللہ کی رحمتیں ہیں تو مسجد داخل ہوتے صرف ایک رحمت پر اکتفا کیوں کیا جائے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں سے اپنے دامن کو معمور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو اپنے در سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ:

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔

اکثر جگہ فضل سے مراد دنیاوی انعامات ہیں تو جب ایک مسلم مسجد سے رخصت ہو رہا ہے تو اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرے

اے اللہ! جیسے تو نے مجھے اپنی رحمتوں سے لبریز کیا ہے اب دنیا کے انعامات سے بھی محروم نہ رکھنا میری روزی میں میرے رزق میں برکت عطا کرنا اور مجھے اپنی رحمتوں کے طفیل کسی کا محتاج نہ کرنا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

Marfat.com

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۳)	جلدا	صفحہ ۴۲۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۴)	جلدا	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلدا	صفحہ ۲۰۷
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلدا	صفحہ ۲۰۷
قال الذھبی:	علی شرطھما		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلدا	صفحہ ۳۳۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو (پھر)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ.

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ فرما۔

-☆-

اس حدیث پاک میں مسجد سے نکلتے وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام عرض کرنے کا کہا گیا ہے کیونکہ مسجد سے نکلتے وقت اب دنیاوی مشاغل میں انسان مشغول ہوگا ہوسکتا ہے کہ وہ دنیا میں اتنا منہمک ہوجائے کہ اسے دنیا کے علاوہ کچھ اور یاد نہ رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

تو لازمی بات ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں گے اور جب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کر کے مسجد سے نکلنے والے امتی کو اپنے سلام سے نوازیں گے تو یقیناً وہ امتی دنیاوی کاروبار میں مگن رہنے کے باوجود اپنی آخرت کو فراموش نہیں کرے گا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام اس کے دین وایمان کی نگرانی کرے گا۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ:

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا۔

شیطان انسان کا دشمن ہے اور ازلی دشمن ہے یہ کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہوسکتا اس کا شر شر عظیم ہوا کرتا ہے۔ یہ انسان کی نعمت ایمان کو ضائع کرنے میں اپنی جملہ توانائیاں صرف کر دیتا ہے اس کیلئے اللہ ذوالجلال والاکرام سے عرض کی جارہی ہے

اے اللہ! میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا تحفہ بھیجا ہے اس سلام کے صدقے مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا۔

جس خوش نصیب کا حامی وناصر اللہ تعالیٰ ہو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہا کرتا ہے۔ اللہ ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ ومامون فرمائے۔

آمین ببرکۃ سید الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

-☆-

عَنْ حَیْوَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ لَقِیْتُ عُقْبَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَادَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ

Marfat.com

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

قَالَ اَقَطُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذَالِکَ قَالَ الشَّيْطَانُ حَفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْيَوْم.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۶۶) جلد ۱ صفحہ ۱۸۰

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۶۶) جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت حیوہ بن شُرَیح نے بیان فرمایا

میں حضرت عقبہ بن مسلم سے ملا تو ان سے عرض کی

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما کی وہ حدیث پاک بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

Marfat.com

میں اللہ العظیم کی حفاظت و پناہ میں آتا ہوں اور اس کے وجہِ کریم اور سلطانِ قدیم کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے بچتے ہوئے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما نے فرمایا بس یہی پوچھنا تھا۔

میں نے عرض کی ہاں! تو آپ نے فرمایا (جو مسجد داخل ہوتے ان الفاظ سے دعا مانگتا ہے تو) شیطان کہتا ہے یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

-☆-

مسجد داخل ہوتے وقت یہ دعا کتنی پیاری دعا ہے۔اس دعا کو مانگنے والا اللہ العظیم کی رحمتوں سے یوں مالا مال ہوتا ہے کہ انسان کا ازلی دشمن شیطان بھی پکار اٹھتا ہے کہ یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔شیطان ہی انسان کو وسوسہ اندازی کر کے اور ورغلا کر اللہ کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کو معصیتوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے پھنسے ہوئے انسان پر پھر شیطان اپنا کاری وار استعمال کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے پھر وہ شیطان کیلئے تر نوالہ بن جاتا ہے تو جو بندہ مومن

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے یہ دعا مسجد جاتے وقت پڑھ لے تو وہ 24 گھنٹے کیلئے شیطان کے شر و فساد سے محفوظ ہو گیا اور جو بندہ مومن اس کو معمول بنا لے ہر صلاۃ ادا کرتے وقت مسجد جاتے ہوئے یہ دعا مانگ لے تو وہ ہمیشہ کیلئے شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا اور جو شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ یقیناً اپنا ایمان بچا گیا اور پھر ایمان کے ساتھ کثیر تعداد میں نیکیاں بھی لے گیا جو بندہ مومن اس عالم میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے کہ ایمان بھی سلامت اور عمل صالح کی بھی کافی مقدار ہو تو یقیناً وہ نجات پانے والا اور اللہ کی رحمتوں و کرم نوازیوں سے شادکام ہونے والا ہے اور اسکی قبر و اسکا حشر قابل رشک ہے۔

Marfat.com

مسجد میں داخل ہوتے وقت
پہلے دایاں پاؤں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۶

ترجمة الحدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تک ہوسکتا اپنے تمام امور کو دائیں طرف سے شروع کرتے۔ اپنے وضو کو، اپنی کنگھی کرنے کو اور اپنا جوتا پہننے کو۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جملہ امور کو سرانجام دیتے تو انکی ابتداء دائیں طرف سے کرتے مثلاً اگر وضو کرتے تو اعضاء وضو میں پہلے دایاں عضوء دھوتے یعنی پہلے دایاں ہاتھ دھوتے پھر بایاں اسی طرح پہلے دایاں پاؤں دھوتے پھر بایاں اسی طرح جب آپ کنگھی کرتے تو پہلے دائیں طرف سے کرتے یعنی اگر سر انور میں کنگھا استعمال کرتے تو پہلے سر کی دائیں جانب استعمال کرتے پھر سر کی بائیں جانب اسی طرح جب جوتا پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں پہنتے پھر بایاں پاؤں پہنتے۔

درج بالا حدیث پاک میں مسجد میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر نہیں ہے لیکن حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ میں ذکر کر کے یہ بات واضح کی ہے کہ اگر چہ صراحۃ مسجد میں داخل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ اس حدیث پاک میں

يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ

تو اس میں مسجد میں داخلہ بطریق اولیٰ آ گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک اس پر روشن دلیل ہے کیونکہ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتداء بآثار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خصوصی شان رکھتے ہیں:

Marfat.com

كَانَ بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْدَأُبِرِجْلِهِ الْيُمنٰى، فَاِذَا خَرَجَ بَدَأَبِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

صحیح البخاری، باب التیمن فی دخول المسجد ۱/۱۶۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں داخل کرتے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔

-☆-

Marfat.com

تحیة المسجد

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَاجَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُصَلِّ سَجْدَتَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَجْلِسَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد۱	صفحہ۱۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد۱	صفحہ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۲۹
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد۱	صفحہ۱۸۸ (فلیصل: فلیر)
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوقتادة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔

-☆-

مسجد اللہ کا گھر ہے اور بیت اللہ میں جو داخل ہوا سے گھر کے مالک کے قریب ہونا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اس کی رحمتوں اور کرم نوازیوں سے مالا مال ہوتا ہے اس کا دامن اس کی عنایات سے خالی نہیں ہوتا۔

قرب الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اس کے حضور سر بندگی جھکانا ہے اور جو مومن مسجد میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد ادا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

احب البلاد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
المستدرک للحاکم		جلد۲	صفحہ۸
تلخیص المستدرک للذھبی		جلد۲	صفحہ۸

ترجمة الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترجگہ مساجد ہیں اور مبغوض ترجگہ اسواق ہیں۔

-☆-

Marfat.com

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْبُلْدَانِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ وَاَيُّ الْبُلْدَانِ اَبْغَضُ اِلَى اللّٰهِ؟

قَالَ: لاَ اَدْرِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ جِبْرِيْلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ

فَاَخْبَرَهُ اَنَّ اَحْسَنَ الْبِقَاعِ اِلَى اللّٰهِ الْمَسَاجِدُ وَاَبْغَضَ الْبِقَاعِ اِلَى اللّٰهِ الْاَسْوَاقُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۸۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۴۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۹۰
المستدرک		جلد ۲	صفحہ ۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک		جلد ۲	صفحہ ۸
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۴)	جلد ۳	صفحہ ۹۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۳۳۲)	جلد ۷	صفحہ ۸۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۸
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۲۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۹
قال الھیثمی مجمع الزوائد		جلد ۴	صفحہ ۷۹

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک آدمی نے عرض کی

یارسول اللہ! اللہ کے ہاں کونسی جگہ سب سے محبوب ہے اور اللہ کے ہاں کونسی جگہ سب سے مبغوض ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور انہیں اللہ کا ارشاد پہنچایا

اللہ کے ہاں سب سے حسین جگہ مسجدیں ہیں اور اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔

-☆-

روئے زمین کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہی بلا شرکت غیرے اس زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے مخلوق ہونے میں تو سب زمین برابر ہے لیکن ان میں سے وہ حصہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے جس حصہ میں اسکی بندگی کی جائے اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہو۔

اَحَبُّ الْبِلَادِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں بلکہ احب البلاد ہیں کیونکہ ان مساجد

Marfat.com

سے پانچوں وقت اس کی عظمت وکبریائی کا اعلان ہوتا ہے اس خالق ومالک کے حضور سر بندگی جھکانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اجتماعی طور پر اس کے حضور سجدہ ریز ہوکر سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کرتے ہیں۔

مساجد وہ پاکیزہ جگہیں ہیں جہاں ذکر الٰہی کی محافل برپا کی جاتی ہیں۔ مے توحید سے سرشار جام معرفت پینے والوں کو یہیں سکون واطمینان ملتا ہے۔ ملائکہ (فرشتے) مساجد میں باقاعدہ حاضری دیتے ہیں۔ مساجد کے گوشوں میں ہی تلاوت قران کریم کی جاتی ہے۔ درس قران وحدیث مساجد میں دیے جاتے ہیں ان ہی وجوہات کی بنا پر مساجد کو احب البلاد الی اللہ کہا گیا ہے۔

اَبْغَضُ الْبِلَاد:

جو جگہ ذکر الٰہی سے خالی ہو بلکہ اس جگہ علانیہ اللہ الواحد کی نافرمانی کی جائے احکام الٰہیہ کو نظر انداز کیا جائے وہ جگہ یقیناً مبغوض ہے۔

بازار اور منڈی میں کاروبار ہوتا ہے مال تجارت بیچا اور خریدا جاتا ہے۔ عموماً مال کی خرید وفروخت میں بے احتیاطی برتی جاتی ہے سچی بات بتانے سے گریز کیا جاتا ہے بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں گویا انسان آخرت کو بھول چکا ہے اور ذکر الٰہی کو فراموش کر چکا ہے تو ایسی جگہ

Marfat.com

شیطان کی رزم گاہ ہوا کرتی ہے اور جس جگہ شیطان کی دلچسپی ہو اور اسے خوش کرنے کے حربے استعمال ہوتے ہوں تو وہ جگہ اللہ تعالیٰ کو کیسے پسند ہوگی بلکہ اس جگہ کو ابغض البلاد الی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر رحمت سے بعض احباب اس درجہ پاک باطن ہوا کرتے ہیں کہ بازار کی ظلمت بھی ان کے باطن کو مکدر نہیں کر سکتی بلکہ بازار و منڈی میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں یہ ہنگامہ دنیا ایک لمحہ کیلئے بھی ان سے اللہ کی یاد کو محو نہیں کر سکتا۔ جو بازار میں بھی اللہ کو یاد رکھے غفلت کی جگہ میں اپنے پروردگار کا ذکر کرے یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کے اجر وثواب میں بہت زیادہ اضافہ فرماتا ہے۔

ایسا خوش نصیب آدمی جب مسجد میں آتا ہوگا جو جگہ سراپا خیر و برکت ہے تو اس وقت اس کے ذکر کا عالم کیا ہوگا۔ ہاں مسجد میں اس کا دخول پھر اللہ کے گھر میں اس کی سجدہ ریزیاں اس کی تلاوت قرآن کا کیف اور ذکر الٰہی کا جو بن نرالا ہوا کرتا ہے۔

اے اہل ایمان! مسجد کو احب البلاد قرار دیکر کتنی بڑی نوید سنائی گئی ہے۔ محبوب سے محبت کرنے والا بھی محبوب ہوا کرتا ہے۔ آیئے اللہ کے گھر

Marfat.com

مساجد سے محبت کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بھی محبت فرمائے گا۔ مساجد سے محبت و پیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے انگ انگ میں محبت الٰہی یوں موجزن ہو جاتی ہے کہ پھر جب تک وہ سر بندگی جھکا نہ لے علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو نہ جائے اسے سکون وقرار نہیں ملتا۔ اس کا سکون اسکا قرار اور چین اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت میں ہے۔

Marfat.com

مساجد کی آبادکاری

سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ غَداً مُسْلِماً فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلاَءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادَی بِھِنَّ فَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدیٰ وَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدیٰ وَلَعُمْرِیْ لَوْ اَنَّ کُلَّکُمْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلاَّ مُنَافِقٌ" مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الرَّجُلَ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یَدْخُلَ فِیْ الصَّفِّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ فَیَعْمِدُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ فَمَا یَخْطُوْ خُطْوَۃً اِلاَّ رَفَعَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

Marfat.com

صحیح ابی داود رقم الحدیث (۵۵۹)

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۷۷) جلد ۱ صفحہ ۴۲۴

قال المحقق: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۳۸) جلد ۱ صفحہ ۲۳۹

قال الالبانی: صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

جس آدمی کی یہ دلی آرزو ہو کہ وہ کل قیامت کو اللہ تعالیٰ سے ایک مسلم کی حیثیت سے ملے تو اسے چاہیئے کہ جہاں بھی ان صلواتِ خمس (پانچ نمازوں) کیلئے اذان دی جائے تو وہ صلاۃ میں شریک ہو کر ان کی محافظت کرے کیونکہ یہ سنن ھدی سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سنن ھُدی مَشروع فرمائی ہیں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اگر تم یہ صلوات اپنے گھروں میں ادا کرو گے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے تارک ہو گے اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں نے اپنے احباب کو دیکھا لیکن صلوات باجماعت سے پیچھے وہی رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایسے (خوش نصیب) آدمی کو بھی دیکھا کہ جسے دو آدمیوں کے

Marfat.com

سہارے گھسیٹ کر لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں شامل ہو جاتا۔

جو بھی آدمی وضو کرے، اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف قصد کرے تا کہ صلاۃ با جماعت ادا کر سکے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ؛ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی رقم الحدیث (۴۰۷۵)

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۸۰۵) جلد ۳ صفحہ ۵۵۰

قال الالبانی: صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میرے بعد میرے اصحاب ابوبکر وعمر کی اقتداء کرنا اور عمار کی ھدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبداللہ بن مسعود کے عہد کو مظبوطی سے پکڑے رکھنا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ حُذَيْفَةَ! كُنَّا جُلُوْساً عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ لاَ اَدْرِيْ مَاقَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُم فَاقْتَدُوا بِاللَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَاحَدثَّكُمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۲۵)	جلد۵	صفحہ۴۳۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۹)	جلد۳	صفحہ۵۴۸
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا: نہ معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ ہوں تو میرے بعد ان کی اقتداء کرنا اور حضرت ابوبکر وعمر کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور عمار کی ھدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبداللہ بن مسعود جو بھی تم سے حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا۔

-☆-

اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْل": تمام صحابہ عادل ہیں یہ ہمارا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاکیداً فرمانا

تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -ابن مسعود کے عہد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور یہ بھی ارشاد گرامی کہ

وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ -ابن مسعود جو بھی حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا چہ معنی دارد؟

بات واضح ہے کہ نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی حضرت عبداللہ بن مسعود

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کی قیامت تک آنے والے مسلمانوں پر چھاپ بڑی گہری ہوگی اور مسلمانوں کی اکثریت ان کے استدلال کی گرویدہ ہوگی تو کچھ لوگوں کو یہ بات گراں گزرے گی اور ان کی ذات گرامی پر بات کرنا چاہیں گے تو میرے امتیوں کیلئے یہ واضح اور روشن ارشاد موجود ہو کہ عبداللہ بن مسعود جو کہ دیں حق وسچ وہی ہے۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ غَداً مُسْلِماً:

کس کی یہ دلی تمنا اور خوشی نہیں کہ کل قیامت کو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہو اور پھر وہ ملاقات اس عالم میں ہو کہ یہ بندہ سراپا تسلیم ورضا ہو اسکے انگ انگ سے فرمانبرداری کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔

اس تمنا کے پورا ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ

صلوات خمس (پانچ نمازوں) پر محافظت ومداومت ہو۔ جہاں بھی اذان کی آواز آئے مسجد شریف کا رخ کر کے اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں اجتماعی طور پر سربسجود ہوا جائے اور دل کی گہرائیوں سے سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کیا جائے۔ یہ سنن ھدی ہے ہے یہی ہدایت کے طریقے ہیں اور یہی راہِ جنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کی قسم کھاتے ہیں۔

Marfat.com

کون عبداللہ؟ جنکی زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع میں گزری جنکی حیات مکہ مکرمہ میں ہو یا مدینہ منورہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظارے کرتے اور آپکی اقتداء واتباع کرتے گزری اور جنکے سانسوں کا اتار چڑھاؤ وصال مصطفیٰ کے بعد بھی رشد وارشاد میں مخلوق خدا کو راہِ حق بتانے میں اور احیاء سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گذرا۔ ایسے نصیبوں والے کی زندگی اس قابل ہے کہ اسکی قسم کھائی جائے۔

لَوتَرَکتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ:

صلاۃ باجماعت ادا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے اور اس سنتِ مطہرہ کی پیروی ہر ایک مسلم پر لازم ہے اگر اس سنت کو چھوڑ کر گھر میں صلاۃ ادا کی جائے تو تارکین سنت کے مکروہ گروہ میں نام آتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنا گمراہی وضلالت ہے۔ تارک سنت ایسا گروہ ہے کہ اس کا نام صرف گمراہوں میں ہی نہیں بلکہ علانیہ منافقین کے زمرہ میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو منافقت جیسی کریہہ بیماری سے نجات عطا فرمائے اور اسلام اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والا وشیدا بنائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو صلاۃ

Marfat.com

الجماعت سے کس درجہ محبت تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت مبارکہ کو کس درجہ اہمیت دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کو بیماری لاحق ہوتی ،عمر بھی جوانی کی حدود پھلانگ گئی، بڑھاپے نے قویٰ مضمحل کر دیئے اب چلنے پھرنے سے بھی معذوری نظر آتی ہے لیکن جیسے ہی مؤذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے دو آدمیوں کا سہارا لے کر گھسیٹتے قدموں سے مسجد کا رخ کرتے ہیں اور سر بندگی جھکا کر ہی دل کو سکون و اطمینان بخشتے ہیں۔

مَامِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ اِلَى الْمَسْجِدِ:

جو آدمی وضو کرتا ہے اور خوش دلی سے وضو کرتا ہے اور کامل و مکمل وضو کرتا ہے پھر وہ اللہ کے گھر، مسجد کا رخ کرتا ہے تا کہ وہاں صلاۃ الجماعت میں شریک ہو سکے اپنے مسلم بھائیوں کے ہمراہ اللہ کی عبادت کا لطف لے سکے اور بندگی کے شرف سے مشرف ہو سکے تو یہ مت سمجھیئے کہ وہ خالی جا رہا ہے نہیں نہیں بلکہ وہ رحمت الٰہیہ کی معیت میں جا رہا ہے اللہ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہو کر جا رہا ہے۔

بظاہر تو اس کے قدم عام انسانوں کی طرح اٹھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں اس کا ہر قدم اس کا درجہ بلند کر رہا ہے اور اسکے گناہ کو مٹا رہا ہے۔

دو آدمی گھر سے نکلتے ہیں اور مسجد کے دروازے تک آتے ہیں۔

Marfat.com

ایک دروازے سے داخل ہوکر مسجد میں چلا جاتا ہے اور اللہ کی بندگی کرتا ہے دوسرا دروازے سے مڑ کر کسی اور جانب رخ کرتا ہے۔ ایسے دونوں افراد کے بظاہر قدم ایک جیسے اٹھے اور ایک جیسا فاصلہ طے کیا لیکن حقیقت میں صلاۃ کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والا جنت کے بہت سے درجات طے کر گیا اور اپنے اعمال نامہ سے بہت سے گناہوں کو مٹا گیا ہے۔

Marfat.com

وصف ایمان سے متصف

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ : اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ /التوبة(۱۸)

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۱۲
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۵۰۲)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد۱	صفحہ۴۶۷
قال المحقق:	أن ابن معین کان یصحح روایتہ ھذہ۔		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۷)	جلد۱	صفحہ۲۹۵

Marfat.com

قال المحقق: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ وہ مسجدوں میں آنے جانے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔

-☆-

انسان کچھ کام اپنی طبیعت پر جبر کر کے کیا کرتا ہے ایسے کام کرنے کو طبیعت مائل نہیں ہوتی لیکن کچھ کام انسان خوش دلی سے کیا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی طبیعت کا جزو بن جاتے ہیں جب کوئی کام طبیعت کا جزو بن جائے تو اسے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی بلکہ ایسے کام خود بخود سرانجام پا جاتے ہیں۔ انسان نہ بھی چاہے پھر بھی ہو جایا کرتے ہیں۔

وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے کہ مساجد میں آنا جانا جس کی طبیعت کا لازمہ بن جائے وہ خوش دلی سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کا چکر لگائے

Marfat.com

اگر مسجدوں کی طرف نہ بھی آنا چاہے تو اپنی طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر آ جائے اور صلاۃ کی ادائیگی سے لطف اندوز ہو۔

ایسے سعادت مند کیلئے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ

اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

جس کے ایمان وایقان کی ایک آدمی ہی گواہی دے دے وہ بھی محروم نہیں رہتا تو جس کے ایمان کی گواہی دینے کیلئے اھل ایمان کا جم غفیر ہو اس کے ایمان کی بہاروں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

بڑے ہی سعادت مند ہیں وہ جو مساجد سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔

بڑے ہی خوش بخت ہیں وہ جو روزانہ مساجد کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔

بڑی سعید روحیں ہیں وہ جن کا مساجد آنا جانا طبیعت کا جزو بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اھل ایمان کو مساجد سے قلبی لگاؤ عطا فرمائے اور انہیں توفیق دے کہ ان کے قدم بے ساختہ مساجد کی طرف اٹھتے رہیں۔

Marfat.com

حالتِ صلاۃ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا کَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ لَا یَمْنَعُهٗ اَنْ یَنْقَلِبَ اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلَاةُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد۱	صفحہ۱۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۳

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

تم میں سے جس کسی کو صلاۃ کی ادائیگی مسجد میں روکے رکھے وہ اللہ کے ہاں حالت صلاۃ میں ہی ہے۔ اسے صلاۃ کی ادائیگی ہی اپنے اھل خانہ کی طرف لوٹنے سے روک رہی ہے۔

-☆-

بندہ جب صلاۃ ادا کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار سے منور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں صلاۃ ادا کرتے وقت ہوتی ہیں اور بندہ قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا چلا جاتا ہے۔

ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں جو آدمی مسجد میں بیٹھا ہے اسے بیکار مت سمجھیئے اور کبھی یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ اپنا وقت ضائع کر رہا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درج بالا ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلاۃ کا انتظار کرتے ہوئے صلاۃ میں ہی ہے جو انوار صلاۃ ادا کرنے والے کو ملتے ہیں وہی انوار اسے بھی ملتے ہیں جو صلاۃ کے انتظار میں بیٹھا ہے ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہ گھر نہیں گیا بلکہ دوسری صلاۃ کے انتظار میں ہے تو اسے جو قرب الٰہی صلاۃ ادا کرتے نصیب ہو رہا تھا وہ منقطع نہیں ہوا بلکہ وہ جب تک مسجد میں بیٹھا ہے مسلسل قرب الٰہی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

Marfat.com

صلاۃ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلاَةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ فَلاَ یَقُلْ هٰکَذَا وشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۴۴۶) جلد۱ صفحہ۲۲۹

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۴۴۷) جلد۱ صفحہ۲۲۹

قال المحقق: اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم جلد۱ صفحہ۲۰۶

قال الحاکم: صحیح علیٰ شرط الشیخین

التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۲۰۶

قال الذھبی: علیٰ شرطھما

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر وضو کرے پھر مسجد آئے تو وہ گھر سے مسجد کی طرف نکلنے سے لیکر واپس گھر پلٹنے تک صلاۃ میں ہے اور وہ (اس سارے عرصہ میں) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ اس امت پر کس درجہ مہربان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی امتی جب گھر سے وضو کر کے مسجد جاتا ہے تو جب وہ گھر سے چلتا ہے تو وہ گویا صلاۃ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے آنے جانے کا اجر وثواب صلاۃ کا اجر و ثواب لکھتا ہے۔

جب انسان صلاۃ ادا کر رہا ہوتا ہے تو اس کے کچھ آداب ہیں جن کی پاسداری ایمان کی نشانی ہے۔ تو جب گھر سے وہ مسجد کی طرف چلا تو وہ صلاۃ میں ہے تو راستہ کے دوران ایسی چیزوں سے بچے جو صلاۃ کے منافی ہیں۔

Marfat.com

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے سے منع فرمایا۔ صرف یہی چیز ممنوع نہیں بلکہ ہر وہ کام جو انسانی عزت ووقار کے منافی ہو ادائیگی صلاۃ کے تقاضوں کو پورا نہ کرتا ہو ممنوع ہے۔

Marfat.com

عزت ووقار سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلاَةُ فَلا تَأتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَافَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۱

Marfat.com

قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۷)	جلد۲	صفحہ۱۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد۲	صفحہ۶۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۲۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۲۹)	جلد۷	صفحہ۷۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۴۹)	جلد۷	صفحہ۸۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۵۱)	جلد۷	صفحہ۸۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۴۳)	جلد۹	صفحہ۶۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۹۱)	جلد۹	صفحہ۵۸۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب صلاۃ باجماعت ادا کی جارہی ہوتو تم اس میں شامل ہونے کیلئے دوڑ کر نہ آو بلکہ چل کر آو تم عزت ووقار کو لازم رکھو۔ صلاۃ کا جو حصہ تم

Marfat.com

امام کے ساتھ پالوا سے ادا کرو اور جو صلاۃ کا حصہ تم سے رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کا کس درجہ خیال ہے امتی نبی کی اولاد ہوتی ہے اور ایک باپ اپنی اولاد کے بارے میں کتنا فکر مند ہوتا ہے اور انہیں زندگی کی تمام منازل میں سرخرو دیکھنا چاہتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو ہر مقام پر باعزت و باوقار دیکھنا چاہتے ہیں اور حضور کی تعلیمات ہمہ گیر ہیں۔ اس حدیث پاک میں کتنی عمدہ تعلیم دی ہے اور اپنے امتیوں کا کس درجہ خیال رکھا ہے کہ مسجد عبادت کیلئے آو، صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے آو تو پھر بھی وقار و سکینت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اللہ کی بندگی کیلئے آنے والا جب عزت وقار سے آتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف لپک لپک کر آتی ہیں اور اپنے حصار میں لے لیتی ہیں۔

مسجد میں صلاۃ باجماعت ادا ہو رہی ہو تو جب بھی کوئی مسلم بھائی صلاۃ میں شامل ہونے کیلئے آئے تو ہرگز دوڑ کر شامل نہ ہو اور نہ ایسی تیزی دکھائے جو وقار کے منافی ہو۔

Marfat.com

آرام وسکون سے آئے جتنے حصے میں شامل ہو جائے وہ تو امام کے ساتھ ادا کرے اور جو حصہ رہ گیا ہو اسے بعد میں مکمل کرے۔

Marfat.com

گناہوں کی مغفرت

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی صَلاَۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَصَلاَّھَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۸۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۵۲)	جلد۲	صفحہ۱۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۹)	جلد۱	صفحہ۳۶۱
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۷۲
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۸۵
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد۱	صفحہ۲۶۵

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

جس نے وضو کیا تو اس وضو کو مکمل کیا پھر وہ صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی جانب) چل دیا اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کر لی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

-☆-

انسان جب اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھتا ہے اور کسی لمبے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو سفر کے لوازمات سے اسے پالا پڑتا ہے گرد و غبار سے اس کے کپڑے متاثر ہوتے ہیں اور اسکے بال پراگندہ ہو جاتے ہیں چلتے چلتے ہو سکتا ہے کسی کانٹے سے پاؤں الجھ جائے کہیں پھسلن پر پاؤں پھسل جائے اور کسی نوک دار پتھر سے پاؤں زخمی ہو جائے۔

اسی طرح اس رزم گاہ حیات میں جگہ جگہ ایسی چیزیں موجود ہیں جن سے متاثر ہوئے بغیر انسان رہ نہیں سکتا۔ دنیا اپنی پوری رنگینی کے ساتھ اسکے سامنے ہے اب اس کا دامن بچا کر نکل جانا بہت مشکل ہے ہاں کچھ خوش قسمت افراد ایسے بھی ہوئے ہیں کہ وہ اس زندگی میں اپنی متاع ایمان کو صحیح

Marfat.com

سلامت لے کر نکل جاتے ہیں اور اعمال حسنہ کی عطر بیز خوشبو سے ان کی کشتِ ایمان مہک رہی ہوتی ہے لیکن اکثریت اس کو داغ دار ہونے سے محفوظ نہیں رکھ سکتی لامحالہ گناہوں کی تاریکی اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہوں کی ظلمت سے نکل جانے کا ایک نسخہ تجویز فرمایا

انسان وضو کرے اور مسجد کا رخ کرے اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اس کی لغزشوں کوتاہیوں اور نافرمانیوں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟

قَالُوا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ

Marfat.com

الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ذریعے خطاؤں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ضرور خبر دیجئے۔

فرمایا

نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں خوش دلی سے مکمل وضو کرنا،

Marfat.com

مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔ یاد رکھیے یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار شانیں اور کمالات عطا فرمائے ہیں ان میں ایک آپکا مبشر ہونا ہے۔

یَاایُّھَالنَّبِیُّ اِنَّااَرْسَلْنَاکَ شَاھِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِیْراً.

اے نبی کریم ہم نے آپ کو شاھد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا۔

مبشر اس ذات کو کہتے ہیں جو خوشخبریاں سنائے یعنی ایسی خبریں سنائے جن کو سن کر ایمان والے کا دل خوش ہو جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیجئے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ کا یہ وصف مبارک اور آپ کی یہ شان عجیب نمایاں تھی موقع بموقع اپنی امت کو بشارتیں دیا کرتے تھے۔ اس حدیث پاک میں بھی بشارت دے رہیں ہیں۔

یَمْحُواللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا:

ایسے اعمال جن کی بدولت اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس درجہ کریم ورحیم ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے جرم کرتا ہے معصیتیں کرتا

Marfat.com

ہے لیکن اللہ تعالیٰ بعض اعمال کی بدولت اسکے گناہ مٹا دیتا ہے اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے اور اسکی معصیتوں کے داغ ختم کر دیتا ہے۔

اے بندہ مومن! اللہ کی اس کرم نوازی پر غور کر کہ وہ تجھے کس طرح اپنی آغوش رحمت میں لیتا ہے اگر تو اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اسکے احکامات پر عمل کرے اسکے ارشادات کو حرز جاں بنائے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے انکی سنتوں سے اپنے من کو آراستہ کرے تو وہ کریم اللہ کس درجہ خوش ہوگا پھر وہ خوش ہو کر وہ کچھ عطا کرے گا کہ اس کا حصر وشمار ناممکن ہے۔

يَرْفَعْ بِهِ الدَّرَجَاتِ:

نیک اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے جنت میں انگنت درجات ہین جن پر اللہ الکریم اہل ایمان کو فائز فرمائے گا جیسے اعمال اچھے ہونگے ویسے ہی درجات کی بلندی ہوگی۔ یہ درجات کی بلندی خواب غفلت کے مزے لینے والے کیلئے نہیں بلکہ اس کیلئے ہے جو رضائے الٰہی کا طالب ہے اور اس کی رضا میں زندگی گزارنا اسکا شعار ہے۔

ایک درجہ کتنا بڑا ہوگا اور کس قدر اونچا ہوگا اس کی کسے کیا خبر؟ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسکی عطا انسانی عقل وخرد سے وراء ہے۔ جنت کی حقیقت

Marfat.com

کوئی نہیں جانتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالاَ عَیْنٌ رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۴۴)

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۴۲۸)

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے نیک وصالح بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر گزرا ہوا۔

اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرو:

Marfat.com

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ " مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ.

-☆-

یہ درجات انکی بلندی، یہ انعامات، انکی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے آج جو تصور جو خیال آئے اللہ تعالیٰ کے انعامات اس سے وراء ہیں۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِیْ الْمَکَارِہِ:

نفس انسانی آرام طلب ہے نیک وصالح کاموں کی طرف یہ جلد مائل نہیں ہوتا لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس کیلئے بڑا گراں گزرتا ہے۔ان امور میں سے مکارہ میں مکمل وضو کرنا ہے۔

موسم سرما میں جب سردی جوبن پر ہو ہوا میں حد درجہ ٹھنڈک ہو اس وقت نرم وگرم بستر چھوڑ کر وضو کرنا نفس کیلئے بڑا دشوار ہے۔

ایک ایمان والا کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہے اس تکلیف کا تقاضا ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن اس کا جذبہ ایمانی اسے وضو کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

ایک ایمان والا کسی کاروبار میں مصروف ہے سامان خریدنے والوں کا ایک اژدھام ہے ادھر موذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر وضو شروع کرتا ہے تو یقیناً یہ لمحات نفس انسانی کیلئے بہت گراں ہیں۔

Marfat.com

ان لمحات میں ان اوقات میں خوش دلی سے وضو کرنا گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند سے بلند تر کرتا ہے۔

کَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ:

مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔

گھر سے مسجد سے دور ہے۔ صلاۃ کا جب وقت آتا ہے بندہ مومن کا اشتیاق عبادت قابل دید ہوا کرتا ہے وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا گھر میں اولاد و اطفال ہیں اھلیہ ہے ان سب کو خیر باد کہتا ہے مسجد کا رخ کرتا ہے یہ بندہ مومن مسجد میں جا کر سکون لیتا ہے اس کا چین صلاۃ ادا کرنے میں ہے اس کا اطمینان اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے میں ہے۔ دنیا کی کوئی بھی نعمت دی جائے اسے اس قدر سکون نہیں ملتا جتنا اسے اللہ کی بندگی میں ملتا ہے۔ یقیناً ایسے آدمی کا گھر چھوڑ کر مسجد آنا گناہوں کو مٹاتا ہے معصیتوں کے داغ دھوتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔

اِنْتِظَارُ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ:

انسانی روح جب عشق الٰہی کی لذت سے لبریز ہوتی ہے تو پھر اس کی سوچ کا محور بدل جاتا ہے وہ دنیا، فانی دنیا کے فوائد نہیں سوچتا وہ سوچتا ہے تو اخروی فوائد سوچتا ہے۔ وہ دنیا کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ آخرت کا طلبگار ہوتا ہے

Marfat.com

وہ فانی لذتوں کا دلدادہ نہیں ہوتا بلکہ باقی انعامات کا شیدا ہوا کرتا ہے وہ صلاۃ (نماز) بددلی سے ادا نہیں کرتا اور نہ ہی صلاۃ ادا کرنے کے فوراً بعد گھر کا رخ کرتا ہے بلکہ وہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے اس کا صرف صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنا اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ صرف بیٹھنے کے سبب اسکے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اسکے درجات بلند کردیئے جاتے ہیں جس کے درجات بلند کرنے والا اللہ تعالیٰ ہو اس کے درجات کی بلندی کا عالم کیا ہوگا۔

فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ:

فذالکم الرباط یہ جملہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا آیئے اس جملہ پر غور کریں

۱۔ رباط اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی دوسری چیز کو باندھا جائے

۲۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اس غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا امور وہ امور ہیں جو نفس انسانی کو باندھ رکھتے ہیں جب نفس انسانی بندھا ہوا ہوگا تو گناہوں کی طرف نہیں جاسکے گا۔ جب گناہوں کی طرف نہ جائے گا تو انسان ہر قسم کی نافرمانیوں معصیتوں اور جرموں سے

Marfat.com

محفوظ رہے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا اجر وثواب بہت زیادہ اس کیلئے تیار و مستعد رہنا گھوڑے باندھ کر رکھنا معمولی نیکی نہیں اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید نہیں کہ مندرجہ بالا امور سرانجام دینے والے کو اللہ تعالیٰ مجاھد فی سبیل اللہ کا اجر وثواب عطا فرمائے۔

جہاد دشمن کے خلاف ہوا کرتا ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہیں۔ ان امور کو رضائے الٰہی سے ادا کرنے والا نفس وشیطان کے خلاف مستعد ہے اور ان کے نبرد آزما ہونے کے لیئے تیار کھڑا ہے۔ جب بندہ مومن تائید الٰہی کی معیت میں مجاھد کے روپ میں ہو تو پھر شیطان کے جملہ فریبوں سے محفوظ ہوا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ" كُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ یَقُوْلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ" وَیُعِیْنُ الرَّجُلُ فِیْ دَابَّتِهٖ فَیَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا، اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ" وَالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ" وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ یَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ" وَیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ"

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۲۹۸۹) جلد۲ صفحہ۹۱۹

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۰۰۹) جلد۲ صفحہ۳۹۴

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔

دو روٹھے ہوؤں کے درمیان بات کرانا صدقہ ہے۔

کسی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں اس کی مدد کرنا یا سوار کو اس کا سامان اٹھا کر دینا صدقہ ہے۔

اچھی بات صدقہ ہے۔

ہر قدم جو وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے چلتا ہے صدقہ ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

مَنْ رَاحَ اِلَی مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَة" تَمْحُوْ سَیِّئَةً وَخُطْوَة" تَکْتُبُ لَهٗ حَسَنَةً ذَاهِباً وَرَاجِعاً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۳۹) جلد۵ صفحہ۳۸۷

قال الارنورط: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد جلد۲ صفحہ۳۲

قال الھیثمی: رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر رجال الطبرانی رجال الصحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۵۹۹) جلد۶ صفحہ۱۷۲

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو آدمی اس مسجد کی طرف چلا جہاں صلاۃ باجماعت ہوتی ہو تو اس کا قدم گناہ مٹاتا ہے اور اس کا قدم اسکے لیئے نیکی لکھتا ہے یہ سعادت جاتے اور آتے دونوں مرتبہ ملتی ہے۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَایَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلاةُ لَا یُرِیْدُ اِلاَّ الصَّلاةَ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْه بِهَا خَطِیْئَةً حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلاةٍ مَا کَانَتِ الصَّلاةُ تَحْبِسُهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۹
مسند ابی عوانۃ		جلد ۱	صفحہ ۳۸۸
ابوداود الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۱۴)		صفحہ ۳۱۷
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث (۴۹۶۶) جلد۳ صفحہ۸۷

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۴۲۴) جلد۷ صفحہ۲۳۴

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) وضو کرے اور احسن طریقہ سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اسکے مسجد آنے کا قصد صرف صلاۃ کی ادائیگی ہو تو مسجد میں داخل ہونے تک وہ جتنے قدم اٹھائے گا اللہ ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ہر قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹادے گا۔ پس جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ صلاۃ میں ہے جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْراً فِی الصَّلاَۃِ اَبْعَدُھُمْ اِلَیْھَا مَمْشًی فَاَبْعَدُھُمْ وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلاَۃَ حَتّٰی یُصَلِّیْھَا مَعَ الْاِمَامِ ، اَعْظَمُ اَجْراً مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْھَا ثُمَّ یَنَامُ.

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد۱	صفحہ ۲۰۷
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۸)	جلد۳	صفحہ ۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد۲	صفحہ ۱۱۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی میں لوگوں میں زیادہ اجر والا وہ ہے جو ان میں سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور اس سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو اس سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور وہ شخص جو صلاۃ کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے وہ اس آدمی سے اجر میں زیادہ ہے جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

گناہوں کا دھل جانا

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِسْبَاغُ الْوَضُوْءِ فِیْ الْمَکَارِہِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاۃِ بَعْدَ الصَّلاۃِ یَغْسِلُ الْخَطَایَا غَسْلاً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط مسلم		
تلخیص المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الذھبی:	علیٰ شرط مسلم		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات میں طبیعت پر بوجھ بنے ان اوقات میں وضو کرنا، صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا، یہ چیزیں گناہوں کو بالکل دھو دیتی ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں تین چیزوں کا ذکر فرمایا جو گناہوں کو بالکل دھو دیتی ہیں۔ جب لوحِ دل کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کر دیا جائے اور گناہوں کی ظلمات کو دھو دیا جائے تو وہ دل یقیناً رشکِ قدسیاں ہے۔

اِسْبَاغُ الْوَضُوْءِ فِیْ الْمَکَارِہِ :

موسم سرما میں جب سردی اپنے جوبن پر ہو وضو کرنے کو کس کا جی چاھتا ہے۔ نفس تو ایسے وقت میں گرمی وراحت کا طلبگار ہوتا ہے لیکن وہ آدمی جو اللہ کی رضا کیلئے خواہشاتِ نفس کو پسِ پشت ڈال دے بلکہ نفس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے تو اللہ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں بلکہ اھل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک پر یقین رکھنا چاہیئے کہ مکارہ میں وضو کرنے سے گناہ دھو دیے گئے ہیں۔

Marfat.com

اِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْمَسَاجِدِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں خیر بقاع الارض ہیں۔ مساجد پر ہروقت عنایات الٰہیہ کی بارش ہوتی ہے یہ وہ مبارک جگہیں ہیں جہاں سر بندگی جھکایا جاتا ہے۔ اہل ایمان پانچوں وقت مل کر اللہ کے حضور عبادت کرتے ہیں۔ ان پاک جگہوں کی طرف آنا معمولی نیکی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق مساجد کی طرف آنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

کس مومن کی یہ خواہش نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں یا اسکی خطائیں مٹادی جائیں؟ اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے؟ تو آیئے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے مساجد کا رخ کریں مساجد کی طرف چل کر جانا گناہوں کو مٹاتا ہے۔ انسان کے نامہ اعمال سے معصیتوں کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اکبر ہے اسکی کبریائی اور عظمت کائنات کی ہر چیز سے عیاں ہے۔ اہل ایمان جب اسکی کبریائی کے عملی اظہار کیلئے اسکی بارگاہ میں قدموں کی جگہ سر رکھ کر سجدے کرنے کیلئے دیوانہ وار مساجد کا رخ کرتے ہیں تو اسکی رحمت کو جوش آتا ہے۔ ایمان والے کا جیسے جیسے قدم مساجد کی طرف بڑھتا جاتا ہے اللہ ذوالجلال والاکرام کی رحمت اس کے دفتر سے گناہوں کو مٹاتی

Marfat.com

جاتی ہے اور معصیتوں کی سیاہی دھودی جاتی ہے۔

وَانتِظَارُ الصَّلاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ :

صلاۃ ادا کرنے کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کا رخ کرتے ہیں جہاں ان کے اہل وعیال ان کے انتظار میں ہیں۔ بعض لوگ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں کا رخ کرتے ہیں اپنے دفاتر کی طرف جاتے ہیں لیکن کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے افراد کسی اور کو اچھے لگیں نہ لگیں کوئی ان کی اس ادا کو پسند کرے یا نہ کرے لیکن جس خالق و مالک نے عبادت کا حکم دیا انسان کو اپنی طرف پلٹ آنے کا حکم دیا وہ یقیناً راضی وخوشی ہوتا ہے۔ اسکی خوشی کی پہلی برکت یہ ہوتی ہے کہ انتظار صلاۃ میں بیٹھنے والے کے گناہ دھودیے جاتے ہیں اس کے دل کی تختی کو گناہوں کی سیاہی سے پاک کردیا جاتا ہے۔

کسی کو اپنے گھر سے محبت ہے یقیناً گھر والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں کسی کو اپنے کاروبار سے محبت ہے یقیناً اھل تجارت اس سے چاہت کرتے ہیں کسی کو اپنے کام سے غرض ہے اپنی فیکڑی سے انس ہے تو فیکڑی کے مالک یقیناً اس سے بھی انس کرتے ہیں۔ تو کیا جس کو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے محبت ہے اللہ تعالیٰ کے گھر سے، مسجد سے پیار ہے اس کی عبادت سے لگاؤ ہے اور اس درجہ لگاؤ ہے کہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کیلئے اس کے گھر بیٹھا ہوا ہے تو کیا ایسے آدمی سے اللہ ذوالجلال والاکرام محبت نہیں کرتا؟ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔ گناہوں کے داغ اس سے مٹاتا ہے گناہوں کی ظلمت اس کے دل سے ختم کرتا ہے۔ اسے نیکی سے رغبت دیتا ہے۔ عبادت کا ذوق وشوق عطا کرتا ہے اور اسکے دل کو بقعہ انوار بناتا ہے اسکے قلب کو یوں چمکاتا ہے کہ قلب والے اس سے راحت وسکون پاتے ہیں۔

يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا:

کسی چیز کو دھونے کیلئے غسل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پھر دھونے دھونے میں فرق ہوا کرتا ہے کپڑے دھوتے وقت ہر ایک کی دھلائی ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ بعض دھوتے ہیں تو اس کپڑے میں کچھ میل رہ جاتی ہے بعض دھوتے ہیں تو برائے نام دھوتے ہیں لیکن جب غسل کے بعد غسلاً بطور مفعول مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد خوب دھونا ہے یعنی جو دھو کر میل کا نام ونشان مٹا دے اس کیلئے غسل غسلاً بولا جاتا ہے تو یہاں بھی یہی مفعول مطلق استعمال ہوا ہے تو مطلب بالکل واضح ہے کہ یہ اعمال گناہ دھوتے ہی

Marfat.com

نہیں بلکہ گناہ دھوکر گناہ کا نام ونشان مٹا دیتے ہیں اور دل اور نامہ اعمال میں گناہ کا کوئی معمولی سے بھی معمولی اثر نہیں چھوڑتے۔

سُبْحَانَ مَنْ يُعْطِيْ وَيُكْرِمُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهٖ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۳
قال المحقق:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	حسن صحیح		

Marfat.com

سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد۱	صفحہ۱۸۹
المستدرک		جلد۱	صفحہ۱۹۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد۳	صفحہ۳۱۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد۱	صفحہ۷۲
قال ابوعیسیٰ	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۱۵)	جلد۷	صفحہ۴۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
وسلم فی الصحیح	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد۱	صفحہ۲۷۸
موارد الظمان	رقم الحدیث (۱۶۱)		صفحہ۶۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹادے اور جس کے ذریعے نیکیوں میں اضافہ فرمادے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی

ہاں یارسول اللہ! ضرور بتایئے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات وحالات میں طبیعت پر وضو کرنا گراں گزرے ان

Marfat.com

اوقات میں مکمل وخوش دلی سے وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَتَانِی اللَّیْلَۃَ رَبِّیْ – تَبَارَکَ وَتَعَالٰی – فِی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ – قَالَ: أَحْسَبُہٗ قَالَ: فِی الْمَنَامِ – فَقَالَ : یَامُحَمَّدُ! ھَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ : فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ، حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَھَابَیْنَ ثَدْیَیَّ–اَوْقَالَ : فِیْ نَحْرِیْ – فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الاَرْضِ، قَالَ: یَامُحَمَّدُ! ھَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْأَعْلٰی؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ، فِی الْکَفَّارَاتِ، وَالْکَفَّارَاتُ: اَلْمَکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْیُ عَلَی الاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ: عَاشَ بِخَیْرٍ وَمَاتَ بِخَیْرٍ وَکَانَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ وَقَالَ یَامُحَمَّدُ! اِذَاصَلَّیْتَ فَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ

Marfat.com

الْـمَسَـاكِيْـنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِـعِبَـادِكَ فِتْنَةً ؛ فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنَ قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ: اِفْشَاءُ السَّلاَمُ وَاِطْعَامُ الطَّعَامُ وَالصَّلاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَام".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۵	صفحہ۳۶۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج رات قیام میں میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ احسن صورت میں تشریف لایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں

Marfat.com

تک کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی۔تو جو کچھ آسمانوں وزمین میں ہے اسکا مجھے علم ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے سراپا حمد وخوبی! کیا تم جانتے ہو کہ مَلا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟

تو میں نے عرض کی

ہاں کفارات میں جھگڑ رہے ہیں۔

کفارات صلوات (نمازوں) کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر باجماعت صلوات (نمازوں) میں شریک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے سراپا حمد وخوبی! جب تم صلاۃ (نماز) ادا کرو تو میری بارگاہ میں یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ

Marfat.com

وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنَ.

اورفرمایا

اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا۔کھانا کھلانا اور رات کو صلاۃ (نماز) ادا کرنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ حدیث پاک ایمان کی جان ہے۔محبت وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز دل اس حدیث پاک سے عجب چاشنی پاتے ہیں اورارباب ذوق ووجدان کیلئے یہ ذوق وسکون کا سامان ہے۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ:

ہرانسان کا کسی نہ کسی سے رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی بنا پر ایک دوسرے کے پاس جایا جاتا ہے کسی کے ہاں اس کے عزیز واقارب آتے ہیں توکسی کے ہاں اس کے دوست احباب کی محفل ہوا کرتی ہے۔قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے ہاں تشریف لاتا ہے تو خود رب تعالیٰ تشریف لاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ لمحات کس درجہ راحت بخش

Marfat.com

اور سکون آور ہونگے جب انکا خالق و مالک ان کے پاس تشریف لایا ہوگا۔ ان مازاغی نگاہوں کا عالم کیا ہوگا جو اپنے محبوب حقیقی اور معبود برحق کو اپنے قریب دیکھ رہی ہیں جس رب تعالیٰ کے دیدار اور رضا کیلئے غارِ حراء کے خلوت خانہ کو عبادات کے انوار سے مرکز تجلیات بنادیا بیت اللہ العتیق کو اپنی جبین سے سرفراز فرمایا ملتزم سے چمٹ کر مناجات کا کیف لیا۔ آج وہی رب تعالیٰ جلوہ افروز ہے وہ حسن لم یزل اپنی تابانیاں کو بکھیرے تو اس کیفیات کا عالم کیا ہوگا یہ دیدار کرانے والا جانے یا دیدار کرنے والا۔ یہ زیارت کرانے والا جانے یا زیارت کرنے والا۔ بہرحال زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اتنا بتایا ''فِیْ اَحْسَنِ صورۃٍ'' سب سے حسین صورت میں۔

فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ:

اللہ رب العزت نے اپنا دستِ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ کبھی نگاہوں سے فیض دیا جاتا ہے تو کبھی دست مبارک رکھ کر فیضان کے دریا انڈیل دیے جاتے ہیں۔ جب دینے والا اللہ تعالیٰ ہو اور لینے والا اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس وقت فیضان کے جوبن نرالا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا دریا

Marfat.com

کس قدر جوش میں ہوگا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کے کرم سے مکرم سینہ اقدس پر تجلیات کا عالم کیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس کھلی تو اتنا فرمایا:

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ:

میں نے اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی اس ٹھنڈک پر کائنات ارضی وسمائی قربان کردی جائے عابدین کی سجدہ ریزیاں اور مقربین کی مناجاتیں محبت الٰہی سے مخمور نگاہوں کی مستی اور واصلین الی اللہ کے جامہائے وصل سب فدا کردیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ:

پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اسکا علم ہوگیا۔

آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ اسکی تفصیل کون جانتا ہے؟ آج علم ترقی کی بہت سی منازل طے کر چکا ہے لیکن آج تک یہ دعویٰ کسی نے نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہمیں اسکا علم ہوگیا۔

یہ شان اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی۔ جب اللہ تعالیٰ دینے پر آجائے تو اسے کون روک سکتا ہے وہ جواد

Marfat.com

ومنعم ہے اسکے جود وسخاوانعام واکرام عدد وحصر سے وراء ہیں۔

قادر وقیوم اللہ کے قدرتوں والے ہاتھ نے اپنے محبوب کے سینہ اقدس کو یوں کشادہ کیا آسمانوں اورزمین کی ہر چیز کا علم ہوگیا۔

فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْیءٍ فَعَرَفْتُ:

میرے لئے ہر چیز منکشف ہوگئی تو میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

تَجَلّٰی - تَجَلِّیاً الشیء : ظھر وتَکَشَّفَ

تجلّی - کا معنی چیز کا ظاہر ہونا اور منکشف ہونا ہے۔

اب غور کیجئے!

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے لیے ہر چیز ظاہر ومنکشف ہوگئی۔ یعنی ہر چیز کا مجھے علم تو ہو ہی گیا بس علم تک بات نہ رہی بلکہ ہر چیز نے اپنا آپ ظاہر کردیا۔ اب فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کائنات ارضی وسمائی کی کوئی چیز ایسی نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے منکشف وظاہر نہ ہوئی ہے کوئی پردہ ایسا نہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرک نہ گیا ہو۔ بلکہ ہر چیز نے آپ کیلئے اپنے آپ کو ظاہر کردیا کہ اس میں کوئی خفا نہیں رہا اور ہر چیز منکشف ہوگئی کہ اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہی۔

Marfat.com

اس حدیث پاک میں لفظ ''لِیْ'' قابل غور ہے۔ یعنی ہر چیز کا منکشف اور ظاہر ہونا صرف آپ کے لیے ہے۔ یہ سعادت کسی اور کے مقدر میں نہیں ہاں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے سینے میں علم وحکمت انڈیل دیں اور اسے محرم راز بنادیں یہ الگ بات ہے۔

اَلْکَفَّارَاتُ:

اَلْکَفَّارَ ةُ : هِیَ عِبَارَة'' عَنِ الفَعْلَةِ وَالْخَصْلَةِ الَّتِیْ مِنْ شَأْنِهَا اَنْ تُکَفِّرَ الْخَطِیْئَةَ اَیْ تَسْتُرَهَا وَتَمْحُوهَا.

النھایۃ ۴/۱۸۹

کفارہ اس فعل یا خصلت کو کہتے ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو چھپا لیتی ہے اور اسے بالکل مٹا دیتی ہے۔

اس حدیث پاک میں تین کفارات کا ذکر ہے یعنی تین ایسے امور اور خصلتیں ہیں جو ان کو بجالاتا ہے تو اس کے گناہ اور معصیتیں چھپادی جاتی ہیں اور مٹادی جاتی ہیں۔

اَلْمُکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ:

صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا۔

یہ وہ عمل ہے جو گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور انہیں محو کر دیتا ہے۔

Marfat.com

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

اِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلاَۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ

جب تم صلاۃ ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

صلاۃ ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر کرنا انسان کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔ اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیے جاتے ہیں اور نافرمانیوں کی سیاہی دھودی جاتی ہے وہ اللہ کی طرف سے چنے ہوئے افراد ہیں جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہو کر اس کی یاد کے مزے لیتے ہیں۔ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اسکی توفیق اسے ہی ملتی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوا کرتا ہے۔

اَلْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ:

مسجد میں صلاۃ باجماعت میں شرکت کیلئے پیدل چل کر آنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ جتنے قدم زیادہ مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنے ہی گناہ معاف ہونگے۔ یہ عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت محبوب ہے۔ محبّ محبوب کی پسندیدہ چیز سے محبت کیا کرتا ہے اگر ہمیں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو اس محبت سے سرشار ہو کر ہمیں

Marfat.com

صلاۃ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا چاہیئے ۔اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کواس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ:

وہ اوقات جو نفس پر شاق گزریں ان میں خوش دلی سے وضو کرنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے اوراس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور لوحِ دل معصیتوں کی ظلمتوں سے پاک ہوجاتی ہے۔

عَاشَ بِخَیْرٍ وَمَاتَ بِخَیْرٍ:

جس نے ان درج بالا امور کو سرانجام دیا اس کی زندگی خیر سے گزرے گی۔خیر ایک جامع لفظ ہے جو ہر نیکی اور بھلائی کو شامل ہے۔گویا یہ اسے ایک نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کی بندگی کے جذبہ سے سرشار ہوکر یہ کام سرانجام دینے والے ہوسکتا ہے کہ تیرے اعزہ اقارب تیرے جاننے والے اسے پسند نہ کریں لیکن یہ یادرکھنا جس خالق ومالک نے پیدا فرمایا ہے اور جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا ہار زیب گلو ہے وہ ضرور پسند فرماتے ہیں اور اس کا اجر یہ ہے کہ تیری زندگی خیر سے لبریز رہے گی نیکیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی اور سعادتیں تیرے حصہ میں آئیں گی۔ بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بشارت بھی ہے کہ "مَاتَ بِخَیْرٍ" ان امور کو

Marfat.com

سرانجام دینے والا خیر سے وفات پائے گا۔ یہ وعدہ الٰہی ہے اور وعدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے۔ خیر سے وفات پانے والا وہی ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔ جس کی باایمان موت کا وعدہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کریں اس سے بڑھ کر اور کون سعید ہوگا یاد رہے اگر دنیا سے جاتے ہوئے ایمان سلامت چلا گیا تو سب خیریت ہے اور سب سعادتیں دامن میں ہیں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ وہ دنیا سے ایمان تو لے جائے گا لیکن ساتھ گناہوں کے انبار بھی لے جائے گا ہرگز نہیں بلکہ

كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّه:

وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک وصاف پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت اس پر کسی معصیت کا داغ نہیں ہوتا اور نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے ملوث ہوتا ہے بلکہ قطرۂ شبنم کی طرح پاک وصاف ہوتا ہے۔

تو مساجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد ذکر الٰہی کے مزے لینے والا

Marfat.com

مساجد کی طرف چل کر آنے والا اور

مکارہ میں خوش دلی سے وضو کرنے والا

کس درجہ سعید ہے اس کے بختوں پر ایک جہاں نثار ہو تو بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ یَقْتَلُوْنَ بِآثَارِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ وَیَتَحَلَّوْنَ بِسُنَنِ رَسُوْلِکَ الْعَظِیْمِ آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَةِ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ التَّحِیَّاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ.

Marfat.com

حسنات کی کثرت

عَنْ جَابِرٍرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْسَلِمَةَ اَنْ یَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ إِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَابَنِیْ سَلِمَةَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٦٥)	جلد۲	صفحہ۱۱٦
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد۵	صفحہ۳۹۰
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۱۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۳۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۰۱)	جلد۱۱	صفحہ۴۸۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۹۸۱) جلد۳ صفحہ۹۱

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۵۱۲۳) جلد۱۲ صفحہ۹۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

المصنف لعبد الرزاق رقم الحدیث (۱۹۸۲) جلد۱ صفحہ۵۱۷

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۴۹۳۲) جلد۱۲ صفحہ۴۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ نے ارشاد فرمایا:

مسجد نبوی کے نزدیک کچھ جگہ خالی ہوگئی تو قبیلہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان کے اس ارادہ کی خبر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ہم نے ایسا ارادہ کرلیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے بنو سلمہ اپنے گھروں کو لازم پکڑو (جب تم صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں آتے ہو تو) تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ اپنے انہیں گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھتے جاتے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

مسجد کے قرب کا ایک اپنا شرف ہے لیکن جو مسجد سے بعید ہیں جنکے گھر مسجد سے فاصلے پر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں سے محروم نہیں۔

ایک بندہ مومن جب اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا شعار بناتا ہے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوگر ہوتا ہے تو پھر انسان ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے وراء ہوا کرتا ہے۔غور کیجئے فرشتے نوری مخلوق ہیں اور اللہ کے ہاں عزت وکرامت والے ہیں لیکن جب ایک مسلمان وضو کر کے گھر سے مسجد کی طرف رخ کرتا ہے سجدے کی بے تابی اسے مسجد کھینچ لاتی ہے تو یہی نوری مخلوق اسکے نشاناتِ قدم کو گنتی ہے۔جتنے زیادہ نشانات ہونگے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملتا ہے۔

جن افراد کے گھر مساجد سے دور ہوں وہ غمگین نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کسی بھی امتی کو محروم نہیں رکھا ہے۔ اگر مسجد کے قرب والے اللہ تعالیٰ کی عنایات سے مالا مال ہیں تو مسجد سے دور رہنے والے بھی اس کے لطف وکرم سے خالی نہیں وہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے باوضو ہو کر مسجد کا رخ کرتے ہیں تو ان پر بھی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔انکار کھنے والا ہر قدم انکی نیکیوں میں اضافہ کرتا جاتا ہے اور انہیں رحمت

Marfat.com

الٰہی سے معمور کرتا جاتا ہے۔

بنوسلمہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونا چاہتے تھے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا کیونکہ وہ جتنے قدم چل کر مسجد میں آئیں گے وہ نشانات قدم لکھ لئے جائیں گے جس کے آج قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں کل قیامت کواس کی عزت وشرف کا عالم کیا ہوگا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الخُدْرِیِّ قَالَ: کَانَتْ بَنُو سَلِمَةَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوْا النَّقْلَةَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآیَةُ (اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَاقَدَّمُوْأ وَآثَارَهُمْ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ آثَارَکُمْ تُکْتَبُ فَلَمْ یَنْتَقِلُوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد۵	صفحہ۳۶۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد۳	صفحہ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد۱	صفحہ۴۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

Marfat.com

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۴۴) جلد۱ صفحہ ۲۴۱

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۶۱۲۷) جلد۵ صفحہ ۱۴۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

بنوسلمہ مدینہ منورہ کے ایک ناحیہ میں آباد تھے تو انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَ آثَارَهُم

بے شک ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور لکھتے ہیں ان کے قدموں کے نشان (جب وہ مسجد کی طرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے چل کر آتے ہیں)

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تمہارے مسجد آتے وقت قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ (یہ ارشاد گرامی سن کر بنوسلمہ) مسجد کے قریب منتقل نہ ہوئے۔

-☆-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَرَادَتْ بَنُو سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

Marfat.com

وَسَلَّمَ اَنْ یُعْرُوا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ یَابَنِیْ سَلِمَةَ! اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَکُمْ؟ فَاَقَامُوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۶)		
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۸
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۰)	جلد ۳	صفحہ ۹۱
قال المحقق:	اخرجہ البخاری فی الصحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے اپنے گھر مسجد نبوی کے قریب منتقل کرلیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ بنوسلمہ مدینہ طیبہ کے اطراف کو خالی چھوڑ دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

ارشادفرمایا: اے بنوسلمہ!

کیاتم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے آتے، جاتے اپنے اپنے قدموں کے نشانات کا ثواب نہیں لینا چاہتے؟

اس ارشادکوسن کرانہوں نے اپنے اپنے گھروں میں قیام رکھا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ بَعِيْدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَقْتَرِبُوا فَنَزَلَتْ وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَ آثَارَهُمْ قَالَ فَثَبَتُوا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلدا	صفحہ ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلدا	صفحہ ۴۲۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلدا	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
المصنف لابن ابی شیبۃ		جلدا	صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

Marfat.com

انصار کے گھر مسجد نبوی سے دور تھے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب میں سکونت اختیار کرلیں تو قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ.

اور ہم لکھتے ہیں ان اعمال کو جو وہ آگے بھیج رہے ہیں اور ان کے مساجد کی طرف چلتے وقت نشانِ قدم بھی لکھ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

اس فرمان کے نازل ہونے کے بعد وہ اپنے سابقہ مکانات میں ہی قیام پذیر رہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اَلَا بُعَدُ وَاَلَا بُعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْراً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

Marfat.com

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد۱	صفحہ۲۰۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد۱	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۰۳)	جلد۸	صفحہ۳۶۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الموطا للامام مالک		جلد۱	صفحہ۵۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۲)	جلد۳	صفحہ۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس کا گھر مسجد سے دور ہے جس کا گھر مسجد سے دور ہے اس کا (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف آتے اور جاتے) بہت بڑا اجر وثواب ہے۔

-☆-

ایک مسلم مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا جب وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرے گا تو اسے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملے گا۔ وجہ بالکل واضح ہے کہ دور سے مسجد آنا قوی ایمان کی نشانی ہے اور دور سے آنے والا زیادہ قدم چل کر آئے گا تو جتنے زیادہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنا ہی

Marfat.com

اجروثواب زیادہ ملے گا اور اتنے ہی زیادہ اسکے گناہ مٹیں گے اور اتنے ہی زیادہ اس کے درجات بلند ہونگے۔

Marfat.com

ہر قدم پر دس نیکیاں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : اِذَاتَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثم أَتٰی الْمَسْجِدَ يَرْعَی الصَّلاَةَ كَتَبَ لَهٗ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتِبُهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَی الْمَسْجِدِ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ يَرْعَی اَلصَّلاَةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰی يَرْجِعَ اِلَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۷۳۷۱) جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

المستدرک للحاکم جلد ۱ صفحہ ۲۱۱

قال الحاکم: صحیح علیٰ شرط مسلم

تلخیص المستدرک بذیل المستدرک جلد ۱ صفحہ ۲۱۱

قال الذھبی: صحیح علیٰ شرط مسلم

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۴۹۲) جلد ۲ صفحہ ۳۷۴

Marfat.com

قال المحقق: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد جلد۲ صفحہ۳۲

قال الھیثمی: رواہ احمد، ابو یعلیٰ والطبرانی بعض الطرق صحیح وصححہ الحاکم

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۴۵) جلد۵ صفحہ۳۹۳ مختصراً

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تو اس کے دونوں لکھنے والے فرشتے یا ایک لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف چل کر آیا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہے جیسے عبادت کرنے والا ہے۔ گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر لوٹ جانے تک وہ صلاۃ ادا کرنے والوں (نمازیوں) میں لکھا جاتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر کس درجہ کرم فرمایا ہے صلاۃ بندے پر فرض ہے اور یہ اس پر بندہ ہونے کے ناطے لازم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کوئی بھی اجر نہ دے تب بھی یہ بندوں پر

Marfat.com

فرض ہے اس کی ادائیگی کے بغیر مفر نہیں لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے ناطے ہم پر کریم اللہ کس درجہ کرم کرتا ہے۔

كَتَبَ لَهٗ كَاتِبَاهُ اَوْكَاتِبُهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشَرَ حَسَنَاتٍ:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک امتی اپنے گھر سے وضو کر کے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے تو نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

آیئے عبادت الٰہی کو لازم پکڑیں۔ پانچوں وقت مسجد جا کر با جماعت صلاۃ ادا کریں۔ مسجد سے گھر کی دوری کا عذر نہ کریں۔ اللہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے جتنے قدم اٹھیں گے نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ جب بندگی کیلئے جاتے ہوئے جب مسجد کی طرف رخ کرتے ہوئے ہر قدم پر دس نیکیاں ملیں تو اس مسجد میں داخل ہو کر کتنا اجر وثواب ملے گا وہاں صلاۃ ادا کرنے پر کس درجہ کرم ہوگا اور وہاں عبادت کی نیت کے ٹھہرنے سے کس قدر درجات بلند ہونگے۔

اَلْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ:

اللہ کے گھر مسجد میں صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہیں جیسے

Marfat.com

عبادت گزار ہوا کرتا ہے۔ اس امت پر کتنا کرم ہے ابھی عبادت کرنی ہے ابھی صلاۃ ادا کرنی ہے لیکن اس کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت گزار متصور ہوگا۔ اس کا ہر لمحہ عبادت لکھا جائے گا۔ یہ اس کے گھر مسجد میں آنے کا اجر ہے مسجد میں بیٹھ کر صلاۃ کے انتظار کا اجر ہے۔ مسجد میں جس صلاۃ کے انتظار پر اتنا اجر ہے کہ وہ قانتین میں شمار ہوتا ہے تو خود صلاۃ ادا کرنے کا کتنا اجر وثواب ہوگا۔

یُکْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ:

گھر سے نکل کر مسجد کا رخ کرنے والا جب تک واپس گھر نہیں آجاتا اس وقت تک وہ مصلین سے ہے۔ اس کا نام مصلین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ ایک آدمی گھر سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد نکلا پھر مسجد میں اس نے قیام کیا صلاۃ ادا کی پھر صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ وہ گھر پہنچا۔ اگر اس طرح اس کے دو یا تین گھنٹے بھی صرف ہو چکے ہوں تو یہ مت سمجھے یہ وقت اس کا بے کار گیا ہے۔ العیاذ باللہ! بلکہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبتِ غلامی پر فخر کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ یہ سارے لمحات اس کی عبادت میں گزرے ہیں اور کریم اللہ نے اس کا نام مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا ہے۔

Marfat.com

حج اور عمرہ جتنا اجروثواب

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ مُتَطَهِّراً اِلٰی صَلاَةٍ مَکْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لاَ یَنْصِبُهٗ الا اِیَّاهُ فَاَجْرُهٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلاَةٌ عَلٰی اَثْرِ صَلاَةٍ لاَ لَغْوَ بَیْنَهُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (٥٥٨)	جلد ١	صفحہ ٢٠٨
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٥٥٨)	جلد ١	صفحہ ١٦٦
قال الالبانی:	حسن		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو اپنے گھر سے وضو کر کے فرض صلاۃ ادا کرنے کیلئے نکلا تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا احرام باندھے ہوئے حاجی کو ملتا ہے۔

جو اپنے گھر سے ضُحٰی (چاشت) کے نوافل ادا کرنے کیلئے نکلا اس کے مسجد جانے کی غرض صرف یہی ہو تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا عمرہ ادا کرنے والے کو ملتا ہے۔

ایک صلاۃ (نماز) کے بعد دوسری صلاۃ اس طرح ادا کرنا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو علیّین میں نام لکھوانا ہے۔

-☆-

اَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ:

گھر سے وضو کر کے پاک وصاف ہو کر مسجد کی جانب رخ کرنا سعید ہونے کی نشانی ہے اور جو خوش بخت ایسا کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بشارت دے رہے ہیں کہ ایسے احرام باندھے ہوئے حاجی کا ثواب ملتا ہے۔

حج کا کتنا ثواب ہے ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۵۱۴)	جلد۴	صفحہ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۸۳۷)	جلد۲	صفحہ۱۱۳۰
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۶۱۹۸)	جلد۱۱	صفحہ۶۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۲)	جلد۹	صفحہ۱۷۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۴)	جلد۹	صفحہ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۵۰)	جلد۳	صفحہ۱۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد۲	صفحہ۵۵۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۴)	جلد۹	صفحہ۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد۳	صفحہ۴۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۴)	جلد۳	صفحہ۷

Marfat.com

قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد۲	صفحہ۲۱۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد۱	صفحہ۴۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۵۱۹)		صفحہ۳۲۹
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	جلد۲	صفحہ۴۴۰
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۸۴۱)	جلد۷	صفحہ۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیہ صحتہ		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۳)	جلد۵	صفحہ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۶)	جلد۲	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۵)	جلد۵	صفحہ۴۲۹
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

جس نے حج کیا کہ نہ دوران حج کوئی بیہودہ بات کی اور نہ فسق کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی

Marfat.com

ماں نے اسے جنا تھا۔

-☆-

گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی نیت سے جانے والا حج کا ثواب لے رہا ہے۔ حج گناہوں سے پاک کرتا ہے تو یہ عمل بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

کبھی کبھی انسان سوچتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے کی نیت سے باوضو ہو کر گھر سے مسجد جانا معمولی عمل ہے اس سے حج کا ثواب کیسے ملتا ہے؟

اے بندہ مومن! یہ شیطانی وسوسہ ہے ثواب نہ تو نے دینا ہے نہ میں نے یہ ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دینا ہے وہ علیٰ کل شئ قدیر ہے جو چاہے کرے وہ رحیم وکریم اللہ ہے اس کے کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

دوسری بات: سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ ہمارا کام ایمان لانا ہے اور نعمت ایمان سے معمور خوش بخت ان چیزوں کو فوراً مان جایا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے کرم کو اپنے ذھن کے پیمانے پر نہیں تولا کرتا۔

Marfat.com

اَجْرُ الْمُعْتَمِرْ:

صلاۃ الضحیٰ ادا کرنے والے کو عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۶۹۶) جلد ۹ صفحہ ۹

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۳۴۹) جلد ۳ صفحہ ۱۵۶

صحیح بخاری رقم الحدیث (۱۶۸۳) جلد ۲ صفحہ ۶۲۷

سنن النسائی رقم الحدیث (۲۶۲۵) جلد ۵ صفحہ ۱۱۷

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۲۶۲۸) جلد ۲ صفحہ ۲۴۰

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۲۵۷۳) جلد ۹ صفحہ ۳۹۰

الموطا امام مالک رقم الحدیث (۶۵) جلد ۱ صفحہ ۲۸۱

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۸۸۸) جلد ۳ صفحہ ۴۰۹

قال محمود محمد محمود: الحدیث متفق علیہ

Marfat.com

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۳)	جلد۳	صفحہ۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۷۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ۴۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۴۱)	جلد۱۲	صفحہ۲۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۵۱۳)	جلد۴	صفحہ۱۳۱
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد۷	صفحہ۶
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۲)	جلد۵	صفحہ۴۲۸
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۸۷۹۹)	جلد۵	صفحہ۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۴۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	/ رقم الحدیث (۱۰۹۶)	جلد۲	صفحہ۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے۔

-☆-

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے تو مفہوم واضح ہوا ایک صلاۃ الضحٰی دوسری صلاۃ الضحٰی تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی رضا کی خاطر سانس لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

کِتَاب " فِیْ عِلِّیِّیْنَ:

علیین میں جنتی افراد کا نام لکھا جاتا ہے۔ اسکے جنتی ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ ایک صلاۃ (نماز) کے ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ (نماز) کا انتظام کرنا اس طرح کہ اس وقت میں کسی قسم کی کوئی لغوبات نہ ہو انسان کو جنتی بنا دیتا ہے۔

اے ایمان والے! دیکھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ کس درجہ مہربان ہے اس کا دریائے جود وعطا کس درجہ موجزن ہے آجا اسکی رحمتوں سے لبریز ہو جا اسکی رضا کی خاطر مسجد میں بیٹھ کر ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کر لے اس طرح کہ زبانِ قلب

Marfat.com

وقالب ذکر الٰہی کے مزے لے رہی ہو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق تیرا نام علیین میں مرقوم فرمائے گا اور عالم بالا میں تیرے جنتی ہونے کی منادی ہو جائے گی۔

Marfat.com

اللّٰہ کی کفالت

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ وَتَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بَیْتَہٗ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَۃِ وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ اِلَی الْجَنَّۃِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۲۶) جلد۲ صفحہ۱۳۴

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزار

وقال: اسنادہ حسن قلت ورجال البزار کلھم رجال الصحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

Marfat.com

مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔ مسجد جس کا گھر ہو جائے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو راحت، رحمت اور پل صراط سے گزار کر اللہ کی رضا جنت تک لے جانے کا کفیل ہے۔

-☆-

مسجد ہر متقی و پرہیز گار کا گھر ہے۔ گھر سے محبت ایک فطرتی چیز ہے گھر کی ہر چیز اور ہر کونے سے الفت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح متقی مسجد سے محبت کرتا ہے ہر وقت اس کی الفت سے سرشار رہتا ہے وہ جہاں بھی چلا جائے مسجد کی محبت و چاہت اس کے دل سے نہیں نکلتی۔ مسجد سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے۔

اَلتَّقِیُّ:

تقوی کی دولت سے آراستہ متقی و پرہیز گار

فخر العلماء امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

اَلْمُتَّقِیُ : مَنْ سَلَکَ سَبِیْلَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ الدُّنْیَا وَرَاءَ الْقَفَا وَکَلَّفَ نَفْسَہُ الْاِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا. — تفسیر الکبیر للرازی-

Marfat.com

متقی وہ ہے جو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلے دنیا کو پسِ پشت پھینکے اور اپنے نفس کو اخلاص ووفا کا پیکر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔

جو آدمی مسجد کو گھر بنایا ہے وہ متقی ہے۔ جب وہ تقوی کی سعادت سے سعادت مند ہو گیا تو یقیناً وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر کاربند ہے دنیا اور متاعِ دنیا سے اسے کوئی رغبت نہیں بلکہ وہ آخرت کا طلبگار ہے اپنے نفس کو اخلاص ووفا کا پیکر بنا چکا ہے اور حرام و بے وفائی سے اجتناب کر چکا ہے۔

مسجد کو گھر بنانے والے کو اتنی سعادتیں اللہ اکبر!

اے ارحم الرحمین! ان سعید لوگوں کے صدقے جو مساجد کو اپنا گھر بناتے ہیں ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے ظاہر کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار سے آراستہ فرما اور ہمارے باطن کو اپنے ذکر کے انوار سے فروزاں فرما۔ دنیا اور متاعِ دنیا سے بے رغبتی عطا فرما۔ دنیا میں اتنا منہمک نہ کرنا کہ آخرت کو بھول جائیں بلکہ ہر لمحہ ہماری نگاہوں کے سامنے قبر و آخرت رکھنا، اخلاص وللّٰہیت کی دولت ارزانی فرما اور وفا کی پاکیزہ خوشبو سے معطر فرما اور ہمیں

Marfat.com

ہمیشہ حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرما بلکہ جو امور مکروھات کے زمرے میں آتے ہیں ان سے بھی محفوظ و مامون فرما اور ہمیں اپنی رحمت خاصہ کا صدقہ بے وفائی کے داغوں سے معرا فرما۔

تَکَفَّلَ اللّٰہُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَۃِ:

جو آدمی مسجد کو گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے راحت و چین سے نوازے اور اس کیلئے اپنی رحمتوں کے در کھول دے۔

اللہ تعالیٰ جس کو راحت پہنچانے کا ذمہ لے لے، اسے رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ فرمالے اس آدمی کے راحت و آرام اور رحمتوں سے لبریز ہونے پر کون ہمسری کر سکتا ہے؟

مساجد کو گھر بنانے والے کو راحت و چین نصیب ہے وہ راحت اھل ثروت کو کہاں؟ بڑے بڑے سرمایہ دار کاروبار کی وسعتیں رکھنے والے اقتدار کی مسند پر بیٹھنے والے بلکہ وہ باجبروت حکمران جو لوگوں کی تقدیروں سے کھیلتے ہیں انہیں وہ چین وہ سکون کہاں نصیب ہے جو ایک مسجد میں بیٹھنے والے اسے اپنا وطن اور گھر بنانے والے تقویٰ کی دولت سے آراستہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کو حاصل ہے۔ اس کے ایک ایک لمحہ پر دنیاوی راحتیں قرباں اس کی ایک ایک ساعت پر عارضی و ناپائیدار بادشاہیں نثار!

Marfat.com

وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَى الْجَنَّةِ:

جوسعید روح مسجد کو اپنا گھر بنالے اللہ ذوالجلال والاکرام اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے کہ اسے پل صراط سے امن وعافیت سے گزار دے گا اور اسے اللہ کی رضا جنت تک لے جائے گا۔

جہنم سے ہر ایک نے گزرنا ہے اِنْ مِنْكُمْ اِلاَّ وَارِدُهَا وَكَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْماً مَقْضِيّاً. بدنصیب جہنم میں رہ جائیں گے اور خوش نصیب گزر کر جنت چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ابدی وسرمدی رضا کی دولت سے سرفراز ہونگے۔

مسجد کو گھر بنانے والا کتنا سعید ہے کہ اللہ تعالیٰ آج دنیا میں اس سے وعدہ فرما رہا ہے کہ میں تجھے پل صراط سے گزار دوں گا، تجھے اپنی رضا کی سعادت سے لبریز کروں گا اور تجھے جنت میں داخل کردوں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کیا کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

Marfat.com

ضمانت الٰہیہ میں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّۃُ مَجَالِسَ، اَلْمُؤْمِنُ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَاکَانَ فِیْہِ شَیٍ" مِنْھا : فِیْ مَسْجِدِ جَمَاعَۃٍ اَوْ عِنْدَ مَرِیْضٍ اَوْفِیْ جَنَازَۃٍ اَوْفِیْ بَیْتِہٖ اَوْ عِنْدَ اِمَامٍ مُقْسِطٍ یُعَزِّرُہٗ وَیُوَقِّرُہٗ اَوْفِیْ مَشْھَدِ جِھَادٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۳۴) جلد۲ صفحہ۱۳۶

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر والبزار بنحوہ ورجالہ موثقون

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۸۹) جلد۱ صفحہ۲۹۶

قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب الترھیب/رقم الحدیث (۳۲۸) جلد۱ صفحہ۲۵۲

قال الالبانی حسن لغیرہ

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) مجلسیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ مومن کا ضامن ہے۔ان مجالس میں اس کا جتنا بھی حصہ ہو، مسجد جماعت میں، مریض کے پاس، جنازہ میں، اپنے گھر میں، عادل حکمران کے پاس جو اس کی تعظیم وتوقیر کرے، مشہد جہاد میں۔

حدیث پاک کے ایہ الفاظ مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيْضاً كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدَ اَوْرَاحَ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّرُهٗ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ فِیْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ اِنْسَاناً كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

الترغيب والترهيب

قال المحقق: صحيح

Marfat.com

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۳۱۶) جلد۲ صفحہ۱۰۸

قال الالبانی: صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۴۹۵) جلد۲ صفحہ۴۱۲

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۷۲) جلد۲ صفحہ۹۴

قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۹۹۲) جلد۱۶ صفحہ۱۹۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

ترجمة الحدیث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اللہ تعالی اس کا ضامن ہے۔ جس نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جو صبح یا شام مسجد گیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے جو امامِ وقت کے ہاں گیا اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اور جو اپنے گھر میں بیٹھا کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

-☆-

ضامن تمام امور اپنے ذمہ لے لیا کرتا ہے۔ انسان اپنے ذمہ جو

Marfat.com

چیز لے ہوسکتا ہے وہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کر سکے انسان کی کمزوری اور اسکی بے بضاعتی اسے تمام امور کی نگرانی نہ کرنے دے لیکن جس خوش نصیب کا ضامن اللہ تعالیٰ ہواس کے بختوں کا کیا کہنا۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہر قسم کے نقص اور کجی سے معرا ہے جس کی ضمانت نقص کے داغ سے داغدار ہو وہ الٰہ نہیں ہوسکتا۔

مَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ:

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ فی سبیل اللہ کے الفاظ قابل غور ہیں دشمن سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں دین کے دشمن سے بھڑ جانا مردانگی ہے لیکن پھر بھی دیکھا جائے گا کہ اس نے یہ جہاد کس غرض سے کیا ہے اگر اپنی نام ونمود کیلئے کیا یا اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھانے کیلئے کیا یا اپنے قبیلہ وقوم کی دھاک بٹھانے کیلئے کیا تو یہ جہاد بارگاہِ ذوالجلال میں قبول نہیں وہاں وہی جہاد قبول ہے جو فی سبیل اللہ اس اللہ کی راہ میں ہواس کے دین کی سربلندی کیلئے اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر ہو۔ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے مجاہد کا ضامن اللہ تعالی ہوا کرتا ہے۔

مَنْ عَادَ مَرِیْضاً:

جو کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہے اسکی مزاج پرسی کرتا ہے وہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم نہیں ہے۔ مریض مرض میں مبتلا ہے شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کا دوست اس کا بھائی اسکی دلجوئی تو کرسکتا ہے اس کے پاس جاکر اسکو حوصلہ تو دے سکتا ہے ایسا مومن جو اپنے بھائی کی تیمارداری وعیادت کرتا ہے اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ:

جو صبح یا شام مسجد کا رخ کرے وہاں جاکر صلاۃ ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے اپنے قلب وقالب کو منور کرے یہ اس کا جانا صبح ہو یا شام دن کو ہو یا رات کو سخت دھوپ میں ہو یا تاریک رات میں اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اسکے تمام امور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیئے ہیں۔

مسجد جاکر صلاۃ ادا کرنے والا اپنے گھر کے بارے میں زیادہ فکر مند نہ ہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی غرض سے مسجد آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسکے گھر عافیت کا بسیرا رہے گا جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا۔

بسا اوقات انسان سوچتا ہے کہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ مسجد کا رخ کیا جائے اسے اللہ تعالیٰ کی اس ضمانت پر یقین رکھنا چاہیئے جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو اس کی ضمانت پر بھروسہ رکھ کر مسجد کا رخ کرنا چاہیئے یقیناً

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے لبریز کرے گا ہوسکتا ہے اس کے اخلاص کی بدولت اوراس فرمان ذیشان پر یقین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات عطا کردے۔

وَمَاذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ.

کبھی انسان کاروبار میں مگن ہے اس کی دوکان پر گاہک کثیر تعداد میں ہیں ادھر مسجد کے منارہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائے دلنواز بلند ہوگئی ہے اس کا نفس کہتا ہے اگر تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد جائے گا تو یہ موقع کھودے گا گاہک اورخریدار چلے جائیں گے تجھے کافی نقصان ہوگا۔

اے مردِمومن یہ نفس کا دھوکہ ہے۔جب اللہ اکبر کی صدا آئے فوراً مسجد کارخ کر یقین وایمان کی دولت کو سمیٹتے ہوئے اللہ کے گھر جا کر سجدہ کا لطف ولذت لے اللہ تعالیٰ تیرا ضامن ہے وہ تیرا نقصان نہیں ہونے دے گا یہ گاہک چلے گئے تو کوئی بات نہیں رحیم کریم اللہ اپنا وعدہ یوں بھی پورا فرما سکتا ہے کہ تجھے وہاں سے رزق عطا کردے جہاں تیرا وہم وگمان بھی نہ ہو۔یہ علامت تقویٰ ہے اور تقویٰ سے آراستہ انسان کو کریم اللہ بہت کچھ دیتا ہے۔

مَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

Marfat.com

جو اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ اس کیلئے نکلنے کی راہ بناتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا وھم وگمان نہیں ہوتا۔

مَنْ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ یُعَزِّرُہٗ:

جو حاکم وقت کے ہاں گیا حاکم ہونے کے ناطے اس کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے اسے یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ ذوالجلال والاکرام اس کا ضامن ہے۔

مَنْ جَلَسَ فِیْ بَیْتِہٖ لَمْ یَغْتَبْ اِنْسَاناً:

گھر میں عموماً انسان جب اپنے اہل خانہ کے پاس بیٹھتا ہے اپنے اعزہ واقارب کے پاس بیٹھتا ہے مختلف انواع لوگوں پر تبصرے شروع ہوجاتے ہیں دوسرے لوگوں کی اچھائیوں کے ساتھ ان کی برائیوں کا ذکر بھی چھڑ جاتا ہے پھر انسان ان کی خامیوں کا برملا اظہار کرتا ہے۔ غیبت کر کے اپنی نیکیاں ضائع کر دیتا ہے۔ چند منٹ میں اپنی نیکیاں ضائع کر دینا کون سی دانشمندی ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتیوں کو غیبت جیسی قبیح مرض سے بچانے کیلئے کئی ارشادات فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی کہ اپنے گھر بیٹھ کر کسی کی غیبت نہ کرنے والے کا ضامن اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ہے۔جس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے امور اپنے ذمہ کرم پر لے لے تو یقیناً وہ بڑا سعید ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثَةٌ "كُلُّهُمْ ضَامِنٌ" عَلَى اللّٰهِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِیَ اِنْ مَاتَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهٗ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ" عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ" عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ" عَلَى اللّٰهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۲	صفحہ۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۹)	جلد۲	صفحہ۲۵۲
قال المحقق:	صحیح		
المستدرک		جلد۲	صفحہ۷۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخریجاہ		

Marfat.com

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۸۵۳۸) جلد ۹ صفحہ ۲۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان تینوں کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے

ایک وہ آدمی جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے نکلا اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے یا اسے اجر وثواب اور مال غنیمت دیکر گھر لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو (صلاۃ ادا کرنے کیلئے) مسجد کی طرف چلا تو اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے ورنہ اسے اجر وغنیمت دیکر واپس لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو گھر میں ''السلام علیکم'' کہہ کر داخل ہو تو اس کا ضامن (بھی) اللہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

اللّٰہ تعالیٰ بطور مباہات فرشتوں سے ذکر کرتا ھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَبَ مَنْ عَقَبَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْرِعاً قَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتِهٖ فَقَالَ اَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَاباً مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِىْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا

ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ صلاۃ المغرب ادا کی (صلاۃ کے بعد) جس نے اپنے گھر جانا تھا وہ چلا گیا اور جس کی قسمت میں مسجد میں رہ جانا تھا وہ رہ گیا۔ تو اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلدی جلدی تشریف لائے کہ آپ تیز سانس لے رہے تھے اور اپنا تہہ بند اٹھایا ہوا تھا اور (ہم جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان سے) فرمایا:

تمہیں مبارک ہو! یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہارے سبب فرشتوں سے فخر فرما رہا ہے۔ اللہ فرما رہا ہے:

(اے فرشتو) دیکھو میرے بندوں کو دیکھو انہوں نے ایک فریضہ (صلاۃ المغرب) ادا کر لی ہے اور دوسرے فریضہ (صلاۃ العشاء) کا انتظار کر رہے ہیں۔

-☆-

دنیا قعر مذلت میں گری ہوئی تھی لات ومنات کی پوجا عام تھی اللہ وحدہٗ لاشریک کے پرستاروں تقریباً دنیا سے ناپید تھے اچانک رسول عربی صلی

Marfat.com

اللہ علیہ والہٖ وسلم رحمۃ للعالمینی کا تاج مرصع سجائے ہوئے اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے کہ دنیا توحید کے انوار سے چمک اٹھی اللہ اکبر کی کبریائی اور عظمت کے ڈنکے بجنے لگے لوگ بتوں سے منہ موڑ کر اللہ الکریم کی عبادت کرنے لگے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے اھل ایمان میں اللہ کی عبادت کا ذوق وشوق یوں بڑھا کہ وہ ایک صلاۃ ادا کر کے دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب تک وہ جبین بندگی وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں نہ جھکا لیتے انہیں چین نہ آتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما کے بیان کے مطابق ایک دن صلاۃ المغرب ادا کر کے ہم مسجد میں صلاۃ العشاء کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے تشریف لانے کی کیفیت واضح کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو کوئی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور وہ خوشخبری اھل ایمان کو سنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اللہ رب العزت فرشتوں سے ان سب بیٹھنے والوں کا ذکر بطور فخر فرماتا ہے کہ دیکھو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام ایک فرض صلاۃ ادا کر کے دوسری

Marfat.com

فرض صلاۃ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

یہی وہ فرشتے ہیں جنہوں نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ سے کہا تھا:

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ

اے اللہ! کیا تو ایسی مخلوق کو اپنا خلیفہ بنانے والا ہے جو زمیں میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا۔ جواباً وحدہٗ لاشریک نے فرمایا تھا:

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالاَ تَعْلَمُوْنَ.

میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر کسی فسادی اور خونخوار پر تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اپنے خاص بندوں پر تھی جو مے توحید سے سرشار اس کی بندگی کے مزے لے رہے ہونگے انہیں عبادت کا یوں ذوق وشوق ہوگا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اور دنیا کا سارا سامان اس کے مقابلہ میں ان کی نظر میں ہیچ ہوگا وہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں اس کے گھر، مسجد میں بیٹھے رہیں گے۔

خوشا وہ پاک باطن اور پاکباز جو مساجد سے محبت کرتے ہیں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے

Marfat.com

ہیں۔

آج بھی جوانسان کلمہ گوایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی بطور مباھات فرشتوں سے فرماتا ہے اور جس کا آج ذکر بطور فخر ہو رہا ہے کل قیامت کو اس پر عنایات کا عالم کیا ہوگا۔

اے اللہ! ہمیں بھی مساجد سے محبت عطا فرما اور ہمیں بھی ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار کی سعادت ارازانی فرما۔ آمین

بِبَرَکَةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

Marfat.com

حقیقی عزت والا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ تَوَضَّأَ فِيْ بَيْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَحَق" عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۸۰) جلد۱ صفحہ۲۹۲

قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۲۲) جلد۱ صفحہ۲۴۸

قال الالبانی: حسن

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۸۷) جلد۲ صفحہ۱۴۹

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر واحد اسنادیہ رجالہ رجال الصحیح

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۱۳۹) جلد۱ صفحہ۲۵۳

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ/رقم الحدیث (۱۱۶۹) جلد۳ صفحہ۱۵۷

Marfat.com

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد۲	صفحہ۸۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد۵	صفحہ۱۹۳
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)		صفحہ۳۱۹
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۰۰)	جلد۱۴	صفحہ۱۹۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد۵	صفحہ۳۱۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد۳	صفحہ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور احسن طریقے سے وضو کیا پھر وہ مسجد میں آیا تو وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے تو جس کی زیارت کیلئے آیا جائے اس پر حق بنتا ہے کہ زیارت کرنے والے کی عزت کرے۔

-☆-

حقیقی عزت اسی کی ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ خالق

Marfat.com

ومالک جل جلالہٗ جس کے سر پر عزت وکرامت کا تاج سجادے اس کی ہمسری کون کرسکتا ہے۔ دنیا کی یہ ظاہری عزتیں سب عارضی عزتیں ہیں بلکہ یہ عزت کے پردے میں رسوائیاں ہیں ہاں جسے اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے پروردگار جسے مکرم بنادے وہ ایسی عزت سے سرفراز ہے جہاں ذلت ورسوائی کا شائبہ نہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلَ! اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِی اَهْلِ السَّمَاءِ : اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۴۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

Marfat.com

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد۲	صفحہ۸۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷۲)	جلد۵	صفحہ۱۰۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد۳	صفحہ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۳	صفحہ۲۵۸
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)		صفحہ۳۱۹
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ جب بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل امین کو ندا دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی محبت کرو تو جبریل امیں اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل امین علیہ السلام آسمان والوں کو ندا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پس اھل السماء (آسمان والے) اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کیلئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

Marfat.com

سبحان اللہ !اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کو کتنی ارفع واعلیٰ عزت عطا فرماتا ہے اھل السماء اس سے محبت کرتے ہیں خود جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اھل الارض میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ زمین والوں کے دل اس کی جانب کھنچے چلے جاتے ہیں دلوں میں اس کی محبت موجزن ہو جاتی ہے۔ جو مسجد کا رخ کرے اللہ کے گھر میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمان کو عزت وسرفرازی عطا فرماتا ہے اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ مسجد سے محبت کرنے والا اس میں صلاۃ ادا کرنے والا اللہ کا محبوب بن جائے اور جب وہ محبوب بنا تو پھر آسمان کی مخلوقات اس سے محبت کرنے لگے گی اور آسمان کی مخلوق میں جان نکالنے والا فرشتہ بھی ہے جب وہ محبت کرے گا تو یقیناً اسکا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جس کا خاتمہ بالخیر ہوگا وہی حقیقی عزت والا اور وہی کامیاب وکامران ہے۔

اھل زمین جب محبت کرتے ہیں تو اور کچھ نہ کرسکیں تو اسے دعاؤں سے نوازتے ہیں اور جس کے لیے دعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نیک وصالح بندے ہوں تو اس کے بختوں پر قربان ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

اللّٰہ کی خوشنودی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَاتَوَطَّنَ رَجُل" اَلْمَسَاجِدَ لِلصَّلاةِ وَالذِّکْرِ اِلاَّ تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بَغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَیْهِمْ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد۱	صفحہ۴۳۵
المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۱۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	جلد۴	صفحہ۴۸۴
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۵۱)	جلد۸	صفحہ۱۴۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۳۲)	جلد۸	صفحہ۲۸۶

Marfat.com

قال احمد محمد شاکر: .....

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۶۸)	جلد ۸	صفحہ ۳۲۸
مسند ابی دواد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۳۴)		صفحہ ۳۰۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو خوش قسمت آدمی مساجد کو صلاۃ اور ذکر کیلئے اپنا وطن بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے جیسے کافی عرصہ سے غائب شدہ کے آنے والے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

کس آدمی کو وطن سے محبت نہیں ہے؟ ہر آدمی اپنے وطن کی محبت سے سرشار ہے وطن پر آنچ آنے لگے تو اہل عزم وہمت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

اس روح ارجمند کے بختوں پر قربان جائیں جو مسجد کو اپنا وطن بنالیتا ہے اور مسجد سے محبت اسے ہر محبت سے بے نیاز بنالیتی ہے اگر کسی لمحے وہ مسجد سے باہر چلا جائے تو اس کی روح کا قرار چھن جاتا ہے مسجد سے دوری اس کی روح کیلئے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور ماہی بے آب کی طرح

Marfat.com

تڑپاتی ہے۔اسے مسجد میں پہنچ کر ایسے سکون وقرار ملتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں اطمینان وسکون ملا کرتا ہے۔ایسے نیک بخت سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے اس کی اس ادا پر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کا پروانہ عنایت فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی کو کس انداز سے بیان فرمایا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے ملاحظہ ہو:

تَبَشْبَشَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِھِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَیْھِمْ:

اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی غائب شدہ کے آنے سے اس کے گھر والوں کو خوشی ہوتی ہے۔

یہ خونی رشتے کس درجہ گہرے ہوتے ہیں اور ان کے اثرات کہاں تک پہنچتے ہیں کہ ایک عزیز کہیں چلا جائے تو باقی گھر والوں کا قرار وسکون چھن جاتا ہے ان کی زندگی پھیکی ہو جاتی ہے جب وہ واپس آئے تو تمام اھل خانہ کے چہرے خوشی سے دمک اٹھتے ہیں اور ان کے چہروں کی شادابی ان کی دلی کیفیت کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے وہ ان تمام لوازمات سے پاک ہے لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امتی سے کتنا پیار فرماتا ہے

Marfat.com

کس درجہ محبت فرماتا ہے جیسے وہ مسجد کو اپنا گھر اپنا وطن بنالے اللہ تعالیٰ کو بھی خوشی ہوتی ہے جیسے غائب کے آنے سے گھر والوں کو ہوا کرتی ہے۔

مسجد اللہ کا گھر ہے اور اہل ایمان جب بیت اللہ کو اپنا وطن بنالیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کی قدر کرتا ہے اور خوشی کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تمام نعمتوں سے افضل واعلیٰ ہے اور اللہ کی رضا سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔

ہمارے بعض اسلاف نے مساجد کو اپنا وطن بنایا پھر ساری زندگی مساجد میں گزار دی۔ ان میں سے عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرام نمایاں ہے کہ آپ نے ساری زندگی مساجد کو اپنا وطن بنایا مساجد سے یوں محبت کی جیسے انسان اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔

تَبَشْبَشَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہ کا انوکھے رنگ سے ظہور ہوا کہ آپ کی قدسی صفات اولاد امجاد نے بھی مساجد کو ہی وطن بنالیا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور یوں خوش ہوا کہ وادی کشمیر جنت نظیر خوبصورت مساجد سے جگمگا اٹھی جہاں پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی جبینیں اسکی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر سکون وقرار پاتی ہیں۔

Marfat.com

اے اللہ! جب تو کسی سے خوش ہوتا ہے تو اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ وہ حصر وشمار میں نہیں آتا جب تو نے خوش ہو کر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو دیا تو کتنا دیا اسکی کسی کو کیا خبر ہاں آپ کے غلاموں کے نسبت شریفہ سے جگمگاتے بُشرے آج بھی بتاتے ہیں کہ تو نے خوش ہو کر دیا ہے تو بہت کچھ دیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً وَلَکَ الشُّکْر یَااَللّٰہُ نَحْمَدُکَ وَنَشْکُرُکَ یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْم اَللّٰھُمَّ لاتَحْرِمْنَا مِنْ فَضْلِ جُوْدِکَ وَارْزُقْنَا مِنْ لَّدُنْکَ کَمَا رَزَقْتَ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ مَنْ بَعَثْتَہٗ رَحْمَۃً لِلْعٰلَمِیْنَ عَلَیْہِ مَنَ الصَّلَوَاتِ اَطْیَبُھَا وَمِن التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰھا.

-☆-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لا یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ وَیُسْبِغُہٗ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ لا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلاۃَ فِیْہِ اِلا تَبَشْبَشَ اللّٰہُ اِلَیْہِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِہٖ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۰۵۱) جلد ۸ صفحہ ۱۴۹

Marfat.com

قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۱)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۵۰)	جلد۱۴	صفحہ۹۲
قال المحقق:	رجالہ ثقات ورجال الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد۱	صفحہ۴۳۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۹)	جلد۱	صفحہ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۳۴)		صفحہ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	جلد۴	صفحہ۴۸۴
قال المحقق:	إسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۰۲)	جلد۱	صفحہ۴۶۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجاہ		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے جب کوئی وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے اور

اسے مکمل کرے پھر مسجد آئے تو صرف صلاۃ ادا کرنے کے ارادہ سے آئے تو

Marfat.com

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے خوش ہوتا ہے جیسے گھر کے لوگ کسی اپنے دور گئے ہوئے عزیز کی واپسی پر خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی نظر شفقت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اَسْوَدَ اَوْ اِمْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ یَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ. فَقَالَ اَفَلاَ كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ بِهٖ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ اَوْقَالَ عَلٰی قَبْرِهَا فَاَتٰی قَبْرَهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۸) واللفظ لہ	جلد۱	صفحہ۱۶۰
ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد۲	صفحہ۲۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
صحیح سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۵۰)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۶

Marfat.com

صحیح مسلم رقم الحدیث (۹۵۶) جلد۲ صفحہ۳۵۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ والی عورت مسجد سے (روزانہ) تنکے چنا کرتی تھی، جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ مرگئی۔ حضور نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے عرض کی:

یارسول اللہ! اس کا انتقال ہوگیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی صلاۃ الجنازہ ادا کی۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ (اَوْ شَابًّا) فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا (اَوْ عَنْهُ) فَقَالُوْا: مَاتَ ، قَالَ "اَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ" قَالَ : فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا (اَوْ اَمْرَهُ) فَقَالَ: "دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ" فَدَلُّوْهُ. فَصَلّٰی عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ

Marfat.com

اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَ ةٌ ظُلْمَةٌ عَلٰى اَهْلِهَا. وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِىْ عَلَيْهِمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٩٥٦)	جلد٢	صفحہ٣٥١
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (٧٠١٤)	جلد٤	صفحہ٧٨
قال شعیب:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (٢٤٤٦)		صفحہ٣٢١
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٦٣٤)	جلد١٤	صفحہ٢٨١
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (٣٢٠٣)	جلد٣	صفحہ١٦١
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٣٢٠٣)	جلد٢	صفحہ٣٠٠
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (١٢٩٩)	جلد٢	صفحہ٢٧٢
شرح السنۃ	رقم الحدیث (١٤٩٩)	جلد٥	صفحہ٣٦٣
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٥٢٧)	جلد٢	صفحہ٢٤٤
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٢٤٧)	جلد٢	صفحہ٢٥
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٢٧٢)	جلد١	صفحہ٤٤٨

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مفقود پایا تو اس کے بارے میں حاضرین سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اس کا انتقال ہوگیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟

راوی حدیث بیان کرتے ہیں گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو بالکل معمولی سمجھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

انہوں نے اس کی قبر کی نشان دہی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر (ہی) صلاۃ الجنازہ ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا:

بیشک یہ قبور اھل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ان پر میرے صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان قبور کو ان کیلئے منور فرمادیا ہے۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم رحمۃ للعالمینی کی خلعتِ زیبا زیب تن فرما کر اس عالم آب وگل میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا شفقت و پیار ہیں۔ آپ اپنی امت کے ہر فرد کے خیر خواہ ہیں ان میں سے جو بھی کوئی نیک کام کرتا آپ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشی ہر اھل ایمان کیلئے سعادتوں کی سعادت ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد شریف میں آتی جھاڑو دیکر چلی جاتی۔ مسجد شریف میں کوئی تنکہ دیکھتی اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے بظاھر یہ ایک معمولی عمل ہے لیکن جو لجپال ہو اس کا کام لجپالی ہی ہوا کرتا ہے اس عمل کو دیکھنے والے افراد تو معمولی سمجھیں لیکن امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے معمولی نہیں سمجھ رہے آپ کی نگاہِ پاک میں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے آپ کے معبود حقیقی اللہ جل جلالہٗ کے گھر کوئی صاف کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر توجہ نہ فرمائیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

بہرحال ایک رات اس عورت کا انتقال ہوگیا وہ اس دارفانی کو خیر باد کہہ گئی۔ لوگوں نے اس کی ظاہری صورت کی بنا پر اور معمولی خاندان سے ہونے کی بنا پر اسے کوئی اہمیت نہ دی اور رات کی تاریکی میں ہی اسے

Marfat.com

سپرد خاک کردیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے جمیع افراد کے حالات سے باخبر ہیں اس عورت کی حالت بھی آپ سے مخفی نہ تھی لیکن اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے اور اپنی امت کو درس دینے کیلئے آپ نے فرمایا:

اَفَلا کُنتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ؟ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔

یہ عورت کس درجہ خوش بخت تھی کہ اس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ جس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جائیں وہ قبر یقیناً رشک ارم ہے اور قبور میں اس کا ایک مقام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر جا کر صلاۃ الجنازہ ادا فرمائی:

یہ عورت مسجد سے محبت کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی محبت سے محروم نہیں رکھا۔

یہ عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے باطن کو اجلا و مصفا بنا دیا تھا۔

یہ عورت مسجد کی طرف آتی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

Marfat.com

اس کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر جلوہ گری فرمائی۔

اہل ایمان آیئے! ہم بھی مساجد سے محبت کریں اسکی صفائی وطہارت کا اہتمام کریں۔ یقین رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض مبارک صرف اس دور تک نہ تھا بلکہ یہ فیضان قیامت تک جاری وساری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اس عورت کے نبی نہ تھے بلکہ ہر کلمہ گو کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور کچھ بعید نہیں کہ آج جو لوجہ اللہ مسجد کی صفائی کرتا ہے کل جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر کو بھی کرم نوازیوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

صحیح مسلم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِىْ عَلَيْهِمْ:

بیشک یہ قبریں اھل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے ان پر صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان قبور کو ان کیلئے منور فرماتا ہے۔

قبور تاریک جگہیں ہیں یہاں روشنی ونور نام کی کوئی چیز نہیں جو قبر میں چلا گیا وہ تاریکی وظلمت میں ڈوب گیا ہاں جس خوش قسمت کی قبر پر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ ادا کریں اس کیلئے استغفار

Marfat.com

فرمائیں اس کواپنی دعاؤں سے نوازدیں اسکی قبرنور سے بھر جاتی ہے اوراس کی قبرنور کامرکز قرار پاتی ہے۔

آج جنکی بھی قبریں اندر سے منور ہیں وجہ یہ ہے کہ ان پرنورالانوار سیدالابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر کرم ہے نوروالی سرکار نے اپنی دعا سے انکی قبر کومنور فرمادیا ہے۔

اے ایمان والے! ایسا کوئی عمل کرلے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راضی ہوجائیں پھر جب اللہ کے پیارے حبیب راضی ہونگے تو یقین رکھنا کہ وہ تیری قبر پر بھی کرم فرمائیں گے اور اسے انوار وتجلیات سے بھردیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوخوش کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل مساجد کی صفائی ونظافت ہے۔ آج مساجد سے محبت کرلیجئے اسکی صفائی کا اہتمام کیجئے جواباً اللہ کے محبوب اپنے جمال جہاں آرا سے تمہاری قبر کو قابل رشک بنائیں گے اور وہ جنت کا حصہ قرار پائے گی۔

Marfat.com

ملائکہ مشغول دعاء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلاَةٍ مَاکَانَتِ الصَّلاَ ةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلاَ ئِکَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ مَالَمْ یُؤْذِفِیْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷

Marfat.com

قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۵۰
قال ابوعیسٰی:	حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحۃ		
المصنف لعبدالرزاق:	رقم الحدیث (۲۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۵۸۰
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ۴۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۰۶)	جلد۸	صفحہ۱۹۶
قال احمد محمد شاکر:	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں داخل ہوتو صلاۃ کی ادائیگی جب تک اسے مسجد میں روکے رکھے وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

تم میں سے جس نے جہاں صلاۃ ادا کی اور وہ وہاں بیٹھا رہا تو جب تک وہ وہاں بیٹھا رہے ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما

Marfat.com

اے اللہ! اس پر رحم و کرم فرما

اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما

یہ دعائیں جاری رہتی ہیں جب تک کہ وہ صلاۃ ادا کرنے والا بے وضو نہ ہو جائے یا جب تک کسی کو اذیت نہ دے۔

-☆-

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جب بھی اہل ایمان مساجد میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اسکی عنایات کریمانہ کی پھوار شروع ہو جاتی ہے پھر جب تک مساجد میں مشغول عبادت رہیں اللہ کے ذکر کی لذت سے سرشار رہیں یہ رحمتیں اور برکتیں برستی رہتی ہیں۔

كَانَ فِىْ صَلَاةٍ مَاكَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ:

جب تک اھل ایمان صلاۃ ادا نہیں کر لیتے وہ صلاۃ میں ہیں۔

یعنی صلاۃ الجماعۃ (باجماعت نماز) ادا کرنے میں ابھی نصف گھنٹہ باقی ہے ایک مرد مومن صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے مسجد میں آ گیا اور اسکے انتظار میں بیٹھ گیا صلاۃ تو آدھ گھنٹہ بعد ادا کی جائے گی لیکن اللہ الکریم کی کرم نوازی ملاحظہ ہو کہ اس کا یہ آدھ گھنٹہ جو انتظار صلاۃ میں بسر ہو رہا ہے وہ بھی

Marfat.com

صلاۃ میں شمار ہوگا۔اسے اس آدھ گھنٹہ میں قیام رکوع وسجود کا ثواب مسلسل ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر، مسجد سے کس درجہ پیار ہے اور جو آدمی اسکے گھر کا رخ کرتا ہے اس پر بھی وہ کتنا شفیق ہو جاتا ہے مسجد داخل ہوتے ہی اسے عبادت کا ثواب دینا شروع کر دیتا ہے۔فرشتے اس کے اعمال نامہ میں صلاۃ کا ثواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب تک وہ صلاۃ ادا نہ کرے اس کا ثواب مسلسل لکھا جاتا ہے۔

اَلْمَلَائِکَۃُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِہٖ:

ملائکہ اللہ کی رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہے جس جگہ اس نے صلاۃ ادا کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات وکرم نوازیوں کا سلسلہ صرف صلاۃ ادا کرنے تک نہیں بلکہ یہ سلسلہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب تک صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا رہے کرم کی پھوار مسلسل برستی رہتی ہے بلکہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ کی رحمتوں کا جو بن نرالا ہو جاتا ہے اسکے ملائکہ، اسکے نوری فرشتے، معصوم مخلوق دست بدعا ہو جاتی ہے اور عرض کرتی ہے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ

اللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما،
اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔

یہ خاک کا پتلا کس درجہ فیروز بخت ہے جب عبادت کر کے صلاۃ ادا کر کے اللہ کے گھر میں بیٹھا ہے تو نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں شروع کر دیتی ہے اس کی مغفرت اسکے لئے رحمت اور اسکی قبولیت توبہ کی دعائیں کی جاتیں ہیں۔ اولاد آدم کی کتنی خوش بختی ہے کہ نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں کرتی ہے اور جس کے لئے دعائیں فرشتے کریں اس کے مقدروں کی رفعت کا عالم کیا ہوگا۔ یہ فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتے تو انکا دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ امتی کس درجہ فائق ہے کہ جس کیلئے اللہ فرشتوں کو حکم دے کہ اس کیلئے دعائیں کرو۔ تو یقین جانیئے ایسا آدمی اللہ کی مغفرت اسکی رحمت اور اسکی جانب سے قبولیت توبہ کی سعادت لے کر اٹھتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَایَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلاَةٍ مَاکَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ یَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ تَقُوْلُ الْمَلاَئِکَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ اَوْیُحْدِثَ

فَقِیْلَ مَایُحْدِثُ! قَالَ یَفْسُوْاَوْیَضْرُط.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۱	صفحہ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۳
مسند ابوعوانہ	رقم الحدیث (۱۳۲۰)	جلد۱	صفحہ۳۶۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۴۴)	جلد۹	صفحہ۱۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

بندہ جب تک اپنے مصلّٰی میں بیٹھا صلاۃ کا انتظار کرتا ہے تو وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

ملائکہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں

اے اللہ! اس کے گناہ معاف کردے

اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما

فرشتوں کی ان دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جب تک کہ صلاۃ ادا کرنے والا واپس نہ پلٹ جائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔

-☆-

گناہوں کی معافی کا آسان طریقہ:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : مَنْ كَانَ كَثِيْرَ الذُّنُوْبِ وَاَرَادَ اَنْ يَحُطَّهَا عَنْهُ بِغَيْرِ تَعْبٍ فَلْيُغْتَنِمْ مُلاَزَمَةَ مَكَانِ مُصَلاَّهُ بَعْدَالصَّلاَةِ يَسْتَكْثِرُ مِنْ دُعَاءِ الْمَلاَئِكَةِ وَاسْتِغْفَارِهِمْ لَهُ فَهُوَ مَرْجُوٌّ "اِجَابَتُهُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "وَلاَ يَشْفَعُوْنَ اِلاَّ لِمَنِ ارْتَضٰى"

اعلام الساجد صفحہ ۲۱۴

ابن بطال کہتے ہیں: جو آدمی کثیر الذنوب ہو اور یہ چاہے کہ اس کے گناہ بغیر مشقت کے مٹا دیئے جائیں تو اسے چاہیئے کہ مسجد میں جس جگہ اس

Marfat.com

نے صلاۃ (نماز) ادا کی ہے صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہے تا کہ وہ اپنے حق میں فرشتوں کی دعائیں کثیر تعداد میں حاصل کر سکے اور اپنے حق میں انکا استغفار بھی لے سکے۔ اسے امید رکھنی چاہیئے کہ اس کے حق میں فرشتوں کی دعا قبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی. (سورۃ الانبیاء ۲۱/ ۲۸)

وہ فرشتے سفارش نہیں کرتے مگر اس کی جسے وہ پسند فرمائے۔

شارح بخاری حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا سھل اور مفید نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

جس کی زندگی گناہوں اور معصیتوں میں گزر گئی اب اسے آخرت یاد آئی علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری یاد آئی اب اسکی تمنا ہے کہ اسکے گناہ مٹا دیئے جائیں اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے اسکے لئے آسان اور سھل طریقہ یہ ہے کہ

وہ مسجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے۔ زبان قلب وقالب سے ذکر کرتا رہے جب تک وہ بیٹھا ہے فرشتے اللہ سے عرض کرتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ.

اے اللہ اس کے گناہ معاف کر دے اے اللہ اس پر رحم فرما دے۔

Marfat.com

جب تک یہ بیٹھا رہے گا فرشتوں کی پاک زبان سے اس کیلئے یہ کلمات جاری رہیں گے۔فرشتوں کی یہ دعائیں انشاءاللہ رنگ لائیں گی اور اسے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا کر دیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی

فرشتے اسی کیلئے دعائیں اورالتجائیں کرتے ہیں جو اللہ کو پسند آتا ہے۔مسجد میں صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا ہے وعدہ الٰہی کے مطابق فرشتے اسکے لئے دعاءواستغفار کرتے ہیں فرشتوں کی دعاءواستغفار سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتا جاتا ہے۔ہوسکتا ہے ابتداء میں اسکے چند گناہ معاف کیے جائیں لیکن جب وہ مسلسل بیٹھا ہی رہے گا ور ہر صلاۃ کے بعد بیٹھے گا تو یقیناً ایک وقت وہ آئے گا کہ اسکے جملہ گناہ معاف کردیے جائیں گے اوراسکی لوحِ دل کو گناہوں کی ظلمات سے پاک وصاف کر دیا جائے گا۔

ہاں وہ بندہ مومن جو پہلے ہی نیک ہے وہ مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اسکے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں یہ دعائیں اس کے درجات کی بلندی کی باعث ہیں اوراسے قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز کرنے کا ذریعہ ہیں۔

Marfat.com

اوتاد المساجد

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَاداً، اَلْمَلاَئِکَةُ جُلَسَاؤُهُمْ اِنْ غَابُوْا یَفْتَقِدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوا عَادُوْهُمْ وَاِنْ کَانُوا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ ثُمَّ قَالَ جَلِیْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰی ثَلاَثِ خِصَالٍ اَخ" مُسْتَفَاد" اَوْ کَلِمَة" مُحْکَمَة" اَوْرَحْمَة" مُنْتَظِرَة".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک	جلد۲	صفحہ۲۹۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین	
تلخیص المستدرک	جلد۲	صفحہ۳۹۸
قال الذھبی:	صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۸۸)	جلد۹ صفحہ۲۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن	

Marfat.com

المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۲۰۵۸۵) جلد۱۱ صفحہ ۲۹۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ اوتاد المساجد ہیں۔ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہمنشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت، تیمارداری کرتے ہیں، اگر وہ کسی حاجت میں ہوں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا:

جلیس المسجد (مسجد میں بیٹھنے والا) تین خصال پر ہے:

۱۔ اخ مستفاد (ایسا بھائی جس سے استفادہ کیا جاتا ہے)

۲۔ کلمہ محکمہ

۳۔ رحمۃ منتظرۃ

اوتاد المساجد:

بعض چیزوں کے بنانے میں میخ (کیل) استعمال ہوتے ہیں مثلاً میز کرسی وغیرہ کے پائے میخ کی وجہ سے پیوست ہوتے ہیں اس میز کے جوڑوں میں کیل استعمال ہوتے ہیں اس میز کا قیام ان میخوں کی وجہ سے ہے

Marfat.com

اگر یہ نہ ہوں تو میز میز نہ رہے بلکہ منتشر ہو جائے۔ میخ ہی ایسی چیز ہے جس نے ایک میز و کرسی کو قائم رکھا ہوا ہے۔ ان کے اعضا آپس میں ملے ہیں تو میخ کی وجہ سے ان میں اتصال ہے تو میخ کی وجہ سے اور وہ پوری چیز حسن سے آراستہ ہے تو بھی اس میں میخ کا بنیادی کردار ہے۔

مساجد اللہ کے گھر ہیں اور بیت اللہ کی ایک ظاہری تعمیر ہے اور ایک اس کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے۔ ظاھری تعمیر میں دیورایں چھت اور دروازے ہیں ان کو آپس میں پیوست رکھنے کیلئے مختلف قسم کے مصالحہ جات استعمال ہوتے ہیں۔ اس سازوسامان کی وجہ سے دیواریں ایک دوسرے سے پیوست ہیں اور چھت ان پر قائم ہے۔ اگر یہ سامان کمزور ہو یا یہ اپنی طاقت ختم کردے تو مسجد کی دیواریں قائم نہ رہ سکیں اور مسجد چھت سمیت گر جائے گی۔

اسی طرح مسجد کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے اور اس میں بنیادی کردار اللہ کے مخصوص بندوں کا ہے جنہیں اوتاد المساجد کہا جاتا ہے مسجد کی رونق مسجد کی آبادکاری ان کے دم قدم سے ہے اگر یہ موجود ہیں تو مسجد آباد ہے وہاں ذکر الٰہی کی کثرت کرنے والے ہیں صلاۃ ادا کرنے والوں کا ایک جم غفیر ہے اگر یہ نہ ہوں تو مسجد کی رونق مانند پڑ جاتی ہے وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں کی

Marfat.com

قلت ہوتی ہے اگر کوئی آ بھی جائے تو بددلی سے صلاۃ ادا کرتا ہے۔ایسے خوش قسمت افراد جن سے مسجد کی آبادکاری وابستہ ہے یہ مسجد کی باطنی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ان کا وجود مسعود سراپا رحمت ہوتا ہے ان کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا ان کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے والا سعادت مند ہوا کرتا ہے یہ اخلاق کے پیکر جن کے انگ انگ میں ذکر الٰہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اگر ظاہری طور پر کسی ویران و بے آباد جگہ میں فروکش ہو جائیں اور وہاں ظاہری مسجد کا ڈھانچہ تک نہ ہو تو پھر بھی دیکھتے دیکھتے وہ ویران جگہ آباد ہو جاتی ہے اور ان کے دم قدم سے جنگل میں منگل کا سماں ہوتا ہے اور جہاں وہ بیٹھتے ہیں وہ جگہ مسجد کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں اور سر بندگی جھکانے والوں کی کثرت ہوا کرتی ہے وہ بھی وہاں جام توحید لبوں سے لگاتے ہیں اور مے توحید سے شادکام ہوا کرتے ہیں۔ایسے سعید افراد شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں ''اوتاد المساجد'' کہلاتے ہیں۔

اَلْمَلَائِکَۃُ جُلَسَاءُ ھُمْ:

اوتاد المساجد جن سے مساجد کی آبادی وابستہ ہے اتنے خوش نصیب ہوتے ہیں کہ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہمنشین و جلیس ہوا کرتے ہیں۔انسان

Marfat.com

کے سیرت وکردار کی شناخت اس کے ہمنشین وجلیس سے ہوا کرتی ہے تو جن کے ہم نشیں وجلیس اللہ کی نوری مخلوق فرشتے ہوں تو ان کی عزت وعظمت کا عالم کیا ہوگا۔

ہر مخلوق اپنی ہم جنس سے محبت کرتی ہے اس کا راہ ورسم اور میل جول اپنی ہی جنس سے ہوا کرتا ہے۔ مثلاً انسان انسان کا ہم نشیں ہے تو گھوڑے اور خچر کو گھوڑے اور خچر سے انس ویگانگت ہے۔ یہ فرشتے نوری مخلوق ہیں اور لطیف ہیں انسان خاکی مخلوق کثیف ہے تو فرشتے لطیف ہوکر کثیف کے ہمنشیں کیسے ہوگئے تو اس کا جواب بالکل واضح ہے اوتاد المساجد ذکر الٰہی کی مے سے ہر وقت سرشار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد ان سے کثافت کو آہستہ آہستہ دور کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب ذکر الٰہی سے کثیف انسان لطیف بن جاتا ہے خاکی نوری کا روپ دھار لیتا ہے فرشی ہوکر عرش کی جانب محو پرواز ہوتا ہے اب جب ایسے افراد کا وجود لطیف ہوگیا تو لطیف مخلوق ان کی ہمنشیں ہوئی۔ ان کا وجود خاکی عارضہ سے نکل کر نوری ہوگیا تو نوری مخلوق فرشتے ان کے جلیس ہوئے۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ مسجد شریف میں تشریف فرما ہوتے اور آنے والوں کے دلوں کو مے توحید سے سرشار

Marfat.com

کررہے ہوتے کہ اچانک فرماتے حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتی آرہے ہیں ان کیلئے جگہ کشادہ کردو تھوڑی دیر کے بعد مفسر قرآن حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آتے۔

ایک دن کسی نے عرض کی حضور! قاضی صاحب ابھی تشریف نہیں لاتے بلکہ وہ مسجد سے باہر ہوتے ہیں آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں؟ تو آپ نے جواباً فرمایا جب میں فرشتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کھڑے ہوگئے ہیں تو مجھے علم ہوجاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مسعود لطیف ونوری ہوچکا تھا اس لیئے آپ کی نگاہ پاک نوری مخلوق کو دیکھ لیا کرتی تھی۔

اِنْ غَابُوْا یَفْتَقِدُوْھُمْ:

اوتادالمساجد اگر غائب ہوجائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔

جب کسی کو کسی سے محبت وانس ہوجاتا ہے تو وہ اس کی جدائی برداشت نہیں کرتا روزانہ اس کی صحبت میں بیٹھنے والا اگر کسی دن اسے نہ پائے تو اس کی کمی محسوس کرتا ہے اور اسکی تلاش وجستجو کرتا ہے۔ مسجد میں اپنا وقت گزارنے والے اور مسجد سے محبت کرنے والے کتنے بخت آور ہیں کہ فرشتے ان کے

Marfat.com

جلیس ہوا کرتے ہیں اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انکی کمی محسوس کرتے ہیں کیونکہ اللہ والا جہاں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا ہے اس جگہ اس کے انوار سرایت کر جاتے ہیں وہ جگہ باقی جگہوں سے ممتاز ہو جاتی ہیں نوری مخلوق جب اللہ والے کے ذکر وفکر کو دیکھتی ہے اسکی تسبیح ومناجات سے شاد کام ہوتی ہے تو انہیں اس جگہ اس اللہ والے کے انوار بھی نظر آتے ہیں اگر کسی دن وہ کہیں چلا جائے تو فرشتے اس کے انوار والی جگہ میں اسے نہ پا کر اسکی تلاش وجستجو کرتے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ فرشتے جس کی تلاش وجستجو کریں وہ بڑا سعادت مند ہے۔

وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ:

انسان کو بیماری کا عارضہ لاحق ہوتا رہتا ہے اور بیمار کی تیمارداری کیلئے لوگ آتے رہتے ہیں لیکن بیمار بیمار میں فرق ہوا کرتا ہے اگر بیمار اپنی قوم کا سردار ہے تو پوری قوم تیمارداری کیلئے آتی ہے اگر سرمایہ دار ہے تو سرمایہ والے اس کی تیمارداری کرتے ہیں اگر وہ غرباء ومساکین کا خیر خواہ اور ہمدرد ہے تو غرباء ومساکین اسکی تیمارداری کرتے ہیں اور اس کیلئے دست بدعا رہتے ہیں۔

لیکن اوتاد المساجد کی شان نرالی ہے اگر یہ بیمار ہو جائیں تو ان کی

Marfat.com

عیادت و بیمار پرسی کیلئے کوئی آئے نہ آئے اللہ کے فرشتے ضرور ان کی تیمارداری کرتے ہیں اس آدمی کے دار آخرت میں رتبہ ومقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جس کی بیمار پرسی کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بھیج دے۔ رحمت والے فرشتوں کا وجود سراپا رحمت ہے یہ جہاں بھی جائیں وہاں رحمت ہی رحمت ہوا کرتی ہے تو جو فرشتے تیمارداری کیلئے آئے اگر مریض کی حیاۃ باقی ہے ابھی اس کی زندگی کی سانسیں پوری نہیں ہوئیں تو فرشتوں کی تیمارداری سے مرض سے نجات مل جائے گی اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ابھی مرض سے شفا کا نہیں تو پھر اسکے درجات کی بلندی یقینی ہے اور اگر اس کی زندگی پوری ہو چکی ہے اور اسکے اس جہاں فانی سے جانے کا وقت آچکا ہے تو فرشتوں کی تیمارداری کا واضح مطلب ہے کہ وہ اس جہاں سے اپنی نعمتِ ایمان سلامت لیئے جارہا ہے اور اس جہاں سے ایمان سلامت لے جانا سب سے اہم بات ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَاابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ

Marfat.com

اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْعُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهُ یَاابْنَ آدَمَ ! اِسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ" فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْاَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ. یَاابْنَ آدَمَ! اِسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ" فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَهُ وَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ؟

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۸)	جلد۱	صفحہ۴۸۴
قال راوہ مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۹)	جلد۵	صفحہ۱۵۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۹۳)	جلد۱	صفحہ۷۱۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/	رقم الحدیث (۹۵۲)	جلد۱	صفحہ۵۶۳
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت کیوں نہیں کی؟

وہ عرض کرے گا اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے میں تیری کیسے عیادت کرتا؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا کیوں نہیں کھلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی

Marfat.com

نہیں پلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ الصمد ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ" اس کی شان ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیماری کو اپنی بیماری قرار دے رہا ہے۔تو جو فرزند آدم اپنی خواہشآت کو قربان کر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنی رضا گم کر دے اور اس کے گھر سے محبت کرے اور اس درجہ محبت کرے کہ جب تک ایک دن میں پانچ وقت اس کے گھر حاضری نہ دے لے اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا۔

اگر کوئی فرزند آدم ان کی تیمارداری نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں کیونکہ ان کی تیمارداری کیلئے نوری مخلوق موجود ہے۔ بلکہ اس حدیث پاک کی روشنی میں یہ الفاظ قابل غور ہیں

Marfat.com

اَمَاعَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ.

کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی اس کے ہاں پاتا۔

سبحان اللہ! قادر و قیوم اور بے نیاز اللہ کو اپنے بندے سے کس درجہ پیار ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں ہوتا ہے اور جس کے پاس اللہ تعالیٰ ہو اس کی عظمت و عزت کا کیا کہنا۔

اِنْ کَانُوْا فِیْ حَاجَۃٍ اَعَانُوْھُمْ:

اوتاد المساجد کو اگر کسی چیز کی ضرورت پیش آ جائے اگر کوئی انسان انکی مدد و اعانت کیلئے تیار نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے انکی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں اور فرشتوں کی یہ شان ہے

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ.

اللہ تعالیٰ جو انہیں حکم دیتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتے اوتاد المساجد کی مدد و اعانت اس لیئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس آدمی کے قرب الٰہی کا کیا کہنا جس کی مدد و اعانت کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

Marfat.com

اَخ "مُستَفَاد":

مسجد میں بیٹھنے والا مسجد کو اپنا وطن بنانے والا اللہ کی رحمتوں سے یوں لبریز ہوتا ہے کہ اس کا وجود سراپا خیر و برکت بن جاتا ہے اور لوگ خود بخود اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں وہ برکت رکھ دیتا ہے کہ قریب بیٹھنے والا بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔

کَلِمَۃ "مُحکَمَۃ":

اوتادالمساجد چونکہ دنیاوی محبتوں سے نکل چکے ہوتے ہیں انکا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے اس لیئے وہ فانی دنیا کی باتیں نہیں کرتے بلکہ باقی جہاں کی باتیں کرتے ہیں اور سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا بلکہ ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ سننے والے کی تقدیر بدل دیتے ہیں پھر وہ پند و نصائح اس کے قلب میں یوں پیوست ہوتے ہیں کہ اس کا دل بھی فانی لذتوں سے برائت کا اظہار کر دیتا ہے اور پھر وہ بھی باقی جہاں کی لذتوں سے شاد کام ہوتے ہیں۔

اوتادالمساجد مسجد میں بیٹھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے سیرت و کردار کو آراستہ کرتے ہیں یا اپنے اسلاف کے اقوال مبارکہ سے دل کی کھیتی کو سیراب کرتے ہیں یہ

Marfat.com

سب باتیں بڑی محکم ہیں۔قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے یہ دونوں دلوں کو جلا بخشنے کیلئے کافی ہیں اور وہ نفوس قدسیہ جنکے سینے مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور وفروزاں ہیں انکی باتیں بھی ریا کے داغوں سے پاک ہوتی ہیں اس لیئے ان کے اقوال تاثیر سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

رَحْمَة" مُنْتَظَرَة":

اوتادالمساجد چونکہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ کر اللہ کے گھر بیٹھے رہتے ہیں اسی کے ذکر میں مست رہتے ہیں تو یقیناً ان پر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے وہ جب بھی بیت اللہ میں بیٹھتے ہیں رحمت الٰہیہ کے انتظار میں بیٹھتے ہیں رحمت کے انتظار میں بیٹھنا رحمت میں ہی بیٹھنا ہے۔

Marfat.com

آگ سے آزادی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِى مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لاَ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُوْلٰى مِنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عِتْقاً مِنَ النَّارِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۴۵) جلد ۱

قال المحقق: حسن

الصحیحہ رقم الحدیث (۲۶۵۲)

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۹۸) جلد ۱ صفحہ ۴۳۴

قال محمود محمد محمود: اسنادہ حسن

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۵۷) جلد ۱ صفحہ ۲۴۵

قال الالبانی: صحیح

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۱) جلد ۱ صفحہ ۲۷۴

Marfat.com

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۱) جلد ۱ صفحہ ۱۴۸

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے

جس نے چالیس راتیں مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی (اس اہتمام کے ساتھ) کہ اس کی صلاۃ العشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے لکھ دیتا ہے کہ یہ آگ سے آزاد ہے۔

-☆-

کسی جرم کی پاداش میں انسان کو جیل جانا پڑ جائے تو وہاں سے آزادی کیلئے ہزاروں جتن کرتا ہے جیل سے باہر آنے کیلئے اپنے تمام ذرائع استعمال کرتا ہے۔ اس کے عزیز واقارب بھی چین سے نہیں بیٹھتے اس کو چھڑانے کیلئے ان کو بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے تو بھی دریغ نہیں کرتے۔

قیامت کا عذاب سخت ترین عذاب ہے قہر خداوندی سے انسان کے پسینے چھوٹ رہے ہونگے جب اسے جرموں کی پاداش میں آگ میں داخل کیا جائے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ اللہ ذولا لجلال والاکرام کی نافرمانی کتنی مہنگی

Marfat.com

ہے۔اس عذاب سے چھٹکارے کیلئے اس وقت اس سے تمام ذرائع مفقود ہونگے وہ بے بس ہوکر نہایت حسرت سے داخل جہنم ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عذابِ نار سے رہائی کیلئے ایک سہل اور آسان نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

چالیس دن مسجد جاکر صلاۃ باجماعت یوں ادا کی جائے کہ پہلی رکعت تک فوت نہ ہوتو اللہ تعالیٰ اس کیلئے آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

سبحان اللہ! ایک بندہ مومن کیلئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی رحمتیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل اللہ تعالیٰ کس درجہ رحیم وکریم ہے کہ چالیس دن صلاۃ باجماعت سے آگ سے رہائی مل جاتی ہے۔

اللہ رحیم وکریم سے یہ امید رکھنی چاہیئے کہ

جو شخص یہ عہد پیمان کرلے کہ وہ چالیس دن صلاۃ باجماعت ادا کرے گا اور اس کی پہلی رکعت بھی صلاۃ الجماعت کے بغیر نہیں گزرے گی اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت شامل حال رہی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت اس کی دستگیری کرتی رہی تو اسے اس نیک عمل کے طفیل ہمیشہ مسجد جاکر صلاۃ الجماعت کی سعادت مل جائے گی اور کریم اللہ کی کرم

Marfat.com

نوازیاں اسے گناہوں کی آلودگیوں سے بھی محفوظ رکھیں گی۔ پھر وہ ایک مردمومن کے روپ میں اپنی حیاۃ مستعار کے دن گزارے گا کہ وہ جہاں سے بھی گزر جائے گا اھل ایمان اس کے وجود سے راحت وآرام پائیں گے اورقدسی بھی سلامی کیلئے تیار ہونگے۔

Marfat.com

قیامت کو نور تام

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

خوش خبری سنا دیجئے!

ان افراد کیلئے جو رات کے اندھیروں میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مساجد کی طرف چل کر آتے ہیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

-☆-

دن اور رات کا نظام سورج کے طلوع وغروب کے ساتھ وابستہ ہے سورج طلوع ہوتے ہی ہر طرف اجالا ہو جاتا ہے۔ روشنی سے ہر چیز نہا جاتی ہے لیکن سورج کے غروب ہوتے ہی تاریکی کا بسیرا ہو جاتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے ہر چیز تاریکی میں ڈوب جاتی ہے ہر طرف ظلمت ہی ظلمت اور اندھیرا ہی اندھیرا ہو جاتا ہے۔

انسانی زندگی خطرات سے عبارت ہے خطرات ہر وقت انسان کے درپے آزار ہیں لیکن دن کی نسبت رات کو اور روشنی کی نسبت تاریکی میں زیادہ خطرات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ دیوانے ایسے بھی ہیں جنہیں کسی

Marfat.com

کی کوئی پرواہ نہیں دن ہو یا رات ان کے سروں سے سودائے عشق الٰہی نہیں نکلتا ان کا کیف انہیں ہر حال میں خراماں خراماں مساجد کی طرف لے جاتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا بندہ عشق الٰہی کی مے سے مست ہو کر تاریکیوں میں بھی مساجد کا رخ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کرم اسے محروم نہیں رکھتا بلکہ اتنا کرم فرماتا ہے کہ انسان کو انسان ہوتے ہوئے اپنی تنگ دامانی کا احساس ہوتا ہے۔ ایسے خوش بخت آدمی کیلئے جو تاریکیوں میں اندھیروں میں مساجد کا رخ کرتا ہے اسکی جبین اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سجدے کرنے کیلئے بے تاب ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوب نوازے گا۔ اسے نور کی نعمت عطا فرمائیگا۔

قیامت کے دن نور کا ہونا ایمان کی نشانی ہے نور اھل ایمان کو نصیب ہوگا۔ اس حدیث پاک سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والے کے ایمان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے گا۔ کیا صلاۃ ادا کرنے والے کیلئے یہی ایک انعام کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی حفاظت فرمائے گا اور وہ دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔

Marfat.com

قیامت کے دن جس کے پاس نور کا ایک ذرہ ہوگا وہ بھی رحمتِ الٰہی سے معمور ہوگا تو اندازہ لگایئے جس کے پاس نور تام ہوگا اس پر رحمات الٰہیہ کا جو بن کیسا ہوگا۔ مسجد سے محبت کرنے والا اور اسکی طرف تاریک راتوں میں چل کر آنے والا اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے مالا مال ہوگا اس کے پاس مکمل نور ہوگا وہ نور نہیں جو ہماری نظر میں تام ہے بلکہ وہ نور جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک میں تام ہے۔

مفہوم واضح ہوا مساجد کی طرف چل کر آنے والا نور تام والا ہے اور نور تام والا میدان حشر کے ھول سے محفوظ ہوگا۔ سورج کی تپش اور گرمی سے مامون ہوگا۔ ظل الٰہی میں بڑے آرام وسکون سے جلوہ گر ہوگا۔ حوض کوثر کے جام لبوں سے لگا رہا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا۔ اسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ میدان حشر میں اس کا سر نوری تاج سے جگمگا جائے گا۔ اسے بڑے امن وعافیت سے پلصراط سے گزار کر داخل جنت کر دیا جائے گا۔

یہ سب برکات نور تام کی ہیں اگر نور تام ہے تو یہ تمام اشیاء بلکہ اس سے بھی مزید اس کے مقدر میں ہونگی۔

اے مساجد سے محبت کرنے والے خوش بخت! دیکھ تیرے پروردگار

Marfat.com

نے تیرے لئے کتنا کچھ تیار کیا ہے اس محبت میں اضافہ کرتے جانا کہ زندگی کے آخری سانس تک محبت مساجد کے دیپ جلاتے جانا۔

اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہواور مساجد سے رغبت کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : لِيَبْشَرِ الْمَشَّاؤُوْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۸۰) جلد۱ صفحہ۴۲۶

قال محمود محمد محمود: صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۳۹) جلد۱ صفحہ۲۴۰

قال الالبانی: صحیح

المستدرک للحاکم جلد۱ صفحہ۲۱۲

قال الحاکم: صحیح علی شرط الشیخین

Marfat.com

تلخیص المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۱۲
قال الذھبی:	علی شرطھما		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۸۰۰)	جلد۶	صفحہ۱۴۷
قال المحقق:	حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۸)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال المحقق:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

رات کے اندھیروں میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مسجدوں کی طرف آنے والے خوش ہوجائیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

-☆-

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرما کر اپنی کشت ایمان کو تر و تازہ کیجئے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ اللّٰه لَيُضِئُ لِلَّذِيْنَ يَتَخَلَّلُوْنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِى الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

مجمع الزوائد	رقم الحديث (۲۰۸۰)	جلد۲	صفحہ۱۴۸
قال الھیثمی:	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
صحیح الترغیب والترھیب/	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد۱	صفحہ۲۴۶
قال الالبانی:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو افراد رات کی تاریکی میں کثرت سے مساجد میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لیئے قیامت کے دن چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

-☆-

تاریک راتوں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والے خوش بخت

Marfat.com

افراد کو کامل و مکمل نور تو ملے گا ہی جس سے ان کے چہرے چاند کو شرمارہے ہونگے ان کے اعضاء نور میں دھلے ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ ان پر مزید کرم یوں فرمائے گا کہ

ان کیلئے چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

آج اس عالم دنیا میں جب کسی کی بارات گزرتی ہے، دولھا کا چہرہ اندرونی خوشی کے سبب دمک رہا ہوتا ہے لیکن باراتیوں کو اور اھل محبت کو پھر بھی چین نہیں آتا انکا جی نہیں بھرتا۔ پھول کی پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں، قمقمے روشن کیے جاتے ہیں اس گزرگاہ کو سجایا جاتا ہے چمکایا جاتا ہے جہاں سے دولھا نے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ احباب کی محبت کی نشانی ہوا کرتی ہے اور یہ انکی طرف سے واضح اعلان ہوتا ہے ہماری دعا ہے اللہ یہ خوشیاں دائمی عطا فرمائے۔

بلاتشبیہ و تمثیل - اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا مساجد سے محبت کرنے والا تاریک راتوں میں مساجد میں آکر سربندگی جھکانے والا قیامت کو خود سراپا نور ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جی نہیں بھرے گا بلکہ اس کا استقبال بھی نور سے ہوگا وہ جہاں سے جہاں سے گزرے گا اس جگہ کو نور کی پتیوں سے مزین کیا جائے گا اور اسکی گزرگاہ کو کرم والے نور سے منور کردیا

Marfat.com

جائے گا۔

نُور'' سَاطِع'':

سَطَعَ – سَطْعاً وَسُطُوْعاً النُّوْرُ : اِرْتَفَعَ وَانْتَشَرَ.

المنجد-/۳۳۳

سَطَعَ -النُور کا معنی ہے نور کا بلند ہونا اور پھیل جانا۔

قیامت کے دن مساجد سے محبت کرنے والے اور انکو آباد کرنے والے افراد کیلئے بلند ہوکر پھیل جانے والے نور سے اللہ تعالیٰ روشنی فرمائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جس نور کو بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا فرمائیں اس کی بلندی اور اسکے پھیلاؤ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔یعنی وہ جہاں سے جہاں گزرے گا یہ بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا نور اس کا استقبال کرے گا۔

دار آخرت کی نعمتوں کو فنا نہیں وہ اللہ الباقی کی کرم نوازی سے باقی اور ابدی ہیں۔ یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا تاریکیوں میں مساجد کا رخ کرنے والے کا جس نور سے استعبال کیا جائے گا وہ نور فانی نور نہیں بلکہ باقی نور ہے تو یہ مساجد کو آباد کرنے والا جہاں جہاں سے گزرے گا

Marfat.com

وہاں بلند ہوکر پھیل جانے والا نور بھی ہمیشہ رہے گا تا کہ ابدالاباد تک جو بھی اسے دیکھے سبحان اللہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ مساجد اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا یہاں سے گزر گیا ہے۔

وَمَاذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ.

Marfat.com

ظلّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّهٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لاَ تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰه خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (٦٦٠) جلد ۱ صفحہ ۲۰۹

Marfat.com

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۱)	جلد۲	صفحہ۴۱۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد۴	صفحہ۵۹۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد۲	صفحہ۳۵۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۳۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۲۸)	جلد۹	صفحہ۲۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد۱	صفحہ۲۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
التمھید ابن عبدالبر		جلد۲	صفحہ۲۸۰
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۶۸۷)	جلد۱۲	صفحہ۲۳۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

سات خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن اس کے ظل کے علاوہ کوئی ظل نہ ہوگا۔

Marfat.com

۱۔ عدل وانصاف کرنے والا حکمران۔

۲۔ جوان جس کی نشو ونما عبادت الٰہی میں ہوئی۔

۳۔ وہ مرد جس کا دل مساجد سے معلق ہے۔

۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی اس پر انکا اجتماع ہوا اور اسی پر وہ جدا ہوئے۔

۵۔ وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶۔ وہ آدمی جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے راہِ الٰہی میں کیا دیا ہے۔

۷۔ وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

-☆-

ظل الٰہی:

قیامت کے دن سورج آگ برسا رہا ہوگا گرمی اور تپش انتہا پر ہوگی پسینے بہہ رہے ہونگے لیکن کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے

Marfat.com

سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ ٹھنڈا سایہ راحت وآرام سے لبریز ہوگا جو اس سایہ میں آجائے گا سب غم بھول جائے گا میدان حشر میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے لیکن ظل الٰہی میں بیٹھنے والے شاداں وفرحاں ہونگے۔

ظل الٰہی سے مراد کیا ہے؟

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عرش الٰہی کا سایہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس سایہ کی نسبت اپنی طرف کردی ہے اس ٹھنڈے سایہ کو ظل الٰہی کہا گیا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو ایک سایہ پیدا فرمائے گا اور اسے شرف وکرامت بخشنے کیلئے اس کی نسبت اپنی طرف فرمادی ہے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس کی مراد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں ویسے بھی اُس جہاں میں وہ وہ انعامات ہیں جو آج انسانی عقل وخرد میں نہیں آسکتے۔

حدیث پاک کے یہ الفاظ شاھد ہیں:

مَالاَ عَیْنٌ رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ.

جنت میں وہ انعامات ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا گزر ہوا۔

Marfat.com

جب جنتی انعامات بشر کی فہم وسوچ سے وراء ہیں تو جسے اللہ تعالیٰ نے ظل اللہ کہا ہے وہ کیسے ذھن میں آ سکتا ہے۔اس لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں

ظِلُّ اللّٰهِ حَقّ'' وَ كَيْفِيَّتُهٗ مَجْهُوْلَة'' وَالسَّوَالُ عَنْها بِدْعَة''

ظل اللہ حق ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس کی حقیقت کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

یہی وہ سایہ ہے جس میں بیٹھ کر درج ذیل اہل ایمان مزے لوٹ رہے ہونگے:

اَلاِمَامُ الْعَادِلُ:

عدل وانصاف کرنے والا حکمران

مسند حکومت پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بچھونا ہے۔ جہاں ہر قسم کے لوگوں کے مطالبات اور انکی توقعات ہیں ان توقعات کو پورا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں پھر حکومت کا نشہ عجب نشہ ہے یہاں آ کر اکثر اللہ کو بھول جاتے ہیں انہیں اپنی موت بھول جاتی ہے وہ ظلم وعدوان پر اتر آتے ہیں اور ظلم کی چکی یوں پستی ہے کہ الامان الحفیظ۔ طاقت کا نشہ انسان کو فرعون بنا دیتا ہے۔اس کا نفس امارہ سرکشی کی حدود کو پھلانگ جاتا ہے جب وہ

Marfat.com

زیادتی پر آتا ہے تو کسی کو بھی معاف نہیں کرتا۔

نفس امارہ کم تر از فرعون نیست

ہاں وہ خوش قسمت اہل ایمان جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر آپے سے باہر نہیں ہوتے بلکہ اقتدار کو ایک امانت تصور کرتے ہوئے مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے ہیں عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے مخلوق سکھ کا سانس لیتی ہے ہر طرف اطمینان وسکون کی بہاریں ہوتی ہیں ایسے عادل حکمران اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہیں جب تک تمام رعایا کھانا نہ کھالے وہ اپنے حلق سے نوالہ نہیں اتارتے جب تک مظلوم کو انصاف نہ مل جائے انہیں چین نہیں آتا۔ رعایا تو رات آرام سے سوتی ہے لیکن عدل وانصاف کرنے والا حکمران ساری رات رعایا کے غم میں بے قرار رہتا ہے۔ اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار جرم کرے تو اسے بھی سزا دینے سے نہیں ہچکچاتا بلکہ اگر اس کا اپنا بیٹا اس کا جگر پارہ بھی جرم کر لیتا ہے تو اسے بھی سرعام کوڑوں کی سزا دیتا ہے ایسے خوش قسمت افراد کیلئے قیامت کے دن ظل الٰہی انتظار کر رہا ہوگا۔ جیسے ہی لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے انہیں ظل الٰہی میں جگہ دے دی جائے گی۔

Marfat.com

شَابَّ " نَشَأَ فِی عِبَادَةِ اللّٰه:

وہ جوان کتنا سعادت والا ہے جس کی جوانی عبادت الٰہی میں بسر ہورہی ہے اس کا دامن معصیتوں کے داغوں سے پاک ہے اس کے چہرے پر اطاعت الٰہی کا نور ہے وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں لگا رہتا ہے اس کا ہر سانس خالق و مالک کے ذکر سے لبریز ہے وہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ چکا ہے اسے دنیا اور متاعِ دنیا سے کوئی سروکار نہیں وہ اللہ الباقی کی یاد میں مگن ہے۔

اس جوان کے بختوں پر نثار جائیں جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی میں گزر رہی ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا فدائی ہے وہ سر سے لے کر پاؤں تک سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اس کی آنکھیں خشیت الٰہی سے جھکی ہوئی ہیں اس اسکی زبان ذکر الٰہی کے مے سے تر و تازہ ہے نفس اور خواہشات نفس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا نفس پوری قوت صرف کرتا ہے کہ اسے مغلوب کر دیا جائے لیکن وہ تائید الٰہی سے اس درجہ طاقت ور ہے کہ شیطانی ونفسانی قوتیں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔

یہ وہ جوان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حقیقی جمال وکمال سے نوازا ہے

Marfat.com

اس کی آنکھوں کا خمار بتاتا ہے کہ اس کی راتیں جلوہ الٰہی میں بسر ہوتی ہیں یہ ذکر الٰہی میں اس درجہ مستغرق ہو چکا ہے کہ اس پر دیوانگی کا گمان ہوتا ہے لیکن سن لیجئے ایسے دیوانے کی ایک دیوانگی پر ہزاروں فرزانے قربان کیے جا سکتے ہیں۔ یہ قرآن کریم سے حد درجہ محبت کرتا ہے قرانی انوار اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر جاتے ہیں۔ پھر یہ بولتا ہے تو قرآن کریم کی تائید واعانت سے بولتا ہے اور چلتا ہے تو انورا قرآن کی معیت میں چلتا ہے۔ ایسے ہی خوش قسمت جوان کیلئے قیامت کے دن ظل الٰہی میں جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

رَجُل" قَلْبُہٗ مُعَلَّق" بِالْمَسَاجِد:

عمارات کو رنگ وروغن کیا جاتا ہے انہیں آراستہ کیا جاتا ہے انکی سجاوٹ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ان میں قندیلیں لٹکائی جاتی ہیں غالیچے بچھائے جاتے ہیں لیکن جس عمارت میں مکین نہ ہو اسکی یہ سجاوٹ چہ معنی دارد جس عمارت کو کوئی آباد ہی نہ کرے تو یہ اہتمام کس کام کا۔ عمارت کا اصلی حسن اس کے مکیں سے ہوتا ہے۔

بیت اللہ۔ مسجد کی تعمیر کی جاتی ہیں اسے بڑے اہتمام سے بنایا جاتا ہے اس میں قندیلیں تک لٹکائی جاتی ہیں لیکن مسجد کا اصل حسن اس کے آباد

Marfat.com

کرنے والوں کی وجہ سے ہے مسجد اگر چہ ظاہر طور پر اتنی دل کش نہ ہو لیکن اس کے مکین وہاں صلاۃ ادا کرنے والے تقویٰ وطھارت کی دولت سے آراستہ ہوں ذکر الٰہی سے شاد کام ہوں وہ مسجد حقیقی طور پر آباد ہے اس مسجد کا حسن ہی حقیقت میں دوبالا ہے۔

وہ آدمی جس کا دل مساجد میں معلق ہے ہر وقت اسے مسجد کا خیال رہتا ہے اگر چہ وہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کا دل مسجد میں رہتا ہے اسے سکون ملتا ہے تو مسجد میں اسے آرام ملتا ہے تو مسجد میں وہ مسجد سے دور یوں ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی سے دور ہوتی ہے ایسے آدمی کو رجل'' معلق بالمساجد کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

مسجد میں قندیل سے مسجد منور ہوتی ہے اس میں اجالا ہوتا ہے لیکن مسجد کی حقیقی قندیل اس آدمی کا دل قرار پاتا ہے مسجد کے روحانی ماحول کو اس کا دل یوں منور کرتا ہے جیسے ظاہری ماحول کو قندیل منور کرتی ہے۔ مساجد میں حقیقی اجالا ایسے ہی افراد کی وجہ سے ہے یہ جیسے ہی مسجد میں داخل ہوتے ہیں مسجد میں ایک عجب کیف چھا جاتا ہے دلوں کے پیمانے چھلک اٹھتے ہیں انکی آمد سے ماحول جگمگ جگمگ کر اٹھتا ہے دلوں کی زبانیں فوراً سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد کرتی ہیں۔

Marfat.com

قیامت کے دن ایسے افراد کو بھی ظل الٰہی میں جگہ دی جائے گی۔

رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ:

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت بہت بڑی بات ہے۔اللہ تعالیٰ کیلئے ایک کلمہ گو کی اپنے دوسرے کلمہ گو بھائی سے محبت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے۔وہ محبت جو حرص ولالچ کے بغیر ہو اور اس محبت میں ذاتی مفاد نہ ہو تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے اور ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ فَاَرْصَدَاللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَخاً لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لاَ غَیْرَاِنِّی اَحْبَبْتُهٗ فِیْ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْاَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ.

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	جلد۲	صفحہ۳۳۱
قال شعیب الارونو:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد۵	صفحہ۱۴۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۵۰)		صفحہ۱۲۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۶۵)	جلد۱۳	صفحہ۵۱
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۶۲)	جلد۹	صفحہ۱۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۵۳)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۷
تھذیب الترغیب والترھیب			صفحہ۴۳۷

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے ایک بھائی کی دوسرے گاؤں میں زیارت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتے کو مقرر فرمادیا۔ جب وہ زیارت کرنے والا اس فرشتے کے قریب آیا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ تو اس نے کہا میرا ایک بھائی اس گاؤں میں ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے کہا کیا تجھ پر اس کا کوئی

Marfat.com

احسان ہے کہ جس کا تو بدلہ چکانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ کی رضا کیلئے اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں سن لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تو اپنے اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

-☆-

غور کیجئے! حدیث پاک میں مذکور آدمی صرف اللہ کی رضا کیلئے اپنے ایک دینی بھائی سے ملنے کیلئے نکلتا ہے تو اسکی راہ میں فرشتہ کھڑا اس کا انتظار کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے رضا الٰہی کیلئے اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سن لے اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لوجہ اللہ اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سے محبت کرنا قیامت کو ظل الٰہی میں جگہ دے دے گا جسے عرصہ محشر میں ظل الٰہی نصیب ہو وہ بڑا سعید ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق ہے۔

رَجُل'' دَعَتْهُ اِمْرَأَة'' ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّی اَخَافُ اللّٰهَ:

عورت کا فتنہ اعظم فتنہ ہے۔ اس فتنہ سے بچ نکلنے والا کامل الایمان ہوا کرتا ہے۔ عورت کے مکر و فریب سے محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت

Marfat.com

کے بغیر ناممکن ہے۔

منصب و جمال والی عورت خود دعوت دے ایسی صورت میں ظاہری طور پر کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ انسان نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنا دین وایمان ضائع کر جاتا ہے۔ ایسے نازک لمحات میں جو اپنے نفس پر قابو پا لے اور کہہ دے

اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تو یقیناً وہ آدمی تائید ایزدی سے مالا مال ہے اور اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کے حصار میں ہے۔

رَجُل'' تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا:

آدمی اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرے لیکن چھپا کر کرے کسی کو خبر نہ ہو ایسا آدمی یقیناً ریا کاری جیسی قبیح بیماری سے پاک ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہے وہ کسی سے داد کا طلبگار نہیں اور نہ دنیا میں سخی کے لقب سے مشہور ہونا چاہتا ہے۔ اس کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کی رضا ہے۔ ایسا آدمی جب صدقہ کرتا ہے اور اتنا چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے ایک ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کیا صدقہ کیا ہے یہ سعید روح قیامت کے دن ظل الٰہی کے مزے لے رہی ہوگی۔

Marfat.com

اتنا چھپا کر کرنا کہ بائیں ہاتھ کو علم ہی نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

اس کی ایک صورت بہت واضح ہے کہ انسان اپنی رقم سے کچھ رقم نکالتا ہے اور اسے دیکھے اور گنے بغیر صدقہ کر دیتا ہے تو اس نے کتنے پیسے صدقہ کیے اسکی اسے بھی خبر نہیں جب اسے خود خبر نہیں تو پھر اس کے بائیں ہاتھ کو کیسے خبر ہوگی۔ ایسا کرنے والا یقیناً پروردگار عالم کے خصوصی انعامات کا مستحق ہوگا۔

رَجُل'' ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ:

خلوت میں بیٹھ کر یوں ذکر الٰہی کیا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

جلوت کی بجائے خلوت میں ذکر کئی فوائد کا حامل ہے۔ یہ ریا کاری کے عیب سے مُعرّا ہوتا ہے۔ دلجمعی نصیب ہوتی ہے یکسوئی وہ نعمت ہے جو کسی کسی کو ملا کرتی ہے۔ عالم تنہائی میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا اور پھر اللہ کی محبت یوں غالب آئے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں بہت بڑی سعادت ہے۔ ایسے سعید آدمی کیلئے بھی ظل الٰہی ہوگا۔

Marfat.com

ضیافت الٰھیہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نُزُلاً کُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد۱	صفحہ۲۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۳۷)	جلد۵	صفحہ۳۸۵
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد۲	صفحہ۳۵۲
قال البغوی:	حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد۲	صفحہ۳۷۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۰)	جلد۳	صفحہ۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۵۷)	جلد۹	صفحہ۵۱۶

Marfat.com

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو صبح یا شام (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ جتنی مرتبہ وہ صبح یا شام مسجد کی طرف گیا، کے بدلے اس کی جنت میں مہمانی فرمائے گا۔

-☆-

جنت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشیں ہونگی۔ انسانی تصورات سے بڑھ کر وہاں نعمتیں ہونگی۔ جنت جنت ہے اس کی ہر نعمت حقیقی نعمت ہے اور اس کا ہر کمال حقیقی کمال ہے۔

ان ساری نعمتوں سے اس نعمت کا درجہ بہت بلند ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنی طرف فرمادے ساری نعمتیں جملہ اکرامات اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن ان میں سے جس نعمت وکرم کو وہ اپنا کہہ دے یقیناً وہ نعمت وکرم باقی انعامات سے فائق وبرتر ہے۔

جنت میں اس خوش بخت کے بختوں تک کسی کی رسائی ہے جس کے بارے میں خالق ومالک فرمائے

میں اس کی ضیافت ومہمانی کروں گا۔

Marfat.com

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اس کیلئے ہے جو وہ صبح وشام اللہ کے گھر، مسجد کی طرف کشاں کشاں جاتا ہے اس دنیا میں جتنی مرتبہ وہ اللہ کے گھر جائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اتنی ہی مرتبہ اس کی ضیافت ومہمانی کا اہتمام فرمائے گا۔

کھانے کی لذت اپنی جگہ لیکن کھلانے والے ہاتھ کی لذت وکیف کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جنت کی نعمتیں اپنی جگہ لیکن اللہ تعالیٰ کی ضیافت ومہمانی کے کیف وسعادت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اے بندۂ مومن!

آج اللہ کے گھر سے رشتہ استوار کیجئے۔ مسجد سے محبت کیجئے صبح وشام قصداً بیت اللہ کی زیارت کیجئے اس میں صلاۃ ادا کیجئے۔ اس پاک وطیب جگہ سے تعلق ورشتہ ختم نہ کیجئے تو یقین رکھیے اللہ قادر وقیوم قیامت کے دن رشتہ وتعلق ختم نہیں فرمائے گا کیونکہ یہ بات اس کے کرم سے بعید ہے کہ کوئی اسے اس جہاں فانی میں یاد کرے تو وہ غیر فانی جہاں میں اسے یاد نہ کرے۔

Marfat.com

اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ مَشٰی فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ بِنُوْرٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۶)	جلد۵	صفحہ۳۹۳
قال الارنووط:	صحیح بشواھدہ		
مجمع الزوائد		جلد۲	صفحہ۳۳
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد۱	صفحہ۲۲۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد۱	صفحہ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۸

Marfat.com

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو رات کی تاریکی میں چل کر (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) مسجد آیا تو وہ قیامت کے دن نور کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

-☆-

سبحان اللہ!

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات بہت بڑی سعادت ہے کہ اس سے بڑھ کر سعادت اور کون سی ہوگی اور یہ وہ بڑا انعام ہے کہ اس کے سامنے جملہ انعامات ہیچ نظر آتے ہیں۔ خاک کے پتلے کیلئے اللہ عزوجل کا یہ لطف وکرم، فرزند آدم پر اللہ تعالیٰ یہ عنایات، اس لطف وکرم اور عنایات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اللہ رب العزۃ سے ملاقات؟ اللہ اکبر

آج کسی دنیاوی حکمران سے ملاقات کا وقت طے ہو تو انسان کو رات کو نیند نہیں آتی ساری رات اس ملاقات کے تصور میں گم رہتا ہے اور یہ تصور ملاقات اسکی پلکوں سے نیند چھین لیتا ہے۔

Marfat.com

احکم الحاکمین رب العالمین سے ملاقات یوم قیامت کو یہ تصور بھی اھل ایمان کی پلکوں سے نیند اڑا دیتا ہے۔ رات بھر کروٹیں بدلتے ہیں تو اللہ وحدہٗ لاشریک کا ذکر کرتے ہیں ٹھنڈی راتوں کو اٹھ کر وضو کر کے مصلی پر کھڑے ہو جاتے ہیں احکم الحاکمین سے مناجات کا لطف ولذت لیتی ہیں۔

اس رب العالمین اور خالق ارض وسما کا وعدہ ہے جسے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:

مَنْ مَشٰی فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِنُوْرٍ یَوْمَ الْقِیَامَة.

جو رات کی ظلمت وتاریکی میں عازم مسجد ہوا تو وہ قیامت کے دن عزت وجلال والے اللہ سے نور کی معیت میں ملاقات کرے گا۔

تاریک رات میں اللہ کے گھر، مسجد میں جبین بندگی جھکانے کیلئے آنے والا یہ مت سمجھے کہ اس کا یہ عمل ہر کسی سے مخفی ہے ہوسکتا ہے اعزہ واقارب سے یہ عمل پوشیدہ رہ جائے لیکن جس خالق ومالک کے گھر جا کر سجدہ ریزیاں کرتا ہے اس خالق ومالک سے یہ عمل پوشیدہ نہیں بلکہ اس کا یہ عمل اللہ رب العزت کی خصوصی رحمتوں سے لبریز ہو کر لکھا جا رہا ہے۔

یہ جہان جہان فانی ہے ناپائیدار اور ختم ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ابدی وسرمدی ہے غیر فانی ہے اس جہان فانی میں تاریک رات میں مسجد جا کر سر بندگی جھکانے والے کو اللہ الباقی باقی جہاں میں ملاقات کا شرف بخشے گا۔ جب کسی بڑے سے ملاقات ہوتی ہے تو انسان کے چہرے کی رونق قابل دید ہوا کرتی ہے خوشی ومسرت کے سوتے اس کے بشرے سے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ الباقی سے ملاقات کے وقت اس مومن کی ملاقات یوں ہوگی کہ اس کے اطراف میں نور ہی نور ہوگا نور کی معیت میں شرف ملاقات بخشا جائے گا۔ گویا وحدہٗ لاشریک سے ملاقات کے وقت اس عبادت گزار کے چہرے سے نور چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا بلکہ جملہ اعضاء نور کی پھوار سے لبریز ہونگے۔

ایک عظیم بشارت:

اس حدیث پاک میں غور کیا جائے تو رات کی تاریکی میں مسجد جانے والے کیلئے ایک بہت بڑی نوید ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ کیونکہ قیامت کو نور اسے ہی ملے گا جو دنیا سے باایمان جائے گا۔ اب رات کو اٹھ کر مسجد جا کر صلاۃ ادا کرنے والا وہ خوش نصیب ہے کہ وعدہ الٰہی ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے گا اور اسکی دنیا سے رخصتی ایمان سے ہوگی۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰہُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْن.

Marfat.com

مسجد حرام میں ایک صلاۃ
ایک لاکھ صلاۃ سے افضل

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

صَلاَۃٌ فِیْ مَسْجِدِی، اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلاَۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ ؛ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلاَۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، اَفْضَلُ مِنْ مِئَۃِ اَلْفٍ فِیْمَا سِوَاہُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۱۷۳)		جلد۲	صفحہ۱۱
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۷۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۶)	جلد۲	صفحہ۱۸۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۱

Marfat.com

قال الالبانی: صحیح

الارواء الغلیل رقم الحدیث (۱۱۲۹) جلد۴ صفحہ۳۴۱

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۲۴۳۲) جلد۲ صفحہ۲۲۹

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۴۶۲۹) جلد۱۱ صفحہ۵۱۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری مسجد میں ایک صلاۃ (نماز) دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور

مسجد حرام میں ایک صلاۃ دیگر مساجد میں ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے بہتر ہے۔

-☆-

مسجد حرام مکہ مکرمہ کی وہ مبارک مسجد ہے جس میں کعبہ مشرفہ ہے۔ اھل ایمان اس کعبہ کی جانب رخ کر کے صلاۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ اھل ایمان کا قبلہ ہے۔ اسی مسجد مبارک میں مقام ابراھیم بھی ہے جس کے بارے میں اللہ ذوالجلال والاکرام کا ارشاد گرامی ہے:

Marfat.com

فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَهِيْمَ مُصَلًّ

مقام ابراھیم کو جائے صلاۃ بناؤ۔

یہ مسجد مبارک پہلے ہمارا قبلہ نہ تھی بلکہ پہلے ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا اسی کی جانب رخ کر کے صلوات ادا کی جاتی تھیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند لگی کہ اھل ایمان کا قبلہ مسجد حرام ہو جائے اور آپ نے اپنا چہرہ بار بار آسمان کی طرف بلند کیا۔ فوراً جبریل امین وحی الٰہی لے کر آ گئے

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام کا بطور قبلہ ہونا پسند ہے) اس لیئے اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے مسجد حرام! تیری جلالت شان پر قربان جائیں تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر انتخاب میں آ گئی ہے۔ ہمارا قبلہ تو بیت المقدس تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو پسند آ گئی اس لیئے اللہ تعالیٰ نے تجھے اھل ایمان کا قبلہ مقرر کر دیا۔ تجھے جو شرف و بزرگی ملی یہ سب

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک کا فیضان ہے۔ نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری ایک صلاۃ کو ایک لاکھ صلاۃ سے افضل و برتر کر دیا۔

Marfat.com

مسجد اقصٰی میں ایک صلاۃ
ایک ہزار صلاۃ کے برابر

عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفْتِنَافِیْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ قَالَ: هُوَ اَرْضُ الْمَحْشَرِوَاَرْضُ الْمَنْشَرِ،اِيْتُوهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ فَاِنَّ صَلاَةً فِيْهِ كَاَلْفِ صَلاَةٍ قُلْنَا يَارَسُوْل اللّٰهِ! فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَن يَتَحَمَّلَ اِلَيْهِ؟

قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَأْتِيَهُ فَلْيُهْدِ اِلَيْهِ زَيْتاً يُسْرَجُ فِيْهِ فَاِنَّ مَنْ اَهْدٰى اِلَيْهِ زَيْتاً كَانَ كَمَنْ قَدْ اَتَاهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۷۰۸۸)	جلد۱۲	صفحہ۵۲۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۸۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۸۷۲)	جلد۳	صفحہ۶۷۵

Marfat.com

قال الھیثمی: ورواہ ابویعلی بمامہ من حدیث میمونہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم ورجالہ ثقات

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۷۴۹۸) جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۳۱۶) جلد ۲ صفحہ ۶۱۹

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۵۵) جلد ۲۵ صفحہ ۳۲

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۸۰۸۷) جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۹

ترجمة الحديث:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ ارض المحشر اور ارض المنشر ہے وہاں جاؤ اور صلاۃ ادا کرو کیونکہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔

ہم نے عرض کی یارسول اللہ! جو وہاں جانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا جو وہاں (بیت المقدس) جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہاں وہ تیل بطور ہدیہ بھیج دے تاکہ اس سے چراغ فروزاں ہوں کیونکہ جس نے وہاں ھدیۃ تیل بھیجا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے وہاں حاضری دی۔

-☆-

Marfat.com

فَاِنَّ صَلَاۃً فِیْہِ کَاَلْفِ صَلَاۃٍ:

بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔

مسجد اقصیٰ اھل ایمان کا قبلہ اول ہے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کی طرح ہے۔ یہی وہ مبارک مسجد ہے کہ معراج کی رات حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد میں تشریف لے گئے اور انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی امامت فرمائی۔ یہی وہ عظیم المرتبت مسجد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے بارے میں فرمایا:

الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ

مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں۔

یہ سراپا خیر و برکت مسجد مسلمانوں کا قبلہ اول اس میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کے مترادف ہے۔ یعنی اگر کسی آدمی نے مسجد اقصیٰ جا کر ایک صلاۃ الفجر ادا کی تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار صلاۃ الفجر کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور جس نے ایک پورے دن کی صلوات (پانچ نمازیں) ادا کیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار دن کی صلوات (پانچ ہزار نمازوں) کا ثواب عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

مسجد نبوی میں ایک صلاۃ

دس لاکھ صلاۃ سے بہتر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمانَ ابْنِ الْاَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْاَرْقَمِ أَنَّهُ قَالَ:

جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ، أَيْنَ تُرِيْدُ ، فَقُلْتُ : اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَقَالَ اِلٰى تَجَارَةٍ؟ فَقُلْتُ لاَ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَالَ،

صَلاَةٌ" هٰهُنَا - يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ - خَيْرٌ" مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ هٰهُنَا - يُرِيْدُ اِيْلِيَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلہ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۹۰۲)	جلد ۶	صفحہ ۹۴۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۱۸۶)	جلد ۴	صفحہ ۶۴۱

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

Marfat.com

تلخیص المستدرک		جلد۳	صفحہ۵۰۴
قال الذھبی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۹۰۷)	جلد۱	صفحہ۳۰۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۸۶۳)	جلد۳	صفحہ۶۷۲
قال الھیثمی:	ورجال الطبرانی ثقات		

ترجمة الحدیث:

حضرت الارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟

میں نے عرض کی ''بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجارت کی غرض سے جانا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں وہاں صلاۃ ادا کروں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہاں مسجد نبوی میں ایک صلاۃ وہاں بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

-☆-

ابھی پچھلی حدیث پاک میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ بیت المقدس میں

Marfat.com

ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ کے برابر ہے۔اس حدیث پاک میں ہے کہ مسجد نبوی میں ایک صلاۃ ادا کرنا بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ (ہزار کو ہزار سے ضرب دیجئے) مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و برتر ہے۔

اس بات کو تھوڑا اور عام فہم لیجئے

حدیث پاک میں مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے تو

مسجد اقصیٰ میں	دو صلاۃ	دو ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	دس صلاۃ	دس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پچاس صلاۃ	پچاس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	سو صلاۃ	ایک لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پانچ سو صلاۃ	پانچ لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	ایک ہزار صلاۃ	دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے

اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی دوبارہ پڑھیے

صَلاَۃٌ ھٰھُنَا - یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ - خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلاَۃٍ

Marfat.com

هٰهُنَا - يُرِيْدُ اِيْلِيَا.

میری مسجد نبوی میں ایک صلاۃ مسجد اقصیٰ میں ہزار صلاۃ سے بہتر ہے۔ مسجد اقصیٰ میں ہزار صلاۃ کا اجر دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے تو مسجد نبوی میں ایک صلاۃ (جو مسجد اقصیٰ کی ہزار صلاۃ کے برابر ہے) کا اجر وثواب دس لاکھ صلوات (نمازوں) سے افضل واعلیٰ ہے۔

مسجد حرام میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل وبرتر ہے وجہ واضح ہے کہ مسجد حرام ہمارے آقا ومولیٰ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آ گئی جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند آئے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل واعلیٰ ہے۔ مسجد حرام ہمارا قبلہ نہ تھا بلکہ ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا۔ اس مسجد حرام سے اللہ کے محبوب کو پیار ہو گیا تو رب تعالیٰ نے اسے قبلہ قرار دیا۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام پسند ہے) اس لیئے آپ اپنا چہرہ بوقت صلاۃ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

Marfat.com

اے اھل ایمان! اپنے ایمان سے پوچھیئے جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند ہو وہاں تو ایک لاکھ صلاۃ کا اجر وثواب ہے اور جس جگہ وہ خود رہتے ہوں اور جہان آپ نے قیامت تک آرام کرنا ہو وہاں ثواب کم ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ تو اس صحیح حدیث پاک نے بات بالکل واضح کردی کہ مسجد نبوی کی ایک صلاۃ بقیہ مساجد کی دس لاکھ صلوات سے افضل واعلیٰ اور شان والی ہے۔

یادرہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں اور رسولوں سے افضل وبرتر ہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت باقی تمام امتوں سے افضل واعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تمام انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کے صحابہ سے افضل واعلیٰ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد، مسجد نبوی تمام انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی مسجدوں سے افضل واعلیٰ شان والی ہے۔

مرتب احقر العباد محمد کریم سلطانی کہتا ہے

چند سال قبل مدینہ منورہ حاضری کا اتفاق ہوا۔ رات عشاء کی صلاۃ کے بعد جب حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بند کردیا جاتا ہے مسجد شریف سے فارغ ہوکر بازار کتابوں کی دوکان پر چلا گیا۔ وہاں سلسلۃ الاحادیث الصحیۃ جلد ششم نظر آئی اور اسے خرید کر اپنے ہوٹل کے کمرے میں آ گیا۔

Marfat.com

رات گئے تک اس کتاب کو پڑھتا رہا تو جب اس حدیث

صَلاَۃ" ھٰھُنَا – یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ – خَیْر" مِنْ اَلْفِ صَلاَۃٍ

ھٰھُنَا – یُرِیْدُ اِیْلِیَا.

تک پہنچا تو یہاں رک گیا اسے دوبارہ بلکہ سہ بارہ پڑھا اور ہوٹل کے کمرے میں دو رکعت نفل شکرانہ ادا کیئے۔

اتفاق سے حضور سیدی وابی زید مجدہ مدینہ منورہ حاضر تھے۔ صبح صلاۃ الفجر کے بعد کتاب لے کر ان کے کمرے میں چلا گیا اور کتاب حضور کے سامنے رکھ دی۔

آپ نے دیکھ کر میرے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور میرا ماتھا چوم لیا اور فرمایا:

بیٹا! کل تم نے روزہ رکھنا ہے؟ میں نے عرض کی کل نہ پیر ہے نہ جمعرات کل بدھ ہے کل کے روزہ میں کیا حکمت ہے؟

آپ نے فرمایا:

بیٹا! ہم نے ابھی چند دن یہاں رہنا ہے ہم جمعرات کو روزہ رکھ لیں گے اور تمہاری پرسوں بروز جمعرات واپسی ہے اس لیئے تم کل روزہ رکھ لو اور فرمایا:

Marfat.com

المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۹۱۵۹)	جلد۵	صفحہ۱۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۴۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۸۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۶)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۸۳)	جلد۱۰	صفحہ۵۳
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۳۴۸)		صفحہ۱۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۹۱)	جلد۷	صفحہ۳۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی طرف - میری مسجد - مسجد حرام اور مسجد اقصٰی۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تین مساجد کی جلالت شان کی وجہ سے ایسا انداز اختیار فرمایا۔ واقعی یہ مساجد افضل المساجد ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی مسجد ان مساجد کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ ایک مسجد میں ہزار صلاۃ کا اجر وثواب تو ایک مسجد میں لاکھ صلاۃ سے زائد اجر وثواب تو ایک مسجد میں دس لاکھ صلاۃ سے بہتر اجر وثواب۔

لیکن اس حدیث پاک کا یہ مفہوم لینا کہ کوئی اور سفر جائز نہیں اس نظریہ کا اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر یہی مفہوم ہے کہ صرف ان تین جگہ سفر جائز ہے تو اسلام ایک متحرک دین نہیں رہے گا پھر یہ دین راھبوں کے دین سے مشابہ ہوجائے گا۔ یہ دین ایک متحرک دین ہے اور اس دین نے فلاح وخیر سے بھرپور کئی سفر کیے جاتے ہیں۔

طلبِ علم کیلئے سفر:

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَطْلُبُ بِهٖ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰه لَهٗ طَرِیْقاً اِلَی الجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۶۱۲) جلد ۱۶ صفحہ ۷۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

Marfat.com

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴)	جلد۱	صفحہ۲۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۹)	جلد۱	صفحہ۲۷۵
قال المحقق:	حدیث حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۵۵)	جلد۴	صفحہ۲۹۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۴۶)	جلد۳	صفحہ۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد۵	صفحہ۲۴۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد۱	صفحہ۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۰)	جلد۹	صفحہ۳۷۸

ترجمة الحديث:

جو کسی راستہ میں چلا کہ اس سے علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت جانے کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

علم کیلئے سفر کرنا محمود و مستحسن ہے۔ایسے مسافر کا اللہ جنت جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنیئے آپ فرماتے ہیں:

رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ فِىْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ. -صحیح البخاری باب الخروج فی طلب العلم ۱/۴۱-

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حدیث پاک کی خاطر حضرت عبداللہ بن انیس تک ایک ماہ کا سفر کیا۔

-☆-

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے۔دین متین سے انہیں کس درجہ الفت و پیار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے کس درجہ محبت و چاہت تھی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث پاک ہے وہ اس جگہ رہتے ہیں جہاں جانے کیلئے ایک ماہ کا سفر درکار ہے تو یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق حدیثِ نبوی میں سرشار ہوکر اور طلبِ علم کے جذبہ سے لبریز ہوکر ایک ماہ کا سفر کر کے حضرت عبداللہ بن اُنیس کے پاس پہنچتے ہیں اور ایک حدیث پاک کا علم حاصل کر کے واپس آتے ہیں۔

Marfat.com

یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو سمجھتے تھے اور یہ زیادہ فیضان نبوت سے لبریز تھے۔ ان کا ہر قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اور آپ کے ارشادات کے موافق ہوا کرتا تھا۔

سفرِ ہجرت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِراً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَحِيْماً.

-سورۃ النساء ۴/۱۰۰-

اور جو اپنے گھر سے نکلے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر اسے (راہ میں) موت آجائے تو اس کا اجر اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے اور اللہ غفور ورحیم ہے۔

-☆-

مسلمین حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کی نیت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے تھے اور یہ سفر سفر ہجرت بڑا مبارک اور خیرات سے لبریز سفر ہے۔ دورانِ سفر اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس

Marfat.com

کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔جس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لے اسکی رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا. اَوْاِمْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۶۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۴)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد۸	صفحہ۹۱
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۵۰)	جلد۵	صفحہ۱۹۶
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۴)	جلد۶	صفحہ۱۵۹

Marfat.com

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۷)	جلد۲	صفحہ۴۸۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد۱	صفحہ۶۳
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/	رقم الحدیث (۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۹)	جلد۴	صفحہ۴۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی تو جس نے ھجرت کی اللہ اور اسکے رسول کی طرف تو اس کی ھجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے اور جس نے ھجرت دنیا کیلئے کی تا کہ اسے پائے یا کسی عورت کیلئے تا کہ اس سے شادی کرے تو سن لیجئے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ھجرت کی ہے۔

-☆-

Marfat.com

مھاجر صحابہ کرام کا کتنا اجر ہے اگر تین مساجد کے علاوہ دیگر سفر ممنوع ہوتے تو مھاجر کو اتنا بڑا اجر ہرگز نہ ملتا۔

سفر جھاد:

.....سَمِعْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

اِنْتَدَبَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَایُخْرِجُہٗ اِلاَّ اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ ، اَنْ اَرْجِعَہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ اَوْاُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَلَوْلاَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَاقَعَدْتُ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیَاثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَاثُمَّ اُقْتَلُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶)	جلد۱	صفحہ۲۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۷۶)	جلد۴	صفحہ۱۴۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۷)	جلد۷	صفحہ۱۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۱۱)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۴۸۴)	جلد۹	صفحہ۲۶۴

Marfat.com

قال البیہقی: حدیث الکلم رواہ البخاری الصحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل اس آدمی کا ضامن وکفیل ہے جو اس کی راہ میں گھر سے نکلتا ہے اور اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق ہی جہاد کیلئے نکالتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ میں اسے گھر لوٹاوں اجر وغنیمت کے ساتھ یا اسے جنت میں داخل کردوں۔

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اور اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں کسی بھی لشکر جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور یقیناً میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کردیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

-☆-

جو جہاد کیلئے سفر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن وکفیل بن جاتا ہے۔ اگر اس جہاں میں رہنا باقی ہے تو اسے اجر وثواب کے ساتھ مال غنیمت بھی دے گا اگر اگلے جہاں جانے کا فیصلہ ہے تو اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔

Marfat.com

اگر ان تین مساجد کے علاوہ سفر ممنوع وحرام ہوتا تو ملت اسلامیہ جہاد نہ کرتی اور اللہ تعالیٰ جہاد کرنے والے کا کبھی بھی کفیل وضامن نہ ہوتا اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی لشکر جہاد میں روانہ ہوتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے خیبر جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے تبوک جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے سب سے پہلے، غزوۂ بدر میں شرکت کی

کیا کوئی اھل ایمان سوچ سکتا ہے کہ یہ سفر ممنوع وحرام ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

مقصد صرف ان تین مساجد کی شان وعظمت بیان کرنا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخصوص انداز میں ان کی جلالت شان بیان کی لیکن کم فہمی نے ان مساجد کے علاوہ ہر سفر کو ممنوع قرار دے دیا۔

Marfat.com

قبور کی زیارت کیلئے سفر:

كُنتُ نَهَيتُكُم عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلاَ فَزُوْرُوْهَا.

صحیح البخاری

میں نے تمہیں قبور کی زیارت سے روکا تھا اب قبور کی زیارت کیا کرو۔

بعض امور ابتداء اسلام میں اور حکم رکھتے تھے بعد میں اس سابقہ حکم کو منسوخ کر کے نیا حکم فرما دیا گیا۔ انہیں امور میں زیارۃ قبور بھی ہے۔ ابتداء اسلام میں اس سے منع کیا گیا لیکن بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

اب دنیائے اسلام کے مسلمین قبور کی زیارت کیلئے جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کا اجر وثواب پاتے ہیں۔

اب ایک مسلم کا گھر قبور سے فاصلہ پر ہے اور اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے تو اسے بلا روک ٹوک اجازت ہے۔ اسی طرح ایک مسلم کفار کے اس علاقہ میں رہتا ہے جہاں مردوں کو جلا دیتے ہیں اور اس کے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کی تڑپ ہے تو وہ اس ارشاد گرامی پر عمل کرنے

Marfat.com

کیلئے اگر کسی دوسرے شھر بھی جاتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ان قبور کی اپنی اپنی حیثیت ہے لیکن سید العالمین فخر آدم و بنی آدم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی شان سب سے نرالی اور جداگانہ ہے۔اب اگر کوئی مسلم اس پاک جگہ کی زیارت کی نیت سے گھر سے چلتا ہے اگر چہ اسے کئی شھر عبور کرنا پڑیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے اور عامل بالسنۃ کا اجر وثواب سب سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔

آیئے ایک اور حدیث پاک ملاحظ کریں اور اس سے اپنی کشتِ ایمان کو تر وتازہ کریں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ اَخَاهُ الْقُرْاٰنَ حَجَّتِ الْمَلَائِکَةُ اِلٰی قَبْرِهٖ کَمَا یَحُجُّ النَّاسُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ.

لمحات الانوار للغافقی المتوفی (۶۱۹ھ)

رقم الحدیث (۱۰۵) جلد ا صفحہ ۹۱

الحدیث صحیح: قال الالبانی، رجاله کلهم ثقات غیر ابن شبیب قال فی طبقات الأصبهانیین (۲۴۳): محمد بن

Marfat.com

عبدالرحیم بن شبیب ابوبکر،توفی سنة ست وتسعین ومائتین، کان من ائمة القراء، حدث عن عثمان بن ابی شیبة وابن ماسر جس، واسحاق بن اسرائیل ومشکدانه وَمما لَمْ نکتب الاعنه.

تعلیق لمحات الانوار الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب

جامعه ام القریٰ–مکة المکرمة

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنی بھائی کو قرآن سکھایا ملائکۃ اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں جیسے لوگ بیت اللہ الحرام کی زیارت کرتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ ملائکہ (فرشتے) اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ وہ معلم قرآن جس کی قبر کی زیارت فرشتے کریں جو ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے ہیں تو ایک مسلم بھائی اس کی قبر کی زیارت کیلئے کیوں نہ جائے جبکہ قبور کی مطلقاً زیارت کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے۔ جس نے ایک بھائی

Marfat.com

کوقرآن کی تعلیم دی اس کی قبر کا یہ عالم ہے کہ وہ زیارت گاہِ قدسیاں ہے تو جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ انور میں قرآن اترا اور انہوں نے ایک کوقرآن نہیں سکھایا بلکہ سب مسلمین کوقران کی تعلیم دی تو ان کے روضہ اقدس پر قدسیوں کے ہجوم کا عالم کیا ہوگا۔ اب اگر کوئی کلمہ گوحضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس واطہر کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو اس پر اللہ ذوالجلال والاکرام کی رضا کے انوار کا عالم کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر دل وجان سے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں آپ کے ارشادات پر قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغ دین کیلئے سفر:

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلاً وَاَمَرَهُ اَنْ يَدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۶۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۶۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۸۴۵)	جلد ۵	صفحہ ۶۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خط مبارک دیکر ایک آدمی کو بھیجا اور اسے حکم دیا یہ خط بحرین کے گورنر کو دیا جائے تو بحرین کے گورنر نے اسے کسریٰ تک پہنچایا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا۔ راوی کا گمان ہے کہ حضرت ابن مسیّب نے یہ کہا، خط مبارک چاک کرنے کی خبر پہنچنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے دعائے قہر فرمائی کہ انہیں ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحرین اپنے ایک صحابی کو بھیجتے ہیں تا کہ آپ کا مکتوب مبارک گورنر بحرین تک پہنچا دے۔ تو کیا سینکڑوں میل کا سفر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق ہو بے

Marfat.com

کار جائے گا اور اس سفر کو بھی ممنوع اور حرام قرار دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سفر مبارک ہمارے ہزاروں سفروں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اھل ایمان کو دین کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رہے ایک مومن و مسلم کا ہر سفر خیرات و برکات سے لبریز ہوتا ہے اور اس کا کوئی بھی سفر ثواب واجر کی نیت کے بغیر نہیں ہوتا اسے علم ہے کہ

اگر میں علم کے حصول کیلئے سفر کروں گا تو فرشتے اپنے پروں سے سائیباں تان دیں گے اور اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کی راہ آسان کر دے گا۔

اگر ہجرت کرنی ہے تو اسے مھاجر الی اللہ ورسولہ کا اجر وثواب ملے گا۔

اگر سفر جہاد کیلئے نکلتا ہے تو شھادت کا سودا سر میں لیکر نکلتا ہے پھر اللہ الکریم کی مرضی جو چاہے عطا فرمادے۔

اگر تبلیغ دین کیلئے نکلتا ہے تو تبلیغ کا اجر وثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

Marfat.com

ایک اور مفہوم:

حدیثِ شدِّ رحال کا ایک اور مفہوم ذکر کیا جاتا ہے کہ

ان مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف حصول ثواب کیلئے سفر ممنوع ہے۔ یہ مفہوم بھی شریعت اسلامیہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں قابل قبول نہیں ہے۔

مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر:

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ، ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءَ ، فَصَلّٰى فِيْهِ صَلاَ ةً ، كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۹۵)	جلد۲	صفحہ۴۰

Marfat.com

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۶۵۷)	جلد۴	صفحہ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹۲۳)	جلد۱۲	صفحہ۴۰۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قباء آیا وہاں اس نے صلاۃ ادا کی تو اسے عمرہ جتنا اجر ملے گا۔

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظَهِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهٗ قَالَ

صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۲)	جلد۲	صفحہ۱۷۷
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۴)	جلد۱	صفحہ۳۴۸

Marfat.com

قال الترمذی:	حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۴)	جلد۱	صفحہ۱۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۱)	جلد۲	صفحہ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۷)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد۱	صفحہ۴۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹۵)	جلد۵	صفحہ۴۰۸

ترجمة الحديث:

حضرت اسید بن ظھیر انصاری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نے بیان فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسجد قباء میں ایک صلاۃ (نماز) عمرہ کی طرح ہے۔

یعنی مسجد قباء میں ایک صلاۃ ادا کرنے سے عمرہ کا اجر وثواب مل جاتا ہے۔

اب اگر کوئی مومن عمرہ کا ثواب لینے کیلئے مسجد قباء کی طرف سفر کرتا ہے تو کیا یہ اس کا سفر ممنوع قرار پائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ اسے اس

Marfat.com

کا اجر وثواب ملے گا اور اسے عمرہ کا اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔ ایک آدمی علاقہ بدر میں رہتا ہے اور وہ گھر سے مسجد قباء کی نیت کر کے اپنی سواری، کار پر (جہاں جنگ بدر ہوئی) آتا ہے اور صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی صلاۃ کو کوئی بھی مسلمان ناقص یا ممنوع نہیں قرار دے سکتا کیونکہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وسَلَّمَ کَانَ یَأْتِیْ قُبَاکُلَّ سَبْتٍ رَاکِباً وَمَاشِیاً وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَفْعَلُہٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۷۸۵) جلد۲ صفحہ۱۷۹

قال المحقق: صحیح

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۳۹۹) جلد۳ صفحہ۱۸۴

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۴۸۴۶) جلد۴ صفحہ۴۲۰

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء آتے کبھی سوار ہوکر اور کبھی پیدل اور حضرت عبداللہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مسجد کی طرف ہر ہفتہ کے دن آئیں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہوکر تو اس مسجد کی طرف سفر کر کے صلاۃ ادا کرنا بہت بڑا اجر وثواب ہو عمرہ کا ثواب تو ہے ہی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجر وثواب بھی مل جاتا ہے۔

عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس عمل کو۔ مسجد قباء میں حاضری کو جاری وساری رکھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین متین کی صحیح سمجھ کی سعادت عطا فرمائے۔

ہمارے ایک محبت والے برطانیہ میں رہتے ہیں وہ چند سال پہلے ملنے کیلئے آئے میں نے ان سے احوال پوچھے تو دوران گفتگو انہوں نے بتایا مسجد میری رہائش سے 60یا80 کلومیٹر دور ہے۔ مجھے جب کبھی شوق آتا ہے تو میں اپنی گاڑی پر بیٹھ کر 60یا80 کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد جا کر صلاۃ ادا کرتا ہوں۔

اب غور کیجئے! ایسے جذبہ والا مسلم اگر صلاۃ الجماعۃ کی سعادت کیلئے

Marfat.com

مسجد جاتا ہے اور وہاں جانے کیلئے اسے 60یا80 کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑتا ہے یہ نہیں کہ اس کا یہ سفر بے کار گیا اور یہ سفر سفر معصیت ہوگا بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ رب العزۃ اس کے اس جذبہ پر اسے بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ وہاں اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے لبریز جب بندہ مومن مسجد کا رخ کرتا ہے تو رحمت الہیہ کا نزول جوبن پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مساجد سے محبت عطا فرمائے اور انکی طرف جانے کا جذبہ صادقہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ان تصریحات کی موجودگی میں اب حدیث شدّ رحال کا یہ مفہوم لینا کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور طرف سفر کرنا حرام وممنوع ہے اور وہ سفر سفر معصیت ہے اس مفہوم کا مزاج شریعت اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مسئلہ کی وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ اِعْتِکَافَ اِلاَّ فِی الْمَسَاجِدِ الثَّلاَثَۃِ

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۸۶) جلد ۶ صفحہ ۶۶۷

قال الالبانی: صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۸۵۷۴) جلد ۴ صفحہ ۵۱۹

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۹۵۱۱) جلد ۹ صفحہ ۳۵۰

المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۸۰۱۶) جلد ۴ صفحہ ۳۴۸

المصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ صفحہ ۹۱

ترجمۃ الحدیث:

اعتکاف نہیں مگر تین مساجد میں۔

یہاں بھی ان تین مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی فضیلت کا اظہار مقصود ہے اور بس۔تو کیا دنیا کی باقی مساجد میں اعتکاف ممنوع وحرام ہے اور باقی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والے گناہ کا ارتکاب کررہے ہیں۔

جب دیگر مساجد میں اعتکاف حرام وممنوع نہیں تو کسی اور طرف سفر بھی حرام وممنوع نہیں ہاں جیسے ان مساجد میں اعتکاف بیٹھنا دیگر مساجد کے اعتکاف سے افضل وبرتر ہے اسی طرح ان تین مساجد کی طرف سفر کرنا بھی افضل وبرتر ہے۔

-☆-

Marfat.com

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فرمان ذیشان سے کسی حدیث کی خود تشریح فرمادیں تو پھر کسی کو رائے زنی کا اختیار نہیں وہ امت کے والی اور ہم سب کے خیر خواہ ہیں نبوت ورسالت کے تاج مرصع سے مزین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ مَارَكِبَتْ اِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْبَيْتُ الْعَتِيْقُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۶) جلد۴ صفحہ۴۹۵

باب ذکر المساجد المستحب للمرء المرحلۃ الیھا۔

قال الارنووط: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۴۷۱۸) جلد۱۱ صفحہ۵۳۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد جلد۴ صفحہ۶ بالفاظ مختلفہ

وقال الھیثمی: رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن جگہوں کی طرف قافلے چلتے ہیں (سفر کیا جاتا ہے) ان میں سے بہتر میری یہ مسجد اور بیت عتیق (مسجد حرام) ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! بات بے غبار ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں دیگر جگہوں کی طرف سفر کو ممنوع اور حرام نہیں کیا بلکہ اجازت دی ہے اور ان مساجد کی طرف سفر کو باقی سفروں سے بہتر وافضل قرار دیا ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ والاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهٗ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْیَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰهَا.

Marfat.com

باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَد'' صَلٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۴۷۳) جلد۱ صفحہ۱۰۶

قال الالبانی صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۳۸) جلد۵ صفحہ۳۰

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

آگ میں داخل نہ ہوگا جو (بقیہ صلوات پر مداومت کے ساتھ خصوصی اہتمام سے) طلوع شمس سے پہلے صلاۃ (الفجر) اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے صلاۃ (العصر) ادا کرتا ہے۔

-☆-

طلوع شمس سے پہلے اور غروب شمس سے پہلے یہ دو وقت ایسے ہیں کہ ان میں صلاۃ ادا کرنا نفس پر بہت شاق گزرتا ہے۔ طلوع شمس سے پہلے نیند زوروں پر ہوتی ہے بستر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس وقت بندہ مومن اٹھتا ہے اسے نیند سے زیادہ اللہ الواحد کی رضا محبوب ہے محبت الٰہی کے نشہ سے سرشار ہو کر وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے بقیہ اھل اسلام کے ساتھ صلاۃ الفجر ادا کرتا ہے، یہ مومن اس قابل ہے کہ اسے انعامات سے نوازا جائے۔

غروب شمس سے پہلے عموماً کاروبار زوروں پر ہوتا ہے رات آنے سے پہلے کام سمیٹنا ہوتا ہے اس وقت صلاۃ العصر کے لئے وقت نکالنا شیوۂ ایمانی ہے۔ اللہ رب العزۃ کا ارشاد گرامی ہے:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

Marfat.com

صلوات (نمازوں) پر مدوامت اختیار کرو خصوصاً صلاۃِ وسطی (نماز عصر) پر۔ جو مرد مومن اس صلاۃ کو بڑے اہتمام سے ادا کرتا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ اسے بھی انعامات سے نوازا جائے۔

درج بالا حدیث پاک میں ایسے اھل ایمان کیلئے نوید ہے کہ وہ آگ سے محفوظ رہیں گے اور عذابِ آگ سے کوسوں دور ہوگا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلاَئِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلاَئِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۱	صفحہ۱۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد۵	صفحہ۲۹

Marfat.com

قال المحقق: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۳۷) جلد ۵ صفحہ ۲۹

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

باری باری آتے ہیں تم میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اور وہ صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر تم میں رات گزارنے والے فرشتے عروج کرتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ تو وہ جواباً عرض کرتے ہیں:

ہم انہیں اس حال میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے۔

-☆-

Marfat.com

باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِىْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ وَصَلاَةِ الْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۴۴) جلد ۱

قال المحقق: صحیح التعلیق علی ابن ماجہ

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۹۶) جلد ۱ صفحہ ۴۳۳

قال المحقق: صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۸۰۳) جلد ۱ صفحہ ۲۴۴

قال الالبانی: صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر میں شرکت کا کس درجہ اجر ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوں اگر چہ انہیں گھٹنوں کے بل رینگ کر آنا پڑے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلاَةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلاَةُ الْعِشَاءِ وَصَلاَةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِیْهِمَا لاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۵)	جلد ۱
قال المحقق:	صحیح	
الارواء	رقم الحدیث (۴۸۶)	
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد ۱ صفحہ ۴۳۴

Marfat.com

قال محمود محمد محمود: متفق علیہ

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۸۰۴) جلد ۱ صفحہ ۲۴۵

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک منافقین پر بوجھل ترین صلاۃ ،صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر ہے اگر انہیں علم ہو جائے کہ ان میں شرکت کا کتنا اجر وثواب ہے تو وہ ان میں ضرور شریک ہوں اگر چہ گھٹنوں کے بل چل کر نہ آنا پڑے۔

-☆-

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْماً الصُّبْحَ فَقَالَ:شَاھَدَ فُلاَنٌ"؟ قَالُوْا: لاَ ، قَالَ شَاھَدَ فُلاَنٌ"؟ قَالُوْا: لاَ، قَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلاَتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَافِیْھِمَا لَاَتَیْتُمُوھَا وَلَوْ حَبْواً عَلَی الرُّکَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلاَئِکَۃِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِیْلَتُہٗ لاَبْتَدَرْتُمُوْہُ وَاِنَّ صَلاۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلاَتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلاَتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلاَتِہٖ

Marfat.com

مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثِيُر" فَهُوَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تعَالٰى.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۵۵۴) جلد ۱ صفحہ ۱۶۵

قال الالبانی: حسن

سنن ابی داود رقم الحدیث (۵۵۴) جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صلاۃ الفجر پڑھائی پھر حضور نے فرمایا کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ نے عرض کی نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پھر) فرمایا: کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تمہیں علم ہو کہ ان دو صلوات میں کس درجہ اجر وثواب ہے تو تم ضرور شریک ہوا گرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ بیشک صفِ اول صفِ ملائکہ کی طرح ہے۔ اگر تمہیں علم ہو کہ پہلی صف میں شرکت کا کیا درجہ ہے تو تم جلدی جلدی اس صف میں شرکت کرو۔ بیشک ایک آدمی کی

Marfat.com

دوسرے کے ساتھ صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پاک ہے اور آدمی کی دوآدمیوں کے ساتھ صلاۃ ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے سے زیادہ پاک ہے۔ صلاۃ میں جتنی تعداد زیادہ ہوگی اتنی ہی اللہ کو محبوب ہوگی۔

-☆-

Marfat.com

مسجد میں

عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے

نصف رات عبادت کا ثواب اور

فجر کی صلاۃ باجماعت اداکرنے سے

پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ۱ صفحہ ۱۶۵

Marfat.com

قال الالبانی: حسن

سنن ابی داود رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے صلاۃ العشاء باجماعت ادا کی گویا اس نے نصف رات قیام (عبادت) کا ثواب پایا اور جس نے عشاء اور فجر باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام (عبادت) کا اجر وثواب پایا۔

-☆-

اے ایمان والے! اپنی قسمت پر ناز کر کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بن مانگے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا دیا ہے۔ یہ سب شرف اور سب عزتیں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے ہیں۔ پہلی امتیں رات رات بھر عبادت کرتیں تو انہیں اس کا اجر وثواب ملتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس خیر الامم پر یہ لطف وکرم فرمایا کہ جو بھی مسلمان رات عشاء کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا ہے اور اللہ رب العزۃ اسے آدھی رات کی عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جو آدمی عشاء کی صلاۃ کے ساتھ فجر کی صلاۃ مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرتا ہے تو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اسے پوری رات عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

ان احادیث مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم آخرت میں جنت اور جنت کی بہاریں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے بنایا ہے۔ایک ایک عمل پر اتنا اجر وثواب اللہ اکبر!

یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی ہے اے اھل ایمان! آیئے اللہ ذوالجلال والاکرام سے عہد کریں اے خالق ومالک پہلی کوتاہیاں اور لغزشیں اور معصیتیں معاف فرما۔آئیندہ سے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ عشاء اور فجر کی صلاۃ باجماعت قضا نہیں ہوگی زندگی کے جتنے سانس باقی ہیں تیری توفیق وامانت سے صلاۃ الجماعت ادا کرتے ہیں گے۔

اے ارحم الراحمین ! ہمیں اپنی رحمتوں سے مالا مال فرما۔

اے ارحم الراحمین ! ہمیں اپنی بندگی کی توفیق وسعادت عطا فرما۔

ای ارحم الراحمین ! ہمیں اپنی یاد کا کیف اور سجدوں کا لطف عطا فرما

یہ تو سعادت صرف اس کیلئے ہے جو عشاء اور فجر کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی سعادتوں کا اندازہ لگایئے جو فجر وعشاء باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساری رات بندگی کے مزے لوٹتا ہے۔رات

Marfat.com

بھر اس کے دل کی تار اللہ اللہ کے نغمے چھیڑتی ہے وہ صلاۃ التہجد کو بھی پابندی سے ادا کرتا ہے۔ سحری کے استغفار کو بھی جانے نہیں دیتا اور رات کی طویل گھڑیوں میں اللہ کے حضور دست بدعا بھی رہتا ہے۔

Marfat.com

مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلاَةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلاَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَ صَلاَتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ بِضْعاً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۴۲) جلد ۱

قال المحقق: صحیح

صحیح ابی داود رقم الحدیث (۵۶۸)

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۸۶) جلد ۱ صفحہ ۴۲۹

قال المحقق: الحدیث متفق علیہ

Marfat.com

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلد۱	صفحہ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلد۱	صفحہ۲۰۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۲۷۶)	جلد۱	صفحہ۳۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶)	جلد۱	صفحہ۴۲۱
قال ابوعیسیٰ:	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۰۹)	جلد۹	صفحہ۴۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۵۲)	جلد۹	صفحہ۴۹۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۹۰)	جلد۹	صفحہ۵۵۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۴)	جلد۹	صفحہ۵۷۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا صلاۃ باجماعت ادا کرنا اس کے گھر میں تنہا اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے ۲۰ سے کچھ اوپر درجے ہے۔

-☆-

اسلام ایک اجتماعی دین ہے یہ دین پوری انسانیت کے بھلے کیلئے آیا ہے اور جو خوش قسمت افراد اس نور بھرے دین کی سنہری لڑی میں پروے جاتے ہیں اسلام ان پر خصوصی توجہ اور شفقت فرماتا ہے۔

اگر تنہا صلاۃ کا حکم ہوتا تو اکثر حضرات اس کی ادائیگی سے غافل ہوجاتے اور یہ غفلت انکی اُخروی محرومی کا ذریعہ بن جاتی اس نقصان سے بچاؤ کیلئے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ باجماعت کا حکم دیا ہے کہ کمزور ارادے والے بھی اس کی ادائیگی کے خوگر ہوجائیں۔

نورانی ماحول میں اذان کی پیاری آواز کانوں کے ذریعے دل میں اتری جارہی ہو اور نبی کریم وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی جوق در جوق مسجد کا رخ کررہے ہوں تو اگر کوئی آدمی سستی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ بھی اس ماحول سے متاثر ہوکر مسجد کا رخ کرے گا اور ہوسکتا ہے اسے صلاۃ باجماعت میں سجدہ کا وہ کیف نصیب ہوجائے کہ پھر عمر بھر اللہ کی بارگاہ میں

Marfat.com

جھکنا اس کی طبیعت ثانیہ بن جائے۔

انسان تنہا ۲۰ سے زائد صلوات ادا کرے لیکن باجماعت ایک صلاۃ ان انفرادی ۲۰ سے زائد صلوات سے بہتر ہے۔

ذَالِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَشَاءُ.

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَ صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذَالِکَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَايُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِیْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۴۳) جلد ۵ صفحہ ۳۹۱

قال المحقق: اسنادہ صحیح

Marfat.com

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۲۳)	جلد۷	صفحہ۲۳۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلد۱	صفحہ۱۶۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۰)	جلد۲	صفحہ۲۷۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اسکے گھر میں یا بازار میں تنہا ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ درجہ ہے۔

یہ اس وجہ سے کہ

صلاۃ ادا کرنے والوں میں سے کوئی جب وضو کرے اور احسن طریقے سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے مسجد آنے کا ارادہ صرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے ہو تو اس کے مسجد داخل ہونے تک وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اللہ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے ذریعے اس کا گناہ معاف

Marfat.com

فرمائے گا۔

اور جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے گی اس وقت تک وہ مسلسل صلاۃ میں ہی ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

صَلاَةُ الرَّجُلِ فِیْ الْجَمَاعَةِ تَضْعَفُ عَلٰی صَلاَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً وَذٰلِکَ انَّهٗ إِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلاَةِ لاَ یُخْرِجُهٗ اِلاَّ الصَّلاَةُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلاَّ رُفِعَتْ لَهٗ بِهَادَرَجَة'' وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَة'' فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزِلِ الْمَلاَئِکَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلاَ یَزَالُ فِیْ صَلاَةٍ مَاانْتَظَرَ الصَّلاَةَ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٤٧)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶

Marfat.com

قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۹۹ مختصراً
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
الموطا لامام مالک			صفحہ۵۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۹)	جلد۱	صفحہ۴۳۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۵۸۰
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ۴۰۲

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گھر میں صلاۃ ادا کرنے اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے اس آدمی کی صلاۃ پچیس درجے زیادہ اجر رکھتی ہے جو مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرتا ہے۔

یہ ایسے کہ

جب وہ وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے تو پھر صلاۃ کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی طرف) نکلے اس کے نکلنے کا قصد صرف صلاۃ کی

Marfat.com

ادائیگی ہوتو جوبھی وہ قدم اٹھائے گا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کا گناہ معاف کردیا جائے گا۔ جب وہ صلاۃ ادا کرے گا تو ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے صلوات بھیجتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنی صلاۃ کی جگہ میں رہے گا۔

اے اللہ! اس پر صلوات نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما

جب تک وہ صلاۃ کا انتظار کرے گا صلاۃ میں رہے گا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

صَلاَۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلاَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۴۲) جلد ۱

قال المحقق: صحیح

التعلیق الرغیب جلد ۱ صفحہ ۱۵۲

صحیح ابی داود رقم الحدیث (۵۶۹)

Marfat.com

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلد۱	صفحہ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۳۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد۳	صفحہ۴۸۹
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
لفظ المسند:	صلاۃ الجمیع تفضل علیٰ صلاۃ الرجل وحدہ خمسۃ وعشرین ضعفا کلھا مثل صلاتہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کی باجماعت صلاۃ (نماز) اس کی گھر میں تنہا صلاۃ سے پچیس درجے زائد ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلٰی صَلاَةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جُزْأً.

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۲۴۲) جلد ا

قال المحقق: صحیح الروض أیضاً

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۴۷۲) جلد ا صفحہ ۱۰۵ مطولاً

ولفظ النسائی

عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال

تفضل صلاة الجمع علی صلاة احدکم وحده بخمسة وعشرین جزاً ویجتمع ملائکة اللیل والنهار فی صلاة الفجر واقراوا ان شئتم وقران الفجر ان قران الفجر کان مشهودا.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سے کسی کی باجماعت صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پچیس درجے فضلیت رکھتی ہے۔

-☆-

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

Marfat.com

صَلاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ اَرْبَعاً وَعِشْرِیْنَ اَوْ خَمْساً وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۴۳) جلد ۱

قال المحقق: حسن

صحیح ابی داود رقم الحدیث (۵۶۳)

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۴۹) جلد ۱ صفحہ ۲۴۳

قال المحقق: حسن

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۹۰) جلد ۱ صفحہ ۴۳۱

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اس کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے فضلیت رکھتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

صَلاَةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلٰى صَلاَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۴۲) جلد ۱

قال المحقق: صحیح الروض (۹۹_۱۰۹۸)

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۸۹) جلد ۱ صفحہ ۴۳۰

قال المحقق: متفق علیہ

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۹۶) جلد ۱ صفحہ ۲۴۲

قال الالبانی: صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۴۵) جلد ۱ صفحہ ۲۰۶

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا آدمی کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَلصَّلاَةُ فِیْ جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ صَلاَةً فَاِذَا صَلاّهَا فِیْ فَلاَةٍ فَأَتَمَّ رُکُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ صَلاَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (٥٦٠) جلد ١ صفحہ ١٦٧

قال المحقق: صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

باجماعت صلاۃ ادا کرنا تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے برابر ہے پس جب اس نے کی جنگل میں صلاۃ ادا کی تو اس کے رکوع وسجود کو مکمل کر کے ادا کی تو اس صلاۃ کی فضیلت پچاس صلوات (نمازوں) تک پہنچ جاتی ہے۔

-☆-

Marfat.com

مساجد میں
خرید وفروخت کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ الْبَيْعِ وَالاِبْتِيَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِى الْمَسَاجِد.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۹)	جلد۱	صفحہ ۴۰۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد۱	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی:	حسن		
ارواء الغلیل مختصراً		جلد۷	صفحہ ۳۶۳
قال الالبانی، قال الترمذی/ حدیث حسن			
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۷)	جلد۲	صفحہ ۶۲۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۸)	جلد۲	صفحہ ۶۲۷

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد میں خرید وفروخت اور (بیہودہ) شعر گوئی سے منع فرمادیا۔

-☆-

خرید وفروخت کے وقت انسان بالکل دنیا دار نظر آتا ہے۔ اپنا مال بیچنے کیلئے عموماً جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ جھوٹ بول کر گاہک کو مال کا قائل کیا جاتا ہے۔ مال کی وہ خوبیاں بھی بیان کردی جاتی ہیں جو اس میں نہیں ہوتیں۔ مال کا عیب چھپایا جاتا ہے جس سے خریدنے والا ظاہر کو دیکھ کر دھوکہ کھاجاتا ہے انہیں وجوھات کی بنا پر بازار کو ابغض البلاد کہا جاتا ہے۔

لیکن مساجد میں انسان دنیا سے کٹ کر آتا ہے اپنے کئے پر نادم ہونے کیلئے آتا ہے۔ اپنے تعلق باللہ کو مستحکم کرنے کیلئے آتا ہے جھوٹ فریب اور دھوکہ دہی سے سچی توبہ کیلئے آتا ہے اپنی آخرت سنوارنے اور اپنے اللہ کو راضی کرنے کیلئے آتا ہے اور طویل سجدے کرکے اپنے خالق ومالک کا قرب پاتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر مسجد کو احب البلاد کہا جاتا ہے۔ اب اگر مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دے دی جائے تو خرید وفروخت کے تمام

Marfat.com

لوازمات بھی مسجد میں آ جائیں گے اور پھر مسجد جو احب البلاد ہے کی بجائے استغفر اللہ کچھ اور بن جائے گی اس لئے مساجد میں خرید وفروخت کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

مساجد میں بیہودہ شعر گوئی کو بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ ایسے اشعار سے انسان میں نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ مساجد میں آمد نفسائی خواہشات کو مٹانے اور روح کو تقویت دینے کیلئے ہے گناہوں سے لوح دل پاک کرنے اور نیکیوں سے آراستہ ہونے کیلئے ہے اگر مساجد میں بیہودہ اشعار پڑھنے کی اجازت مل جائے تو مساجد کا مقصد فوت ہو جاتا ہے پھر یہ مسجد کی بجائے کسی اور چیز کا روپ دھار لیں گی۔ العیاذ باللہ! اسی لیئے بیہودہ اشعار سے مساجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

-☆-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِى الْمَسْجِدِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۳۵) جلد ۱

قال الالبانی: حسن

Marfat.com

التعلیق علی ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۱۴۰۴، ۱۴۰۶)

قال المحقق: حسن

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۶۶) جلد ۱ صفحہ ۴۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان سے منع فرمایا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

مَنْ سَمِعَ رَجُلاً یَنْشُدُ ضَالَّتَهٗ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لاَرَدَّ اللّٰهُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۶۷) جلد ۱ صفحہ ۴۱۷

قال محمود محمد محمود: صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۲۸) جلد صفحہ ۲۳۶

Marfat.com

قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۱۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۸)	جلد۲	صفحہ۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۷۲)	جلد۸	صفحہ۳۵۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ البیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۳)	جلد۲	صفحہ۶۲۶
قال المحقق:	رواہ مسلم فی صحیح عن ابی الطاہر		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

جو آدمی سنے کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کررہا ہے تو سننے والے کو چاہیے کہ وہ کہے اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ لوٹائے۔ مساجد گم شدہ چیزوں کے اعلان کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

-☆-

Marfat.com

مساجد میں
غلاظت پھینکنا منع ھے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلتَّفْلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُہٗ اَنْ تُوَارِیَہٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹

قال الالبانی: صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تو اسے صاف کردے۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْماً اِذْرَأىٰ نُخَامَةً فِی قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَخَهٗ بِهٖ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ اَحَدِكُمْ اِذَا صَلّٰى فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد۱	صفحہ۱۸۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد۱	صفحہ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد۱	صفحہ۱۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد۲	صفحہ۲۸

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

ایک روز حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حضور نے مسجد کے قبلہ میں نخامہ دیکھا تو حضور حالت غیض میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے کرید کر صاف کرنے کا حکم دیا ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران منگوائی اور اس جگہ زعفران کو ملوایا اور ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے تو صلاۃ ادا کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ سامنے نہ تھوکے۔

-☆-

مساجد کو پاک وصاف رکھنا چاہیئے اسکی نظافت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ مساجد صاف کرنے والے کا اللہ تعالیٰ دل پاک وصاف کردیتا ہے۔ اگر کہیں غلاظت نظر آجائے تو مسجد کی اس جگہ کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے اگر ہو سکے تو صاف کر کے وہاں خوشبو لگادی جائے یہ بھی سنتِ مصطفیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کا بے حساب اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

بدبودار چیز کھا کر
مساجد آنا منع ھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّوْم فَلاَ یُؤْذِیْنَا بِهَا فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۳)	جلد۲	صفحہ۳۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۱	صفحہ۵۴۴
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۳۷)	جلد۱	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۶۶۲)	جلد۳	صفحہ۸۲

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جس نے اس درخت سے کھایا یعنی کچا لہسن کھایا تو وہ ہماری اس مسجد میں اس کی بو سے ہمیں اذیت نہ دے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّهٗ غَدَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَوَجَدَ فِیْ بُسْتَانِهَا بَصَلاً وَثُوْماً فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَهُمْ جِيَاع" فَلَمَّا رَاحَ النَّاسُ اِلَى الْمَسْجِدِ اِذاً رِيْحُ الْمَسْجِدِ بَصْل" وَثُوْم" فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ فَلاَ يَقْرُبْنَا.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

صحیح مسلم رقم الحدیث (۵۶۵) جلد۲ صفحہ۳۷

مجمع الزوائد جلد۲ صفحہ۲۱

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوہ خیبر میں شرکت کی وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن پایا تو لوگوں نے حالت بھوک میں پیاز اور لہسن کھایا

جب لوگ مسجد میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) ائے تو مسجد کی ساری فضا پیاز اور لہسن کی بو والی ہوگئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے اس خبیث درخت سے کھایا ہے (جب تک اس کی بو زائل نہ ہو) وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

-☆-

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ اَکَلَ ثَوْماً اَوْ بَصَلاً فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ.

Marfat.com

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۴)	جلد۲	صفحہ۳۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد۴	صفحہ۲۶۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد۲	صفحہ۳۸۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد:		جلد۲	صفحہ۲۰
قال الھیثمی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لہسن کھایا (ان کے کھانے کی وجہ سے منہ سے بو آتی ہے اس لیئے) وہ ہم سے دور رہے اور ہماری مسجدوں سے بھی دور رہے اسے چاہیئے کہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔

-☆-

Marfat.com

یہ کتنی بڑی وعید ہے اس آدمی کیلئے جس کے منہ سے بو آ رہی ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیئے مسواک کا حکم دیا ہے۔ جس سے منہ کا کریہہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور منہ سے بو ختم ہو جاتی ہے۔ مساجد میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے تو وہاں بھی پاک وصاف منہ لیکر جانا چاہیئے ایسی کوئی چیز کھا کر نہ جانا چاہیئے جس سے منہ بدبودار ہو جائے۔ یہ بدبو اھل ایمان کو تکلیف دیتی ہے اور مساجد میں موجود فرشتوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کتنے پرجلال کلمات ہیں

فَلْيَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ.

جس کے منہ سے بو آتی ہے وہ ہماری مساجد سے دور رہے اور وہ اپنے گھر بیٹھا رہے۔

پیاز وغیرہ کھا کر مساجد نہیں آنا چاہیئے تاوقتیکہ اس کی بو ماردی جائے یا اس سے بو ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاک دین کی پاک تعلیمات پر اور معطر دین کی عطر بیز تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بِبَرَکَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

Marfat.com

مساجد میں الحاد-گناہ کبیرہ

عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ مَيَّاسٍ قَالَ

كُنْتُ مَعَ النَّجَدَاتِ فَأَصَبْتُ ذُنُوْباً لاَ أَرَاهَا اِلاَّ مِنَ الْكَبَائِرِ. فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَاهِيَ؟ قُلْتُ كَذَاوَكَذَا قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهِ مِنَ الْكَبَائِرِ هُنَّ تِسْع": اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ نَسْمَةٍ، وَالْفَرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَاِلْحَاد" فِى الْمَسْجِدِ وَالَّذِىْ يَسْتَسْخِرُ وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوْقِ قَالَ لِىَ ابْنُ عُمَرَ اَتَفْرَقُ مِنَ النَّارِ وَتُحِبُّ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتَ اَىْ وَاللّٰهِ! قَالَ: اَحَىّ" وَالِداكَ قُلْتُ عِنْدِىْ اُمِّىْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ اَلَنْتَ لَهَا الْكَلاَمَ اَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۸) جلد صفحہ ۳۵

Marfat.com

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحدیث:

طیلسۃ بن مَیّاس فرماتے ہیں

میں نجدات کے ساتھ میں چند گناہوں میں مبتلا ہوا جن کے بارے میں میری رائے یہ تھی کہ یہ کبائر میں سے ہیں۔تو میں نے اسکا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے کر دیا تو آپ نے فرمایا وہ کون سے گناہ ہیں میں نے عرض وہ ایسے ایسے گناہ ہیں آپ نے فرمایا یہ گناہ کبائر سے نہیں ہیں۔

کبائر نو ہیں

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

۲۔ جان کا قتل کرنا

۳۔ جہاد سے بھاگ جانا

۴۔ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا

۵۔ ربا (سود) کھانا

۶۔ یتیم کا مال کھانا

۷۔ مسجد میں بے دینی کرنا

۸۔ جو کسی کا تمسخر اڑاتا ہے

Marfat.com

۹۔ نافرمانی کے سبب والدین کو رلانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم آگ کے عذاب سے ڈرتے ہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی ہاں اللہ کی قسم! تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو میں نے کہا میرے پاس میری ماں ہے تو آپ نے فرمایا

اگر تو اپنی ماں سے نرمی سے بات کرے اور اسے کھانا کھلائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا تاوقتیکہ تو کبائر سے اجتناب کرتا رہے۔

-☆-

اِلْحَاد'' فِی الْمَسْجِد:

مساجد کو بیوت اللہ، اللہ کے گھر کہا جاتا ہے۔ ان کو پاک وصاف رکھنا اھل ایمان پر فرض ہے۔ یہ مسجدیں اس لیے ہیں کہ ان میں صلاۃ باجماعت ادا کیجائے۔ ذکر کی مجلسیں منعقد کی جائیں قرآن کریم کے درس وتدریس کا انتظام کیا جائے تلاوت قرآن کریم سے اسکی رونق کو دوبالا کیا جائے اس کی آبادکاری ایمان کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّمَایَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ

Marfat.com

بیشک مساجد کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان لاتے ہیں۔ مسجدیں اس لیے ہیں کہ انسان جب بازار کی رونقوں میں کھو کر اپنے اللہ کو بھول جاتا ہے تو وہ مسجد کا رخ کرے تا کہ اس کا اللہ سے ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ بحال ہو جائے۔ مسجد سے باہر کی دنیا میں انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کا باطن ظلمات میں گھر جاتا ہے وہ دوبارہ مسجد کا رخ کرے تا کہ اس کے باطن سے فسق و فجور کی تاریکیاں چھٹ جائیں اور نہاں خانۂ دل عبادت کے انوار سے چمک اٹھے۔

جو آدمی مسجد کی آبادکاری کے خلاف اس کی بے آبادی کی تگ و دو کرے اور اس میں بے دینی کو فروغ دینے کی کوشش کرے وہ یقیناً کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے ایسے آدمی کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے ابھی در توبہ کھلا ہے فوراً اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیئے اپنے کیے پر ندامت کرنی چاہیئے تا کہ اس کی رحمتیں واپس آ کر اسے اپنی آغوش میں لے لیں اگر وہ توبہ نہ کرے بلکہ اپنے عمل پر اترانا شروع کرے تو اسکے ایمان کے رخصت ہونے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔

يَامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ.

Marfat.com

اِلْحَاد کا معنی ملاحظہ ہو

اَلْحَدَ فُلاَن" : عَدَلَ عَنِ الْحَقّ وَاَدْخَلَ فِيْهِ مَالَيْسَ مِنْه

أَلْحَدَ - اِلْحاداً کا معنی ہے حق سے پھر جانا اور اس میں وہ چیز داخل کرنا جو اس سے نہیں ہے۔

اَلْحَدَ فی الحرام : اِسْتَحَلَّ حُرْمَتَهٗ وَانْتَهَكَهَا

اَلْحَدَ فی الحرام : حرم کی حرمت ختم کرنا اور اسے پامال کرنا

أَلْحَدَ فی الدين : طَعَنَ

اَلْحَدَ فی الدين : دین میں طعنہ زنی کرنا۔

المعجم الوسیط ۲/ ۸۱۷

اب تینوں معانی پر غور کیجئے۔

أَلْحَدَ : عَدَلَ عَنِ الْحَقّ وَاَدْخَلَ فِيْهِ مَالَيْسَ مِنْهُ

مساجد اس لیئے ہیں کہ ان میں حق کا بول بالا ہو، احکامات الٰہیہ اور سنتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والتسلیم کی اشاعت وترویج ہو۔ وہ آدمی کتنا بدنصیب ہے جو مساجد میں حق سے عدول وانحراف کرے اور حق میں باطل کی آمیزش کرے ایسا کرنا یقیناً گناہِ کبیرہ ہے۔ وہ خطباء جو جوش خطابت میں حق سے عدول کرتے ہیں منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھ

Marfat.com

کر حق اور باطل کی آمیزش کرتے ہیں صرف اپنی واہ واہ کروانے کیلئے بے سروپا باتیں کر کے حق کے حسن کو داغدار کرتے ہیں انہیں یہ فرمان ذیشان اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہیئے ۔ یہ ارتکاب کبیرہ ہے اور کبیرہ پر اصرار انسان کو کفر تک لے جاتا ہے۔

اَلْحَدَ فِی الْحَرم : اِسْتَحْلَّ حُرْمَتَهٗ وَانْتَهَكَهَا.

اللہ کے گھر کی حرمت کو پامال کرنا اس کے تقدس کو نظر انداز کرنا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے۔ مسجد، اللہ کا گھر ہے اس کی عزت و حرمت ہر مسلم پر فرض ہے اور اسکے ایمان کا تقاضا ہے اس کی بے حرمتی اور اس کے تقدس کی پامالی کا مومن سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں جو ایسا کرتا ہے وہ ظالم ترین ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا.

اس بدنصیب سے بڑھ کر اور کون ظالم ہے جو مساجد میں اللہ کے ذکر سے منع کرتا ہے اور اسے بے آباد و خراب کرنے کی سعی کرتا ہے۔

اَلْحَدَ فی الدین : طعن

دین میں طعنہ زنی کرنا ایمان کے نہ ہونے کی نشانی ہے اور پھر دین میں طعنہ زنی کیلئے مساجد کا انتخاب پرلے درجے کی حماقت اور بدنصیبی ہے۔

Marfat.com

دینِ اسلام نے ہمیں عزتیں عطا فرمائیں اس دین کے صدقے ہم پر اللہ ذوالجلال لطف وکرم فرماتا ہے تو جو بد بخت ان میں طعن و تشنیع کرے اسے اپنا انجام نہیں بھولنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَ مِنْ بَلاَءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْقَانِتِیْ الْعَابِدِیْنَ آمِیْنَ بِبَرْکَةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

Marfat.com

بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں

عَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلاَّدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلاً اَمَّ قَوْماً فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَ لاَیُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ یُصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّکَ آذَیْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۸۱) جلد ۱ صفحہ ۱۸۳

Marfat.com

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۸۱) جلد۱ صفحہ۱۴۱

قال الالبانی: حسن

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۳۶) جلد۴ صفحہ۵۱۶

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۵۱۴) جلد۱۳ صفحہ۶۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو سہل السائب بن خلاد جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں سے روایت ہے کہ

ایک آدمی اہل اسلام کی ایک جماعت کی امامت کیا کرتا تھا تو اس نے (ایک دن) قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اس حرکت کو دیکھ رہے تھے۔

جب وہ فارغ ہوا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ اب تمہیں صلاۃ کی امامت نہ کرائے۔

اس نے اس کے بعد انہیں صلاۃ پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا دیا۔

اس آدمی نے اس بات کا ذکر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

سے کیا تو حضور نے فرمایا

ہاں میں نے ہی تمہیں امامت کرانے سے منع کیا ہے۔

راوی حدیث بیان کرتے ہیں

میرا یہ گمان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

بے شک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی ہے۔

-☆-

ایک آدمی خیر القرون میں اھل اسلام کو صلوات کی امامت کرواتا ہے وہ ایک دن قبلہ کی جانب تھوک دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے منصب امامت سے برطرف کر دیتے ہیں حالانکہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا تھا اور کعبہ مشرفہ ساڑھے چار سو کلومیٹر دور ہے۔ اس کی یہ غلاظت کعبہ پر جا کر نہیں پڑی اس کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امامت سے ہٹا دیا وجہ واضح ہے کہ اگر چہ کعبہ مشرفہ دور ہے لیکن اس نے اس سمت کا ادب نہیں کیا جدھر کعبہ ہے۔ غور فرمایئے جو سمتِ کعبہ کا ادب نہ کرے وہ امامت کے لائق نہیں تو جو کعبہ کے کعبہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام نہ کرے وہ امامت کے کیسے لائق ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں نامناسب بات کہے اور آپ کی شانِ رفیع کا خیال نہ رکھے تو اسے کیسے امامت کے لائق سمجھا جاسکتا ہے۔

اِنَّکَ قَدْ آذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

بیشک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی۔

کے الفاظ یاد رکھنے چاہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان رفیع کا خیال نہ رکھے اور آپ کی شانِ اقدس میں عام الفاظ استعمال کرے تو یقیناً اس نے بھی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت دی ہے اور فرمان الٰہی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہ فِی الدُّنْیَا والآخِرۃ.

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔

اھل ایمان کو چاہیئے کہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے لگیں تو دیکھ لیں مصلی امامت پر کون ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بے ادب کے پیچھے سجدہ کر کے اپنی زندگی بھر کی کمائی ضائع کر دیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا نیاز مند رہنے کی توفیق عطا فرمائے، بے ادبی اور بے ادبوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

ببرکۃ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

روئے زمین مسجد وطھور

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْراً وَمَسْجِداً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد۱	صفحہ۱۸۶
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد۱	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۵)	جلد۶	صفحہ۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۳۸۹)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد۱	صفحہ۱۲۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۵۳)	جلد۴	صفحہ۱۲۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد۲	صفحہ۸

Marfat.com

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۲)	جلد۲	صفحہ۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۳)	جلد۲	صفحہ۹

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنادیا گیا ہے۔

-☆-

پہلی امتوں کو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے عبادت خانہ جانا پڑتا تھا وہ عام جگہ پر صلاۃ ادا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام روئے زمین کو اس قابل بنادیا کہ اس میں بلا جھجک صلاۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

اس خیر الامم پر کتنا بڑا کرم ہے کہ جہاں کہیں محو سفر ہو اور دوران سفر صلاۃ کا وقت آجائے اور قریب کوئی مسجد نہ ہو تو وہیں صلاۃ ادا کر لی جائے یہ تمام زمین اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے مسجد قرار دے دی ہے۔

اس حدیث پاک میں

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْراً وَمَسْجَداً میں "لی" (میرے

Marfat.com

لئے) قابل غور ہے۔

اللہ کے حبیب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اللہ جس کی شان الصمد ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ وہ کسی کا محتاج ہے لیکن حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس درجہ محبت ہے کہ آپکی خاطر آپ کو خوش کرنے کیلئے تمام روئے زمین کو پاک اور مسجد قرار دے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر زمین کو صرف مسجد ہی قرار نہیں دیا بلکہ اسے طھور بھی قرار دیا ہے یعنی اتنا پاک وصاف کر دیا ہے کہ اس امت کا کوئی بھی فرد کہیں بھی ہو اور اسے صلاۃ کے وقت وضو کرنے کیلئے پانی میسر نہ ہو تو اسی طیب وطاہر زمین سے تیمّم کر لے اور تیمّم کے بعد بلا جھجک صلاۃ ادا کر لے۔

ہر دین و مذہب اپنی عبادت گاہ کا بڑا خیال رکھتا ہے عبادت گاہ کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اگر کوئی غیر کسی کی عبادت گاہ پر قبضہ کرنا چاہے تو اس دین و مذہب کے پیروکار عبادت گاہ کے تحفظ کیلئے اپنا سر تک کٹوا دیتے ہیں۔ اپنے بیوی بچے قربان کر دیتے ہیں لیکن کسی غیر کا تسلط برداشت نہیں کرتے۔

Marfat.com

ایک مسلم کی غیرت سب سے بڑھ کر ہوتی ہے اس کا جذبہ بے نظیر وبے مثال ہوا کرتا ہے یہ اپنے دین وایمان کی خاطر سب کچھ برداشت کرنے کیلئے تیار رہتا ہے سرفروشی اور جانثاری اس کے خمیر میں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کے ضمیر کو بیدار کیا ہے اور اس کے جذبہ کو سرد نہ ہونے دیا ہے یہ اعلان کر کے کہ

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْراً وَمَسْجداً.

تمام روئے زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنادی گئی ہے۔ ایک مسلم کو یہ باور کرایا ہے کہ ساری زمین تیری عبادت گاہ ہے اٹھ اور اس عبادت گاہ سے غیر کا عمل دخل ختم کردے اور اللہ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کا پرچم ہر جگہ بلند کردے۔

لیکن

الامان اے گردش نہہ آسماں

مسجدِ مومن بدستِ دیگراں

Marfat.com

مَبَارِكِ الْاِبِلِ اور مَرَابِضِ الْغَنَمِ

میں صلاۃ ادا کرنا

عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ فِیْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ فَقَالَ لاَ تُصَلُّوْا فِیْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ فَاِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنَ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ صَلُّوا فِيْهَا فَاِنَّهَا بَرَكَةٌ".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۸)	جلد۲	صفحہ۱۸۰
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۸۱
قال الترمذی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۸

Marfat.com

قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۵)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۰۰)	جلد۴	صفحہ۵۹۹
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳۸۴)	جلد۴	صفحہ۲۲۴
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح		
المصنف لابن ابن شیبہ		جلد۱	صفحہ۳۸۴
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد۲	صفحہ۸
مسند ابن عوانہ		جلد۱	صفحہ۴۰۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۳
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۰۳
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
مجمع البحرین	رقم الحدیث (۶۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۵۳
قال محمد حسن محمد:	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹوں کے باڑے میں

Marfat.com

صلاۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ ادا نہ کرو کیونکہ یہ شیاطین کی آماجگاہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرنے کے بارے میں استفسار کیا گیا

تو حضور نے ارشاد فرمایا

بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرلیا کرو کیونکہ یہ برکت سے لبریز ہے۔

-☆-

اونٹ بڑے ہوتے ہیں اور انکی ٹانگیں بھی بڑی ہوتی ہیں اور جب وہ مست ہوجائے تو انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس لیئے مبارک الابل میں صلاۃ ادا کرنے سے منع فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ بندہ مومن صلاۃ میں مشغول ہو اور اونٹ بپھر جائے اور اسے زخمی کردے۔

اگر صلاۃ کا وقت آجائے کوئی اور جگہ نہ ہو اور اونٹ بندھے ہوئے ہوں اور انسان ان سے کچھ فاصلے پر جس سے کسی قسم کے نقصان و تکلیف

Marfat.com

کا اندیشہ نہ ہو وہاں صلاۃ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ملاحظہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ إِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۳۰)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
شرح السنۃ للبغوی		جلد۲	صفحہ۴۰۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنے اونٹ کی طرف صلاۃ ادا کر رہے تھے (ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو) انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے صلاۃ ادا کرتے دیکھا ہے۔

-☆-

مساجد کے سلسلہ میں یہ چند کلمات ترتیب دیے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ خاصہ کے صدقے انہیں اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہم

Marfat.com

سب کو دین متین کا سچا خادم بننے کی سعادت عطا فرمائے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ وَاِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ. آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَة عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْیَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰها.

مرتب

محمد کریم سلطانی

خادم جامعہ ریاض العلوم۔ مسجد خضراء

وجامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

فیصل آباد

لیلۃ البدر: شب ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

بمطابق 13 دسمبر 2000ء

Marfat.com

مصادر ومراجع

۱۔	قرآن کریم	
۲۔	صحیح البخاری	للامام البخاری
۳۔	صحیح مسلم	للامام مسلم
۴۔	سنن الترمذی	للامام الترمذی
۵۔	صحیح سنن الترمذی	للالبانی
۶۔	سنن النسائی	للامام النسائی
۷۔	صحیح سنن النسائی	للالبانی
۸۔	سنن ابی داؤد	للامام ابی داود السجتانی
۹۔	صحیح سنن ابی داؤد	للالبانی
۱۰۔	سنن ابن ماجہ	لابن ماجہ قزوینی، تحقیق بشار عواد معروف
۱۱۔	سنن ابن ماجہ	لابن ماجہ قزوینی تحقیق محمود محمد محمود
۱۲۔	صحیح سنن ابن ماجہ	للالبانی

Marfat.com

۱۳۔	السنن الکبریٰ	للبیھقی
۱۴۔	شعیب الایمان	للبیھقی
۱۵۔	صحیح ابن حبان	لابن حبان
۱۶۔	تعلیق ابن حبان	شعیب الارنؤوط
۱۷۔	شرح السنۃ	للبغوی تحقیق: شعیب الارنووط
۱۸۔	مصابیح السنۃ	للبغوی
۱۹۔	صحیح ابن خزیمہ	لابن خزیمہ تحقیق: الاعظمی والالبانی
۲۰۔	المسند الحمیدی	للحمیدی
۲۱۔	المعجم الکبیر	للطبرانی
۲۲۔	المعجم الاوسط	للطبرانی
۲۳۔	المعجم الصغیر	للطبرانی
۲۴۔	مسند الامام احمد	تحقیق احمد محمد شاکر و حمزہ احمد الزین
۲۵۔	مسند الامام احمد	شعیب الارنووط

Marfat.com

۲۶۔	تحفۃ الاشراف	
۲۷۔	مشکاۃ المصابیح	للخطیب اتبریزی
۲۸۔	الترغیب والترھیب	للمنذری
۲۹۔	صحیح الترغیب والترھیب	للالبانی
۳۰۔	سنن الدارمی	للدارمی تحقیق: حسین سلیم اسد
۳۱۔	سنن الدارمی	للدارمی تحقیق: محمد عبداللہ عبدالرحمٰن
۳۲۔	ارواء الغلیل	للالبانی
۳۳۔	مسند ابی داؤد الطیالسی	لابی داود الطیالسی
۳۴۔	حلیۃ الاولیاء	لابی نعیم الاصبھانی
۳۵۔	ریاض الصالحین	للنووی
۳۶۔	مجمع الزوائد	للھیثمی
۳۷۔	المستدرک	للحاکم
۳۸۔	تلخیص المستدرک	للذھبی تحقیق: ابوعبداللہ عبدالسلام

Marfat.com

۳۹۔	الادب المفرد	البخاری
۴۰۔	صحیح الادب المفرد	للالبانی
۴۱۔	المصنف	لابن ابی شیبہ
۴۲۔	المصنف	لعبدالرزاق
۴۳۔	مسند ابی یعلیٰ الموصلی	لابی یعلیٰ الموصلی تحقیق: حسین سلیم اسد
۴۴۔	شرح مشکل الآثار	للطحاوی تحقیق عبدالقادر الارنووط
۴۵۔	جامع الاصول	للالبانی
۴۶۔	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	للسمین الحلبی
۴۷۔	عمدۃ الحفاظ	للاسفرائینی تحقیق: اعن عارف
۴۸۔	مسند ابی عوانہ	لابن حجر
۴۹۔	فتح الباری	للزبیدی
۵۰۔	اتحاف السادۃ المتقین	تحقیق: محمد حسن محمد للھیثمی
۵۱۔	مجمع البحرین	
۵۲۔	موارد الظمآن	

Marfat.com

۵۳۔ المطالب العالیہ	لابن حجر
۵۴۔ الطبقات الکبریٰ	للشعرانی
۵۵۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ	للتوکلی
۵۶۔ النھایۃ	لابن الاثیر
۵۷۔ الموطا	للامام مالک
۵۸۔ اعلام الساجد	للزرکشی
۵۹۔ المنجد	مولیس معلوف
۶۰۔ لمحات الانوار	للغافقی
۶۱۔ المعجم الوسیط	تحقیق: رفعت فوزی عبدالمطلب الدکتور ابراھیم انیس واصدقائہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم حضور نبی کریم ﷺ کی نظر رحمت سے

8 ایکڑ 64 کنال پر مشتمل اسلامک یونیورسٹی

فقیہ عصر الحاج مولانا محمد امین صاحب مدظلہ العالی

جامعہ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد شاہ کوٹ روڈ نزد کھرڑیانوالہ فیصل آباد میں

دو سالہ کورس

عالمہ کورس

خصوصیات

- پاکیزہ دینی ماحول
- علوم اسلامیہ کے ساتھ عصری تعلیم
- کمپیوٹر کی تعلیم
- تعلیم کیساتھ تربیت
- تحقیقی و تجرباتی کام کا بہترین سلسلہ تلمذ
- جدید ہاسٹل

داخلہ

مڈل پاس طلبا کا ہوگا

جس میں

شریک ہونیوالے طلبا،

ان شاء اللہ • عربی انگلش • عربی انگلش کمپیوٹر کی

عربی سے اردو • اردو سے عربی • عربی مضامین نویسی

اور عربی میں خطاب کرنے کی صلاحیتوں سے آراستہ ہونگے

محمد کریم سلطانی

جامعہ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد شاہ کوٹ روڈ نزد کھرڑیانوالہ فیصل آباد 04691-361860

Marfat.com